

## بعدالت سپریم کورٹ آف پاکستان

(بنیادی اختیار سماعت)

حاضر:

مسٹر جسٹس افتخار محمد چوہدری صاحب (چیف جسٹس)

مسٹر جسٹس خلیجی عارف حسین (نج)

ہیو مین رائٹس کیس نمبری 2009-G/2009

1003-9/010، 7734، (کرپشن برائے ریٹائل پاور پلانٹس)

ہیو مین رائٹس کیس نمبری 2010

56712/2010  
(جملی رقم کی ادائیگی برائے ریٹائل پاور پلانٹس

جو کہ نپر انسن کھونج لگایا)

مندوم سید فیصل صالح حیات، وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ ایڈ

درخواست دہندگان

ورکس

خواجہ محمد آصف، ایم این اے ہمراہ

میسر ز مصطفیٰ رمدے اور سید علی شاہ گیلانی، ایڈ ووکیٹس

مسٹر ایم انور کمال سینٹر ایڈ ووکیٹ سپریم کورٹ

Amicus Curiae

کوسل برائے نوٹس

سید بخش احسن کاظمی سینٹر ایڈ ووکیٹ سپریم کورٹ

کے لئے NEPRA

مسٹر ایم ایس خٹک ایڈ ووکیٹ آن ریکارڈ

سید سفیر حسین رجسٹر ار

سید انصاف احمد ڈائریکٹر جزل

خواجہ احمد طارق نعیم سینٹر ایڈو وکیٹ سپریم کورٹ	کونسل برائے PEPCO/GENCO's
مسٹر عباسی مرزا ایڈو وکیٹ سپریم کورٹ	WAPDA & M/o W&P
مسٹر معظم علی نقوی ایڈو وکیٹ آن ریکارڈ	
مسٹر ارشد علی چوہدری ایڈو وکیٹ آن ریکارڈ	
مسٹر اعجاز اے با بر فناں ڈائریکٹر PEPCO	
بیر سٹر اصغر علی خان SML PPIB	
حامد علی خان ایڈیشنل سیکریٹری منسٹری آف واٹر اینڈ پاور	
مسٹر مسعود اختر (NPCC) G.M	
مسٹر منصور علی خان WPPO	
رانا محمد امجد GM WPPO	
رانا آصف سعید، چیف لیگل ایڈ وائیزر	
مسٹر سلمان اقبال ایگزیکٹیو ڈائریکٹر لیگل	
مسٹر عبدالجبار میمن CRRO, WAPDA Khi	
مسٹر انیس الدین علوی DD, CRRO	
مسٹر راضی عباس سابقہ CFO	
مسٹر عبدالجبار شیخ DM, LPGCL	
مسٹر فیض اللہ ڈھری FD, LPGCL	
محمد انور بروہی CEO, LPGCL	
مسٹر سلطان محمد ظفر III CEO, GENCO-II	
مسٹر وسیم سجاد سینٹر ایڈو وکیٹ سپریم کورٹ	کونسل برائے راجہ پرویز اشرف
مسٹر ایم ایس خٹک ایڈو وکیٹ آن ریکارڈ	سابقہ وزیر واٹر اینڈ پاور
مسٹر ادریس اشرف ایڈو وکیٹ	
مسٹر محمد اکرم شیخ سینٹر ایڈو وکیٹ سپریم کورٹ	کونسل برائے (کارکی)
مسٹر ایز دفیس ایڈو وکیٹ سپریم کورٹ	
بعاون سید احمد حسن شاہ۔ مس متالیہ	

کمال۔ مسٹر سجیل شہریار، ایڈو و کیپیس	کو نسل برائے گلف اینڈ سیا لکوٹ پاور
سید علی ظفر ایڈو و کیپیس پریم کورٹ	
راجہ ظفر خاق ایڈو و کیپیس پریم کورٹ	
راجہ عبد الغفور ایڈو و کیپیس آن ریکارڈ	کو نسل برائے ٹیکنو سما ہوال & ٹیکنو ای سر و سر
راجہ انوار الحق ایڈو و کیپیس پریم کورٹ	کو نسل برائے واٹر
مسٹر شاہد حامد سینٹر ایڈو و کیپیس پریم کورٹ	
مسٹر ایم ایس خٹک ایڈو و کیپیس آن ریکارڈ	کو نسل برائے پاور
ڈاکٹر پرویز حسن سینٹر ایڈو و کیپیس پریم کورٹ	
مسٹر ایم ایس خٹک ایڈو و کیپیس آن ریکارڈ	
مسٹر عبد الحفیظ پیرزادہ سینٹر ایڈو و کیپیس پریم کورٹ	کو نسل برائے رشمہ پاور اینڈ
مسٹر سکندر بشیر مہمند ایڈو و کیپیس پریم کورٹ	کانموکی از جی
شیخ ضمیر حسین، سینٹر اے ایس تی	Young Gen Power کے لئے:
مسٹر محمد اقبال اعوان، ایڈیشنل سیکرٹری	منسٹری آف فناں کے لئے:
مسٹر سلمان صدیق، چیئرمین ایف بی آر	ایف بی آر کے لئے:
اویس 26-28 اکتوبر، 2011ء	تاریخ سماعت:
اویس 14-12 نومبر، 2011ء	

## فیصلہ

### افتخار محمد چودھری، چیف جسٹس آف پاکستان

دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نشایہ ہے کہ ریاست منتخب نمائندوں کے ذریعے اپنے اختیارات استعمال کرے گی۔ ایک جمہوری طرز حکومت، عوامی نمائندوں اور اراکین پارلیمنٹ پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کا استعمال اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کارلاتے ہوئے ایمانداری اور ذمہ داری سے، آئین، قانون اور اسمبلی کے قوائد کے مطابق پاکستان کی خود مختاری، اتحاد و یگانگت اور بہتری کو مد نظر رکھتے ہوئے انجام دیں۔ آئین پابند ہے کہ پاکستان کی بہتری اور خوشحالی کو تینی بنایا جائے اور جب کسی بھی وجہ سے عوام کی بہتری اور خوشحالی کو خطرہ لاحق ہو تو وہ اس کی حفاظت کرنے کے پابند ہیں۔

2۔ مخدوم سید فیصل صالح حیات قومی اسمبلی میں پاکستان مسلم لیگ (ق) کے پارلیمانی لیڈر اور موجودہ وزیر ہاؤ سنگ اینڈ ورکس نے ایک اخباری بیان کے ذریعے جو کہ روزنامہ ”نیشن“، مئوونہ 2009-9-8 میں چھپا تھا میں عدالت سے

کرایہ کے بھلی گھروں کے متعلق ایکشن لینے کی استدعا کی تھی جو کہ اس کیم طابق بعد عنوانی کا دوسرا نام تھا۔ اس نے کہا کہ اس نے کرایہ کے بھلی گھروں میں بعد عنوانی کے متعلق ہر فورم بشمول قومی اسمبلی میں آواز اٹھائی لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی اس لئے اسے سپریم کورٹ آف پاکستان سے اخذ و نوٹس کیلئے رجوع کرنا پڑا کہ جو ملک کے غریب عوام کی جیبوں سے نکلی ہوئی پانچ بلین ڈالر کی رقم کی بعد عنوانی میں شامل تمام لوگوں کے خلاف کارروائی کرے۔ مخدوم سید فیصل صالح حیات کو کھا گیا کہ وہ اس مسئلے کا جائزہ لینے کیلئے اپنے الزامات کی تائید میں شہادت جمع کرائے۔ اس نے ایک تفصیلی درخواست مئورخہ 26-09-2009 کو جمع کرائی جس میں اس نے بعد عنوانی کے الزامات کو دہرا دیا اور اپنے الزامات کو ثابت کرنے کیلئے پپکو، GENCOs، واپڈ اور وزارت پانی و بجلی کی دستاویزات پر انحصار کیا۔ اس کے بعد واپڈ اسے پیر او ائر کمٹس لئے گئے جو کہ مینیجنگ ڈائریکٹر، پپکو نے داخل کئے جس میں اس نے بعد عنوانی کے الزامات کی نفی کی۔ تاہم اس نے اس بات پر زور دیا کہ ملک میں بھلی کی شدید کمی کی وجہ سے ریٹائل پاور پالیسی جس کی وقتاً فوقتاً کا بینہ کی اکنا مک کوارڈ نیشن کمیٹی (ECC) نے بذریعہ کیس نمبر 135/9/2006 ECC مئورخہ 16/08/2006 منظوری دی، کے تحت تین سے پانچ سال کی مختصر مدت کیلئے کرامے کے بھلی گھروں کی شکل میں منصوبے بنائے گئے۔ اسی طرح دوسرے ذمہ داران نے بھی ان الزامات کی نفی کی۔

3۔ اس مقدمہ کے التواء کے دوران، ایک دوسرے مشہور رکن قومی اسمبلی خواجہ محمد آصف جن کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے نے بھی اس کارروائی میں بذریعہ دیوانی درخواست نمبر 3100/2010 مئورخہ 21-10-2010 حصہ لیا۔

### قوانين متعلقہ پیداوار اور فراہمی بھلی

4۔ 1994ء میں پرائیویٹ پاور اور انفراسٹرکچر بورڈ (PPIB) کو بطور ”ون ونڈ فیسلیٹیٹر“ بنایا گیا۔ جس کا دوسرے مقاصد کے علاوہ ایک مقصد پاکستان کے تو انائی کے شعبہ میں بھی شعبہ کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرنا اور سرمایہ کارروں کی بھی شعبہ کے پراجیکٹس میں حوصلہ افزائی کرنا اور اس سے متعلقہ ڈھانچہ، معابرہات کو پراجیکٹ سپانسرز کے ساتھ حتیٰ شکل دینا اور حکومت پاکستان کی طرف سے ضمانت فراہم کرنا تھا۔ 16-12-1997 کو بھلی کی پیداوار، ترسیل، تقسیم اور متعلقہ معاملات سے متعلق قواعد فراہم کرنے کیلئے ریگولیشن آف جزیشن، ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن آف پاورائیٹ 1997 (جس کو بعد ازاں ”دی ایکٹ 1997“ تحریر کیا جائیگا) نافذ کیا گیا، دفعہ 2 ایکٹ 1997ء کی ذیلی دفعہ (vi)، (xi) اور (xxvi) میں کمپنیز کی تقسیم، پیداوار اور ترسیل کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ 1998ء میں کمپنیز آرڈیننس 1984ء کے تحت پاکستان الیکٹرک پاور کمپنی (PEPCO) بنائی گئی۔ جس کا مقصد تو انائی کے شعبہ میں بہتری لانا، صارفین کی تو انائی کی ضروریات کو ماحول دوست اور قبل برداشت بنانا، لوڈ شیڈنگ کا خاتمه کرنا، نئے گرد سٹیشنز کی تعمیر، بھلی کے ضیاء کو روکنا، بھلی کی تعطیلی اور چوری کو روکنا پیداواری یوٹس اور صارفین کیلئے سروز کو بہتر بنانا نیز نیشنل ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن کمپنی

(NTDC) کے ساتھ ڈسٹری بیوشن کمپنیز (DISCOs) کے تحت پیداوار، ترسیل اور تقسیم کے نظام کے استحکام کو یقینی بنانا، غلطی کو کم کرنا اور انحصار کو بہتر بنانا، میٹرنگ اور تعطیلی کے نظام کیلئے ایک خود کار نظام کی ترقی کیلئے منصوبہ بندی کرنا شامل ہیں۔

5. یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں بجلی بہتے پانی، تیل، گیس، کوئلے اور جوہری ذرائع سے پیدا کی جاتی ہے۔ پن بجلی اور حرارتی تو انائی پیدا کرنا پہلے واپڈا کے زیر انتظام (زیر کنٹرول) تھا۔ ضروریات (طلب) پوری کرنے کے لئے پیداواری گنجائش بڑھانے اور واپڈا کے پھیلاو کی وجہ سے ناقابلیتوں (نااہلیتوں) کو ختم کرنے (دور کرنے)، طلب کم کرنے اور بلند شرح قیمت اور بڑھتی ہوئی چوری کے لئے واپڈا کے پاور ونگ کی از سر نو تشكیل اکمپنیز آر دی نیس، 1984 کے تحت بارہ علیحدہ ضلعی خود اختار ادارے تشكیل دئے گئے: تین پیداواری، ایک رابطہ کار اور آٹھ تقسیم کار کار پوریٹ (مشترکہ) ادارے۔ اس طرح حرارتی ذرائع سے بجلی بنانا، پیداواری کمپنیز کے زیر کنٹرول ہے جو واپڈا سے الگ کردی گئی تھیں، جو مکمل طور پر حکومت پاکستان کے زیر ملکیت ہیں۔ ان کمپنیوں کے طویل المیعاد منصوبہ جات ہیں، جنہیں آئی پیپرز کہا جاتا ہے، جو پچس تاشیں سالہ میعاد کے ہیں۔ جنکو زکی پیدا کردہ بر قی تو انائی این ٹی ڈی سی کو پہنچائی جاتی ہے، جو اس کو تقسیم کار کمپنیوں تک پہنچادیتی ہے۔ تقسیم کار کمپنیاں اسے بر قی تو انائی کے معاہدوں کی مخصوص شرائط کے تحت صارفین کو فتح دیتی ہیں۔

6. یہ نوٹ کرنا چاہئے کہ پیدا کرنے، رابطہ کرنے اور تقسیم کرنے کا سب سے اہم پہلو قیمت کا تعین کرنا ہے، جو ایک ریگولیٹری اتحاری، 1997ء کے قانون اور اسکے تحت بنائے گئے ضوابط کے ساتھ ساتھ، 1997ء کے قانون کی دفعہ 31 کے تحت حکومت پاکستان کی وقتاً فو قتاً جاری کردہ پالیسی راہنمائی کے تحت کرتی ہے۔ خاص کر، پالیسی کو قانون سے متصادم (غیر مریوط) نہیں ہونا چاہئے۔ اصولی طور پر، واپڈا کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ آر پیپرز کے معاملات میں مداخلت کرے۔

7. 1997ء کے قانون کی دفعہ 3 کے تحت، قومی ریگولیٹری اتحاری برائے بر قی تو انائی (نپرا) تشكیل دی گئی، جو حکومت پاکستان کے مقرر کئے جانے والے ایک چیئرمین اور چار ممبر ان، ہر صوبہ سے ایک، پر مشتمل ہے۔

1997ء کے قانون کی دفعہ 7 کی رو سے اتحاری کو تفویض کردہ اختیارات اور فرائض نیچے دیئے گئے ہیں:

اتحاری کے اختیارات اور فرائض: (1) بر قی تو انائی کی خدمات کی فراہمی کی ریگولیشن کے لئے اتحاری کی طور پر ذمہ دار ہو گی۔

(2) خاص طور پر اور پہلے بیان کردہ اختیارات کی عمومیت سکونظر انداز کئے بغیر، لیکن ذیلی دفعہ (4) کی شق کے تحت صرف اتحاری ہی:

- a) بر قی تو انائی کی پیدا کاری، رابطہ کاری اور تقسیم کاری کے لئے اجازت نامے جاری کرے گی؛
- b) پیدا کاری، رابطہ کاری اور تقسیم کاری کی کمپنیوں کے سرمایہ کاری کے منصوبوں کے لئے طریقہ کار اور معیار مقرر کرے؛

- c) پیدا کاری، رابطہ کاری اور تقسیم کاری کی کمپنیوں کی کارکردگی کے لئے معیار مقرر اور لاگو کرے گی؛
- d) پیدا کاری، رابطہ کاری اور تقسیم کاری کی کمپنیوں کے لئے یکساں نظام حساب کتاب قائم کرے گی؛
- e) فیض مقرر کرے گی بشمول فیض برائے اجراء اجازت نامہ اور اس کا دوبارہ اجراء؛
- f) اس قانون کی شقوں کی خلاف ورزی کے جرم انے مقرر کرے گی؛

g) اس قانون میں دیئے گئے پہلے بیان کردہ فرائض کے نتیجے میں ہونے والا کوئی بھی دوسرا فرض ادا کرے گی۔

3۔ تاہم ذیلی دفعہ (2) کی شق اور ذیلی دفعہ (1) میں تفویض کردہ فرائض کی عمومیت کو نظر انداز کے بغیر اتحاری کی خدمات:

(a) پیدا کاری، رابطہ کاری اور تقسیم کاری کمپنیوں کی خدمات برائے برقی توانائی کی فراہمی کے لئے قیمت ریٹ چارجز اور دوسری شرائط مقرر کرے گی اور وفاقی حکومت کو نوٹیفیکیشن جاری کرنے کے لئے سفارش کرے گی۔

(b) پیدا کاری، رابطہ کاری اور تقسیم کاری کمپنیوں کے تنظیمی معاملات پر نظر ثانی کرے گی تاکہ برقی توانائی کی خدمات کے سلسلہ اور ان خدمات کے ہونے والے کسی بھی برے اثرات سے بچا جاسکے۔

(c) پیدا کاری، رابطہ کاری اور تقسیم کاری کمپنیوں کے لئے یکساں صنعتی معیار اور ضابطہ اخلاق کی حوصلہ افزائی کرے گی۔

(d) سرکاری شعبے کے منصوبوں کے لئے رہنمائی فراہم کرے گی۔

(e) وفاقی حکومت کو تقسیم کاری کمپنیوں کے متعلق روپورٹ پیش کرے گی۔

f) اس قانون میں دیئے گئے پہلے بیان کردہ فرائض کے نتیجے میں کوئی بھی دوسرا فرض ادا کرے گی۔

4۔ تاہم اس قانون میں شامل کسی بھی چیز، ایک صوبے کی حکومت، بھلی گھر، اور گرد اسٹیشن بناسکتی ہے اور صوبے میں استعمال کے لئے رابطہ کاری کی لائینیں بچھا سکتی ہے۔ اور صوبے میں بھلی کی تقسیم کے لئے قیمت مقرر کر سکتی ہے۔

5۔ پن بھلی کے منصوبوں سے حاصل ہونے والی بھلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کی بھلی کی فراہمی کے لئے قیمت منظور کرنے سے پہلے اتحاری صوبائی حکومت جہاں پر یہ پیدا اور اس سہولت واضح ہے، اس کی حکومت کی سفارشات کو مدنظر رکھے گی۔

6۔ اس قانون کے تحت اپنے فرائض کی ادائیگی میں جہاں تک ممکن ہو اتحاری صارفین اور برقی توانائی کی خدمات کی فراہمی کی کمپنیوں کے مفادات کا تحفظ کرے گی وفاقی حکومت کے بناءً گئے رہنمایا صول کے مطابق جو اس قانون کی شقوں سے متصادم نہ ہوں۔

1997 کے قانون کی دفعات 15, 16 اور 20 کے مطابق اجازت نامہ برائے پیدا کاری، رابطہ کاری اور قومی گرڈ بھی نیپرا جاری کرے گی۔ 1997 کے قانون کی دفعہ سات کے تحت نیپرا کو یہ اختیار دیا گا ہے کہ وہ پیدا کاری، رابطہ کاری اور تقسیم کاری کمپنیوں کے لئے یکساں نظام حساب کتاب قائم کرے اور وزارتِ پانی و بجلی کی نومبر 2005 میں جاری کردہ رہنمائی برائے تعین قیمت برائے IPPs کے تحت مسابقی طریقے سے قیمت کا تعین کرے گی۔

## RRP کے تعارف سے قبل نصب کردہ صلاحیت برائے برقی پیداوار

8. مخدوم سید فیصل صالح حیات نے واضح کیا ہے کہ کتابچہ

"Solicitation For Fast Track IPP and Rental Power Projects through International Competitive Bidding"

کے مطابق، جو کہ کابینہ کے خصوصی اجلاس میں کیس نمبر 59/08/2008 تاریخ 14-05-2008 کے بارے میں لئے گئے فیصلے کے تحت جاری کیا گیا تھا، ملک میں بھلی پیدا کرنے کی موجودہ کل نصب کردہ صلاحیت تقریباً 19478MW دکھائی گئی ہے جب کہ PEPCO کے مطابق رسماً اور طلب کی صورت حال برائے سال 2009 کے تحت یہ بلند ترین طلب 14686 اور 18110MW 12074MW اور 17102MW ہے جیسا کہ ان کی پیش کے ساتھ دیئے گئے چارٹ میں پیش کیا گیا ہے۔ معا علیہاں کے فاضل وکیل خواجہ احمد طارق رحیم نے درخواست گزار کے موقف سے اختلاف کیا کیونکہ ان کے مطابق 2010-2013 کے عرصہ کے لئے بھلی کی پیش گوئی کردہ طلب کی تصدیق کے لئے انہوں نے ADB کی رپورٹ پر انحصار کیا۔

9 یہ بات قبل توجہ ہے کہ معا علیہاں کے وکیل نے بھلی کے پیداوار کے چارٹ جو کہ 2009ء میں تیار کیا گیا تھا سے انکا رنہیں کیا۔ اسی طرح بھلی کی بڑھتی ہوئی ضرورت سے متعلقہ اعداد و شمار جو کہ ADBP کی رپورٹ کے مطابق 2009ء میں 7.5% اور 2013ء میں 8.1% ہو گی پیش کئے گئے۔ ADBP کی رپورٹ کے اعداد و شمار مندرجہ ذیل ہیں۔

2010	21838
2011	23476
2012	25185
2013	26978

جہاں تک مندرجہ بالا اعداد و شمار کا تعلق ہے اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ جدید پیداواری پوزیشن سے متعلقہ مواد پیکو نے 2008-2009 میں تیار کیا۔ اور جہاں تک بڑھتے ہوئے پیداواری تخمینے کا تعلق ہے۔ جو کہ ADBP نے لگایا ہے۔ جو کہ 2010 اور بعد کا ہے۔ اس پر کوئی تنازع نہ ہے۔ جو بات ہے وہ یہ ہے کہ جب RPPs لائے گئے۔ ہر طرف سے اعتراضات اٹھائے گئے کہ اس معاملے میں کرپشن ہوئی ہے۔ جس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ حکومت پاکستان نے ستمبر 2009ء معا ملے کا از سنو جائزہ لینے کے لئے تھرڈ پارٹی آڈٹ کافیصلہ کیا اور یہ ذمہ داری ADBP کو

سوپنگی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کابینہ کا خصوصی اجلاس 14.05.2008 کو مععقد ہوا اور فیصلہ مختلف سکریٹریز کی Presentations کی روشنی میں کیا گیا۔ میٹنگ کی سمری جو کہ اس فائل پر موجود ہے یہ ظاہر نہیں کرتی کہ سیکریٹری پانی و بجلی جو کہ روز آف بنس 1973 کے تحت اس معااملے کا اصل ذمہ دار ہے۔ اس نے کیس مکمل ہوم ورک کے بعد پیش کیا۔ لہذا ضرورت تھی کہ RPPs کے متعلق مکمل تفتیش، ماہرین سے رائے لینے اور ماضی میں 2006ء کے تجربے کو سامنے رکھا جاتا، جب گورنمنٹ نے بکھی اور شرق پور میں ریٹیل پاور پروجیکٹ لگائے۔ ابتدائی طور پر یہ دونوں پروجیکٹ کا میاب نہ ہو سکے۔

10 گورنمنٹ/انتظامیہ جو کہ ملکی وسائل کی عوام کی طرف سے نگہبان ہے ان کی حفاظت متعلقہ قوانین، ضوابط اور تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے کی پابندی ہے اور ان وسائل کے سلسلے میں کوئی چھوٹ دینے کا اختیار نہیں رکھتی۔ جو وسائل آئین کی دفعات کے تحت پراپرٹی کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور عوام الناس کی مالکیت ہیں۔ جیسا کہ آئین کے آرٹیکل 24 میں بیان کیا گیا ہے۔

11 مخدوم سید فیصل صالح حیات نے چارٹس کی مدد سے جو کہ انہوں نے اس درخواست کے ساتھ منسلک کیے ہیں۔ ہمیں اس بات پر یقین کرنے پر مائل کیا کہ موجود پیداواری صلاحیت ریٹیل پاور پلانٹس کے بغیر بجلی کی موجودہ اضافی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن موجود وسائل کو پورے طریقے سے استعمال کئے بغیر بد نیتی پر بنی سوچ کے زرعی ریٹیل پاور پلانٹs شروع کئے گئے۔ انہوں نے 2002ء کے انجی پالیسی کا حوالہ دیا اور کہا کہ 2004ء سے 2007ء میں 48 میں سے 34 منصوبہ جات برائے پیداواری صلاحیت (13)، آئل (5) گیس/ڈول فیول (10) اور کوئلے کے (6) ہیں جن میں سے ہر ایک کے پیداواری صلاحیت 2962، 1100، 1864، 3550، 1100، 2962، 1231، 1359، 2590 MW (ٹوٹل 9476 MW) ہے، کہ لیٹر آف انٹینٹ LOIs جاری کئے گئے۔ اور دوبارہ 2005ء سے 2007ء میں آئل (7)، گیس/ڈول فیول (7) جن کی پیداواری صلاحیت (ٹوٹل 2590 MW) ہے۔ کہ لیٹر آف انٹینٹ LOIs جاری کئے گئے۔ اس طرح صلاحیت میں (9476+2590) 12066MW اضافہ متوقع تھا۔

12 مدعا علیہاں کے وکیل نے بہر حال اسرار کیا کہ ضرورت میں متوقع اضافہ کے پیش نظر موجود صلاحیت کو کافی نہیں سمجھا گیا تھا اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ریٹیل پاور پروجیکٹس کو روزانہ کی بنیاد پر کی جانے والی لوڈ شیڈنگ کو کم کرنے کا حل سمجھا گیا۔ ان کی یہ دلیل موثر تھی جا سکتی تھی۔ لیکن بیان کئے گئے اعداد و شمار جو کہ مختلف منصوبہ جات اور پیداواری صلاحیت سے متعلق ہیں، اور جن کا انکار نہیں کیا گیا، یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پیپکو کے پاس کافی وسائل ہیں جن کو

استعمال میں لاکر بھلی کی پیداوار ضرورت کے مطابق کی جاسکتی ہے۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے۔ کہ اعداد و شمار جو کہ پپکو کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ جن کا تذکرہ کیس کی سماحت کے دوران کیا گیا وہ مدعایہ ان کے وکیل کے موقف کے برعکس ہیں۔ غالباً حکام نے کیس کے سماحت کے دوران بھلی کی پیداوار کے متعلق وقتاً فوت قائم کیے جانے والے عدالتی سوالات کے پیش نظر مختلف وسائل سے حاصل ہونے والی بھلی، جیسا کہ ہائیڈل، GENCOs، IPPs، اور غیرہ کے اعداد و شمار ویب سائٹ پر دینا بند کر دیے۔ اور اس وجہ سے مورخہ 06.10.2010 کو مندرجہ ذیل آرڈر پاس کیا گیا جس میں پپکو کے آئی ٹی انچارج کو ہدایات جاری کی گئیں:-

"مدعی مخدوم سید فیصل صالح حیات نے دلائل کے دوران اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ درخواست / خط جو کہ اس عدالت کو بھیجا گیا۔ اس میں انہوں نے مختلف اعداد و شمار پپکو کی ویب سائٹ سے 2009ء میں لیے، لیکن بعد میں وہ اعداد و شمار پپکو کی ویب سائٹ سے ہٹا دیے گئے۔ ان کا یہ بیان ہمارے آئی ٹی سسٹم سے درست معلوم ہوتا ہے۔ جس کی تصدیق عدالت میں ذمہ دار آفیسر نے کی۔ بادی النظر میں یہ ہماری رائے ہے۔ کہ پپکو نے بوجوہ جن کا علم پپکو حکام کو ہو گا ان اعداد و شمار کو ہٹا دیا ہے۔ لیکن ان کی بحالی اس کیس کے انصاف پر منی فیصلے کے لئے ضروری ہے۔ لہذا ہم پپکو کے آئی ٹی انچارج کو یہ ہدایت دیتے ہیں۔ کہ وہ اس عدالت میں پیش ہو اور عدالت کے ریکارڈ پر مصدقہ دستاویزات لے کر آئے جن کا ذکر اس درخواست میں ہے اور جس کی کاپی پپکو کے وکیل کے پاس ہے۔ اور اگر وہ فوری طور پر میسر نہ ہوں تو اس کو ماسٹر سرور سے حاصل کیا جائے۔"

اس کے بعد یہ کیس چلتا رہا لیکن اعداد و شمار میں سرور پر بحال نہیں کئے گئے جو اس روپورٹ سے ظاہر ہے جو ہم نے اس عدالت کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے ملی۔ ڈیٹا پروسینگ مینیجر کی روپورٹ درج ذیل ہے۔

"یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ معلومات برائے پیداوار بھلی اور مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی بھلی جیسا کہ ہائیڈل، پپکو تھرمل، آئی آئی پی پیز، اور رینٹل سے متعلقہ معلومات مہیا نہ ہیں۔"

پپکو کی پیداوار بھلی سے متعلق کوئی تفصیلات مہیا نہ ہیں۔"

اسی اثناء میں پپکو کی ویب سائٹ [www.pepco.gov.pk](http://www.pepco.gov.pk) پر بھلی کی پیداوار سے متعلقہ معلومات کی عدم دستیابی کی صورت میں مورخہ 16-03-2012 کو جسٹر ار کو مندرجہ ذیل معلومات حاصل کرنے کی ہدایت کی گئی۔

- 1۔ مجموعی پیداواری صلاحیت (ہائیڈل، آئی پی پی، آر پی پی وغیرہ)
- 2۔ گزشتہ ایک سال کے دوران کتنی بھلی پیدا کی گئی (ہائیڈل، آئی پی پی، آر پی پی) اگر کم پیدا کی گئی تو اس کی وجہات۔
- 3۔ آئی پی پی کی تفصیلات جو بھلی پیدا کر رہے ہیں اور جو بھلی پیدا نہیں کر رہے اور ان سے متعلقہ وجہات۔

- ماہانہ/ہفتہ وار ہر آرپی پی کی اوسط پیداوار -4  
 گزشتہ ایک سال کے دوران بھلی کی اصل طلب، اور -5  
 یہ کہ پیکو کی ویب سائٹ کو جدید کیوں نہیں کیا جا رہا۔ -6  
 اس سوال کے جواب میں مجموعی پیداواری صلاحیت اور منحصر گنجائش سے متعلقہ مندرجہ ذیل معلومات حاصل ہوئیں۔

MONTH	1	2				
	Total Generation Capacity /Installed Capacity (MW)	DEPENDABLE CAPACITY (MW)				TOTAL
		HYDEL	IPP'S	GENCO'S	RENTAL	
<b>SCP Requirement # (i)</b>	(i)					
<b>Mar-11</b>	20686	3850	8305	3580	323	<b>16058</b>
<b>Apr-11</b>	21021	4068	8295	3580	594	<b>16537</b>
<b>May-11</b>	21030	5519	8297	3580	594	<b>17990</b>
<b>Jun-11</b>	21030	5142	8300	3580	594	<b>17616</b>
<b>Jul-11</b>	21030	5649	8300	3580	594	<b>18123</b>
<b>Aug-11</b>	21030	6437	8300	3580	594	<b>18911</b>
<b>Sep-11</b>	21030	6673	8300	3580	594	<b>19147</b>
<b>Oct-11</b>	21030	6437	8300	3580	594	<b>18911</b>
<b>Nov-11</b>	21030	4240	8300	3580	594	<b>16714</b>
<b>Dec-11</b>	21030	4926	8300	3580	594	<b>17400</b>
<b>Jan-12</b>	21030	4255	8300	3580	594	<b>16729</b>
<b>Feb-12</b>	21030	5030	8300	3580	594	<b>17504</b>

اسی طرح مجموعی پیداواری بھلی کی تفصیلات جیسا کہ اصل طلب اور شارت فال/لوڈ میخمنٹ سے متعلقہ درج ذیل جو معلومات فراہم کی گئی:

MONTH	3					4	5
	Total Electricity Generated (MW) SCP Requirement # (ii)					Net Demand of Electricity / Peak System Demand (MW)	Shortfall/Load Management (MW)
	HYDEL	IPP'S	GENCO'S	Monthly Av. Production of RPPs	TOTAL		
SCP Requirement # (i)				(iv)		(v)	
Mar-11	3454	4741	1789	61	10045	14981	4936
Apr-11	4216	5923	1377	88	11604	15796	4192
May-11	5228	6931	1462	103	13724	17302	3578
Jun-11	5145	6790	2000	112	14047	18511	4464
Jul-11	5224	5636	1793	143	12796	18860	6063
Aug-11	5657	6632	1859	67	14215	18677	4462
Sep-11	5995	5197	1256	119	12567	18544	5977
Oct-11	4359	4109	1268	153	9889	17554	7665
Nov-11	3993	6647	1547	215	12402	14156	1754
Dec-11	3784	3760	1701	135	9380	14475	5095
Jan-12	2472	5498	1708	134	9812	13685	3873
Feb-12	4923	4830	1587	83	11423	14691	3268

مارچ 2010ء تا فروری 2012 کے دوران پاور پالیسی 1994 کے تحت آئی پی پی کے تحت پیدا کردہ بھلی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سپریم کورٹ کی ضرورت نمبر 3، آئی پی کی تفصیلات جو بھلی پیدا کر رہے ہیں اور جو بھلی پیدا نہیں کر رہے ہیں اور ان کی وجوہات

(پارت 1)

## ماہیج 2010 تا فروری 2012 کے دوران پر باور پائیسی 1994 کے تحت آئی بی بی کی پیدا کردہ بھلی

Sr . N o.	Plant Name	Fuel Type	Installe d Capacit y (MW)	Depe ndabl e Capa city (MW)	Mar -11	Apr -11	May -11	Jun -11	Jul- 11	Aug -11	Sep -11	Oct -11	Nov -11	Dec -11	Jan -12	Feb -12	Average Total
1	KAPCO	RFO-Gas-HSD	1,638	1,342	746	636	751	847	631	746	438	808	696	580	555	534	664
2	HUBCO	RFO	1,292	1,200	884	1,083	1,032	1,064	879	1,107	679	789	728	811	1,159	841	921
3	KEL	RFO	131	124	108	96	93	105	87	105	98	91	60	58	58	65	85
4	Lalpir Power (Pvt.) Limited	RFO	362	350	112	260	152	247	248	211	202	284	56	140	189	163	189
5	Pak Gen Power Limited	RFO	365	349	248	60	212	246	286	278	246	204	193	178	100	-	186
6	SEPCOL	RFO	117	110.47	46	24	40	39	40	42	50	42	29	32	28	20	36
7	Habibullah Coastal	Gas	140	129.15	64	96	105	76	55	51	106	84	71	69	19	38	69
8	FKPCL	Gas	157	151.20	135	126	142	142	144	144	98	106	152	155	154	144	137
9	Rousch	Gas	450	395	312	316	370	358	372	378	372	394	311	380	414	378	363
10	Saba	RFO	134	125.55	14	27	15	20	21	21	25	21	0	28	3	7	17
11	Japan Power	RFO	135	107.00	34	42	47	41	31	59	42	48	45	25	36	31	40
12	Uch Power	Gas	586	551.25	535	524	516	490	499	505	507	525	292	492	562	410	488
13	Altern Energy	Gas	31	26.54	26	25	28	26	27	26	26	29	29	0	-	0	20
14	Liberty Power	Gas	235	211.848	-	114	188	185	185	166	165	187	185	175	186	101	153
Sub. Total			5,773	5,172	3,263	3,429	3,691	3,885	3,506	3,841	3,052	3,610	2,848	3,122	3,463	2,732	3,370
15	CHASNUP P-I	Nucle ar	325	300	300	282	289	273	288	20	-	238	263	302	301	299	238
16	CHASNUP P-II	Nucle ar	340	300	-	134	216	233	270	227	289	275	294	206	284	303	227
17	Tavanir, Iran		-	39	30	32	32	30	32	30	31	31	31	29	28	29	30
Total			6,438	5,811	3,594	3,876	4,227	4,421	4,096	4,118	3,372	4,155	3,435	3,659	4,077	3,363	3,866

بھلی کی کمیابی کی وجہات:

سپریم کورٹ آف پاکستان کی ہدایات 2 اور 3 کے تحت ضروریات:

2۔ گزشتہ ایک سال کے دوران کتنی بھلی پیدا کی گئی (ہائیڈل، آئی پی پی، آر پی پی) اگر کم پیدا کی گئی تو اس کی وجہات۔

3۔ آئی پی پی کی تفصیلات جو بھلی پیدا کر رہے ہیں اور جو بھلی پیدا نہیں کر رہے اور ان سے متعلقہ وجہات۔  
بھلی کی پیدا اور ارتقیبیم کو درپیش مشکلات:

1۔ گیس کی عدم ترسیل، کم پیداوار بھلی اور اس کی پیداواری لگت میں اضافہ، جب کہ مالی سال 2003 تا 2007 کے دوران نرخوں میں اضافہ کی اجازت نہ ملنا، اور پیرویم کی قیمت میں ہوشربا اضافہ کی وجہ سے پیداواری لگت میں بے تحاشہ اضافہ۔

1۔ ترقیم کارنیٹ ورک اور پلک سیکٹر پیداواری کمپنیز کی بلا ضرورت بحالی (زیادہ تر پلانٹ جو متودک ہو گئے تھے) وقی اور مالی مجبوریوں کی وجہ سے ترقیم کار اور پیداواری نقصانات۔

2۔ بلوں کی عدم ادائیگی میں اضافہ (ادائیگی کے معاملات، بشویں عدالتوں کی جانب سے عطا کردہ سٹے آرڈر) اور کنڈا کلچر۔

3۔ رواں قرضوں کی وجہ سے نرخوں میں ہوشربا اضافہ اور رسید کی لگت میں عدم مطابقت اور آئی پی اور جنکو پانٹس کو فراہم کردا ایندھن میں درپیش مشکلات۔

4۔ ارسا کا ڈیموں سے صرف زرعی ضروریات کے تحت پانی چھوڑنا نہ کہ بھلی کی پیداواری ضروریات کے تحت۔

#### دوسری وجہات:

5۔ پلک سیکٹر کو کافی عرصہ سے تھرمل کی گنجائش میں اضافہ کی اجازت کا نہ ملنا جس کی وجہ سے 2003 تا 2008 کے دوران کوئی گنجائش پیدا نہ ہو سکی۔

6۔ بھلی کی طلب میں ہوشربا اضافہ (سات فیصد تا چودہ فیصد) کی وجہ سے۔

☆ 2002 کی بڑھتی ہوئی کھپت حکمت عملی جس کا اثر لاکھوں گھر یا مصنوعات پر ہوا۔  
☆ 2002 کے دوران دیہی علاقوں کو بھلی کی فراہمی۔

☆ زرعی ٹیوب ویلوں کو لوڈ کی فراہمی میں بڑھتا ہوا اضافہ، اسی ہزار سے زائد نئے کنکشنز

7۔ شہری علاقوں کے لوڈ میں بے تحاشہ اضافہ (بیس فیصد)

8۔ ایئر کنڈیشنر لوڈ میں 500 میگاوات سے بڑھتا ہوا اضافہ اور ہر سال مزید بڑھتا ہوا اضافہ۔  
پپکو/پی آئی ٹی سی کی جانب سے ویب سائٹ کو جدید نہ کرنے کی مندرجہ ذیل وجوہات بیان کی گئی:-

1۔ پی آئی ٹی سی متعلقہ اداروں کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر ویب سائٹ پر معلومات آپ ڈیٹ کرتی ہے۔

- 2- پی آئی ٹی سی کو ستمبر 2010ء میں خبروں اور میڈیا سے متعلقہ معلومات فراہم کی گئی جن کو آپ ڈیٹ کر دیا گیا۔
- 3- بھلی کی صورتحال سے متعلقہ معلومات پکو کے میڈیا سیل کی جانب سے مورخہ 19-05-2011 کو پی آئی ٹی سی کو فراہم کی گئی جن کو فوراً آپ ڈیٹ کر دیا گیا۔ اس کے بعد پی آئی ٹی سی کو کسی قسم کی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔
- 4- آئی پی پی اور رینٹل پاور کی پیدا کردہ بھلی کی معلومات WPPA اور CPPA کی جانب سے فراہم کی جاتی ہیں جن کو جون 2011 تک آپ ڈیٹ کیا گیا (بشمول جولائی 2010 تا جون 2011)
- 5- پی آئی ٹی سی متعلقہ اداروں سے تجدید شدہ معلومات حاصل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی اور ان کو باقاعدہ آپ ڈیٹ کرے گی۔
- ذکورہ بالا معلومات کے علاوہ پکو نے ہائیل پلائزنس GENCO، آئی پی کی پیداواری صلاحیت سے متعلقہ ADB کو مندرجہ ذیل معلومات فراہم کیے۔

**PEPCO کی طلب اور رسید پوزیشن سال 2008 تا 2012**

**ما�چ 2009 میں آپ ڈیٹ کیا گیا**

Description	2008-09											2009-10										
	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec		
A. Committed Generation Capability																						
(i) Hydel	3295	3863	4793	5035	5657	6026	5979	5036	5545	4183												
(ii) GENCOs	4314	4512	4660	4689	4788	4788	4792	4796	4861	4916												
(iii) IPPs	6181	6197	6204	6615	6618	7205	7570	7763	7750	8402												
Total (A)	13790	14572	15657	16339	17063	18019	18341	17595	18156	17501												
B. Forced Outages Maintenance	889	913	931	960	972	1007	1029	1041	1048	1094												
C. Reserves	827	589	303	154	18	105	210	1178	3364	2431												
D. Firm Generation Capability (A-B-C)	12074	13070	14423	15225	16073	16907	17102	15376	13744	13976												
E. Peak Demand	14686	15899	17004	17824	17898	17936	18110	16453	14777	14931												
F. Surplus/Deficit Generation (+/-)	-2612	-2829	-2581	-2599	-1825	-1029	-1008	-1077	-1033	-955												

طلب اور رسید کی آپ ڈیٹ پوزیشن سال 2008 تا 2012 سے متعلقہ ذکورہ بالا جدول اور مقدمہ کی شناختی کے دوران فراہم کردہ معلومات اور پکو کی جانب سے مختلف موقع پر فراہم کردہ معلومات میں واضح تضاد ہے۔ لہذا یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ریپانڈنٹ PEPCO بلا جواز اصل حقائق پر پردہ ڈال رہا ہے۔ تاہم یہ سائل مخدوم فیصل صالح حیات کے اس نقطے نظر کو کہ رینٹل پاور بغیر امکاناتی جائزہ کے متعارف کروائے گئے کو مضبوط کرتا ہے۔ جس نے اس منصوبہ کی شفافیت کی جانب ایک بڑا سوالیہ نشان اٹھتا ہے۔

13۔ یہ بات قابل غور ہے کہ وقتاً فو قتاً جو تازہ ترین اعداد و شمار موصول ہوئیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا دستاویز کے پڑھنے سے واضح ہے۔ اس بات کو مزید واضح کر دیتے ہیں کہ کوئی مصدقہ اور قابل قبول معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ اسلئے مندوم سید فیصل صالح حیات کے دلائل کو تقویت ملتی ہے کہ بغیر تحریری یقین دہانی اور قابل عمل ہونے کے مطالعہ کیے بغیر ریٹل پاور پراجیکٹس کو عجلت میں اُسکا آغاز کر دیا گیا۔ ADB رپورٹ کے مطالعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب سے موجودہ حکومت مارچ 2008 میں اقتدار میں آئی ہے۔ ملک کو بھلی کی عدم دستیابی کا سامنا ہے، کیونکہ آبادی کے بڑھنے سے بھلی کے صارفین میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے، لیکن بجائے طویل المعاہد منصوبہ اپنانے کے جیسا کہ پہلے سے موجود بھلی پیدا کرنے والے ذرائع جس میں آبی، ہرمل، زرائع کو بذریعہ IPPs، GENCO، بذریعہ PEPCO کو مزید فعال کرنے کی کوشش کرنے کی بجائے RPPs کے نظریے کو اپنایا گیا۔ PEPCO کے اعداد و شمار جو بذریعہ لیٹر مورخہ 16.03.2012 مہیا کیے گئے، بھی ان وجوہات کو ظاہر کرتے ہیں جن کی بنابر IPPs اپنی پوری صلاحیت کے مطابق کام نہیں کر رہے۔ اسلئے حکومت ریٹل پاور پراجیکٹس کے آغاز کے بجائے آسانی سے پہلے سے کام کرنے والے IPPs اور آبی منصوبوں کو تقویت دے سکتے تھے جو کہ سال 2009-2010 میں مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق بھلی پیدا کر سکتے تھے۔

Project Name	Capacity in MW	Completion Date
Attock Gen Power Project	165	7 <sup>th</sup> April, 2009
Zorlu Wind Power Project	50	19 <sup>th</sup> April, 09
Orient Power Project	225	May, 09 (delayed)
Atlas Power Project	225	June, 09 (Delayed)
Muridke (Sapphire)Power Project	225	July, 09 (Delayed)
Fauji Mari Power Project	202	August,09 (Delayed)
Nishat Power Project	200	Nov, 09
Engro Power Project	227	Dec, 09
Total	1519	

مُتقابلہ جدول کے سطحی مشاہدہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ ماہ دسمبر 2009 میں PEPCO کی دلچسپی اور حوصلہ افزائی سے 1519MW بھلی پیدا کی جاسکتی تھی۔ یہ کہا گیا ہے اچھی تعداد میں آبی پلانٹ بھلی پیدا کر سکتے تھے یہ معلوم نہیں کہ آیا اُسکی تکمیل کے لئے PEPCO نے کوئی توجہ دی ہے یہ نہیں جس نے اس پہلو کی موزوںیت کو اور تقویت دی ہے کہ مندرجہ ذیل پہلوؤں پر وہ عمل ہے۔

### Monthly Average Production of Each RPP

**SCP Requirement # (iv)**

<b>MONTH</b>	KARKEY 231.8 MW COD	GULF 62 MW COD	NAUDERO- I 51 MW COD	Reshma 201 MW COD	Techno E- Power 150 MW COD	Total Production (MW)
	MW	MW	MW	MW	MW	
<b>Mar-11</b>	0	61	0	0	0	61
<b>Apr-11</b>	31	57	1	0	0	88
<b>May-11</b>	41	61	1	0	0	103
<b>Jun-11</b>	43	61	8	0	0	112
<b>Jul-11</b>	54	60	30	0	0	143
<b>Aug-11</b>	65	2	0	0	0	67
<b>Sep-11</b>	43	56	20	0.43	0	119
<b>Oct-11</b>	75	54	0	24	0	153
<b>Nov-11</b>	81	58	12	63	0	215
<b>Dec-11</b>	54	62	19	0	0	135
<b>Jan-12</b>	61	54	19	0	0	134
<b>Feb-12</b>	32	51	0	0	0	83

کیلے حکمت عملی:- RPPs

14۔ ہم نے WAPDA، GENCO'S، PEPCO اور پانی و بجلی کے سابقہ وزیر راجہ پرویز اشرف کے فاضل وکلاء سے دریافت کیا کہ آیا بجلی پیدا کرنے کے لئے RPPs منصوبے کو اپناتے ہوئے کوئی حکمت عملی تشکیل دی گئی تھی؟ تو انہوں نے بیان کیا کہ ملک میں RPPs کا منصوبہ پچھلی حکومت کا متعارف کردہ تھا، جس کے پیچھے تو انائی کے بھرائی سے فوری طور پر نہیں کا نظریہ اور سوچ کا فرماتھی۔ انہوں نے کابینہ کے فیصلے مورخہ 16.08.2006 نمبر ECC-135/9/2006 کا حوالہ دیا۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ پلانٹ کو نصب کرنے کیلئے سابقہ حکومت کے پاس یہ جواز تھا کہ "رینٹل" پلانٹ مہنگے ہیں، تاہم اگلے موسم گرم ماہ کی آمد سے پہلے اضافی تو انائی کے حصول کیلئے انکو فوقيت دی گی کیونکہ واپڈا کے منصوبہ جات اور نئے پلانٹ کی تغیری میں زیادہ وقت درکار تھا۔

تو انائی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے بظاہر کرائے کے پلانٹ ہی بظاہر ایک بہتر حل معلوم ہوتے تھے۔ اور ECC کا خلاصہ کہنٹ میں منظوری کیلئے پیش کیا گیا۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

6 مندرجہ ذیل رہنمای اصولوں کی منظوری کی تجویز کی جاتی ہے۔

- (i) واپڈا NPGCL کرائے کے پلانٹس برائے حصول تو انائی کو ہنگامی بنیاد پر حاصل کرنے کی اجازت دے۔ بشرطیکہ نپر ایفر کو قبول کرے۔ واپڈا صرف اتنے ہی پاور پلانٹس کو حاصل کرے جن کی قطعی ضرورت ہے۔ اور جن کا استعمال معاشی طور پر زیادہ فیصد سنسٹر ز میں کیا جائے گا۔
- (ii) کرائے پر لئے گئے پلانٹ / پلانٹس کو گیس کی فراہمی کیلئے پیر انبر 5 میں دی گئی تجویز کی منظوری دی جائے۔
- (iii) گوجرانوالہ میں فیصل آباد اور لاہور قریب ترین مکانہ کھپت والے مقام پر ہیں جہاں پلانٹ نصب کئے جاسکتے ہیں۔

8۔ پیر انبر 6 میں دی ہوئی تجویز کو منظور کیا جائے۔ واپڈا / NPGCL پلانٹ ڈویژن کی تجویز کو بھی زیر غور لائے۔

انکی یہ بھی رائے تھی کہ زیر اصول (F) 16 بجلی کی پیداوار سے متعلق کوئی بھی کیس اور بین الصوبائی ٹرانسمیشن تاریں بچھانے سے متعلق معاملات کا بینہ کے سامنے رکھی جانی تھیں اور جب تک وہ منظور نہ ہوتے، تو وہ کسی خاص موزوں پر حکومت کی پالیسی بن جاتی تھی۔ اس لئے اس میں لیا گیا کوئی بھی فیصلہ، حکمت عملی تصور کی جائے گی۔ واپڈا، پیپکو، چینکو وغیرہ کے فاضل وکلاء نے پہلے ہی کیبنٹ اور ECC کے چند فیصلوں کا حوالہ دیا ہے جو مندرجہ بالا ہے تاہم ECC نے مئوہ خ 2008-09-10 کی میئنگ میں ہدایات دیں کہ اگر کوئی بھی منظور شدہ منصوبہ جات مطلوبہ اہم ترین مقاصد کی فراہمی میں ناکام ہو جاتے ہیں تو ایسے منصوبہ جات فوری طور پر جرمانوں کے ساتھ منسوخ کر دیئے جائیں گے اور بجلی کی پیداوار میں کی کوفوری طور پر مزید IPPs اور RPPs کے ذریعے پورا کیا جائے۔

- Proposals for rental power plants would be based on dual fuel (Gas and RFO)/single fuel RFO and would be implemented in shortest possible time.
- Rental Power Plants would be arranged for a period of 3+1 years.
- Efforts would be made that the tariff of rental power plants is lower than the tariff allowed to IPPs based on similar technology for their first ten years.
- Mandatory storage of oil for rental power plants would be for ten days.
- PEPCO would reevaluate the sites for the rental power plants on the

basis of space for oil storage, transportation of oil to the site, environmental aspects and power evacuation etc.

f. PEPCO would prepare a mid term revised forecast for demand and supply of power and PPIB would provide necessary input/data to PEPCO in respect of prospective IPPs.

g. Secretaries of Finance and Water & Power along with Managing Director, PPRA would review the mechanism of procurement to ensure that future delay is avoided and Public Procurement Rules, 2004 are observed in letter and spirit.

ECC کے مندرجہ بالا رہنمایا اصول اور فیصلوں کو اگر بالفرض حکومت کی پالیسی مان بھی لیا جائے، تو یہ بات ضروری ہو گی کہ حکومت عملی پر اس کی روح کے مطابق عمل درآمد ہو۔ غیر منظور شدہ RPPs کی حد تک مندرجہ بالا رہنمایا اصولوں سے انحراف ممکن ہے۔ جو سیکریٹری فناس، بجلی و توانائی اور مینپنگ ڈائریکٹر PEPRA پر ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ خریداداری کے نظام پر نظر ثانی کریں اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مستقبل میں کوئی تاخیر نہ ہو اور Public Procurement Rules, 2004 پر اس کی روح کے مطابق عمل کرے۔

حکومتی پالیسیوں میں، عدالتی نظر ثانی کے ذریعے مداخلت کے اختیارات 15۔ یہوضاحت ضروری ہے کہ حکومت وقت آئین کے آرٹیکل 29 جس کو آرٹیکل 2A کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے، کے تحت عوام کی معاشی، معاشرتی ترقی و فلاح و بہبود کے لئے حکومت عملی بنانے کی پابند ہے جس میں شہریوں کو کام کا ج اور مناسب روزگار بمعقول آرام اور تفریح وغیرہ جیسی سہولیات کی فراہمی شامل ہے۔ تو انائی / بجلی، شہریوں کوئی کئی مقاصد کے لئے درکارا ہم سہولیات، جوان کے معاشی و معاشرتی مقام و رتبہ کو بلند کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ میں بہت ہی اہم حیثیت رکھتی ہے۔

شہریوں کو باقاعدہ بجلی کی عدم فراہمی سے مراد یہ ہے کہ انہیں ضروریات زندگی، جس میں معاشی سرگرمیوں کا تحفظ بھی شامل ہے، میں سے ایک اہم ترین ضرورت زندگی سے محروم کرنا ہے۔ جن کا تعلق انسانی بنیادی حقوق سے ہے جن کی ضمانت آئین کے آرٹیکل 14 اور 19 نے دی ہے۔

بنک آف پنجاب بنام حارث سٹیل انڈسٹریز (PLD 2010 SC 1109) لیاقت حسین بنام فیڈریشن آف پاکستان

(Constitution Petition No. 50/2011)

ہیمن رائٹس کیس بمتعلقہ فاسٹ فوڈ چین ان ایف نائک پارک (PLD 2010 SC 759) مقدمہ بمتعلقہ ملٹی پروفیشنل ہاؤسنگ سکیم (PLD 2011 SC 13/2009) اور شہلا ضیاء بنام واپڈا (PLD 1994 SC 693) ان مقدمات میں آڑیکل نو کی تشریح کی گئی ہے اور اس کے دائرہ کار کو انسانی زندگی کے ہر شعبہ / پہلو تک وسعت دی گئی ہے۔ اس لئے جب بھی کوئی سکم / منصوبہ شہریوں کے معاشی و معاشرتی حالات کو بلند کرنے کے حوالے سے تیار کی جاتی ہے تو اس کا یقینی مقصد ان کے (شہریوں) بنیادی حقوق کے نفاذ پر منی ہونا چاہیے۔

16۔ عدالتون کو حکمت عملی / منصوبہ کے جائزہ کی ضرورت نہ ہوتی ہے جیسا کہ سابق وزیر پانی و بجلی راجہ پرویز اشرف نے درست طور پر اس جانب توجہ دلائی ہے جن کے عہد میں کابینہ کی طرف سے اپنے آیک اجلاس منعقدہ 2008-03-27 میں ایک فیصلہ کے تحت نظام بجلی میں بجلی کی پیداوار اور طلب میں 2200MW کے فرق پر قابو پانے کے لئے اپریل 2009 تک Fast Track Power Generation Projects درست طور پر مقدمہ بعنوان

Balco Employees Union (Regd) Union of India (Air 2002 SC 350)

پر انحصار کیا ہے۔

اس عدالت کے ایک نو کرنی بخش نے بھی مقدمہ بعنوان وطن پارٹی بنام فیڈریشن آف پاکستان Sc 2006 (PLD 697) میں حکومتی پالیسیوں کے جائزہ سے متعلق عدالتی اختیار کے متعلق فیصلہ دیا تھا۔ اس میں سے متعلقہ پیرائے حرف بہ حرف ذیل میں دیئے جا رہے ہیں۔

”57۔ اگلا سوال عدالت کے حکومتی، پالیسیوں کے جائزہ لینے کے عدالتی نظر ثانی کے اختیار سے متعلق ہے۔ یہ بالکل طے ہے کہ عدالت بالعموم اپنے نظر ثانی کے اختیارات کو پالیسی ساز فیصلہ جات کو جانپنے یا ایسے معاملات جن کے متعلق Ibid Messrs Elahi Cotton Mills میں قرار دیا گیا تھا، کو اپنی رائے میں تبدیل نہیں کرے گی۔ اس طرح انڈیا کی عدالت عظمی نے ایک مقدمہ بعنوان Balco Employees Ibid میں کچھ اس طرح قرار دیا:

”عدم سرمایہ کاری کا عمل ایک حکمت عملی پر منی فیصلہ کے متعلق ہے، جس میں معاشی پیچیدگیاں رو بہ عمل ہیں۔ عدالتون نے معاشی فیصلہ جات میں مداخلت کرنے سے مسلسل احتراز کیا جیسا کہ اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ معاشی حرکیات میں اس وقت تک عدالتی عمل دخل کی گنجائش کم ہے جب تک کہ معاشی فیصلے مبنی ہے معاشی حرکیات واضح طور پر آئینی یا قانونی حدود و اختیار کے برخلاف، یعنی عدم معقولیت نہ ہوں تو ایسی صورت میں عدالت (معاشیاتی فیصلوں میں) مداخلت سے انکار کرے گی۔

معاشی مسائل سے متعلقہ معاملات میں، حکومت کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت Trail & Error کا حق رکھتی ہے کیونکہ دونوں ہی اختیارات کی حدود میں رہتے ہوئے متنی باچھی نیت ہوتے ہیں۔“

یہ نقطہ نظر اس عدالتی نظر کے عین مطابق ہے جو مقدمہ Elahi Cotton Ibid میں بیان کیا گیا۔ اسی طرح کے نقطہ نظر کا انڈین عدالت عظمی کی طرف سے ایک مقدمہ بعنوان دہلی سائنس فورم بنام یونین آف انڈیا میں اظہار کیا گیا تھا۔

58۔ عدالتی نظر ثانی کے خدوخال پر Associated Provincial Picture Houses Ltd میں سیر حاصل تبرہ کیا گیا تھا جس پر دونوں اطراف سے کوسلز نے بخوبی انحصار کیا جہاں نتیجہ خیز پیرائے میں، عدالت Loard Somerrell کے الفاظ میں کچھ اس طرح نتیجہ پر پہنچی۔

”میں یہ دہرانہیں چاہتا کہ میں نے کیا کہا، لیکن اس اصول کو ایک دفعہ پھر بالخلاصہ پیش کرنا مفید ہو گا جو مجھے کچھ اس طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ عدالت، مقامی حکام کے اس عمل کی تفییش کرنے میں اس لحاظ سے حق بجانب ہے، آیا کہ اس نے ان پہلوؤں کو اپنایا ہے جو اس کو نہیں کرنے چاہئے یا اس کے بر عکس، ان معاملات کو سرانجام دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کی انجام دہی نظر انداز کر دی ہے جن کو سرانجام دیا جانا ضروری تھا۔ ایک بار اس سوال کا جواب مقامی حکام کے حق میں دیا گیا، یہ قرار دینا ابھی تک ممکن ہے کہ مقامی حکام، تا ہم، اس نتیجہ پر پہنچے ہیں جو نامعقول ہے جس کو کوئی معقول حکام کبھی بھی اخذ نہ کرتے۔ ایک ایسے مقدمہ میں ایک بار پھر میرے خیال میں، عدالت مداخلت کر سکتی ہے۔

ہر مقدمہ میں عدالتی مداخلت سے مراد یہ نہ ہے کہ اس نے اپیلٹ اتھارٹی کی حیثیت سے مقامی حکام کے فیصلہ کو کا عدم قرار دیا جائے بلکہ یہ عدالتی دائرہ کار ہے۔ جس کا مقصد صرف اور صرف یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ مقامی حکام نے کوئی ایسا قانون وضع تونہ کر لیا ہے جس کا وضع کیا جانا پار لیمنٹ کا اختیار تھا۔“

اس نقطہ نظر کو پھر دہرا یا گیا یہ مقررہ اصول ایک مقدمہ بعنوان

Nottinghamshire County Council v. Secretary of State for the

Environment [(1986)]

میں اپنایا گیا جس میں عدالت نے کچھ اس طرح ریمارکس دیئے:-

”قانون نے عدالتی نظر ثانی کی حدود کو ناقابل فہم حد تک فروغ دیا ہے جیسا کہ 1947 میں اس (عدالتی نظر ثانی کے اختیار) کا استعمال ہوا۔ وہ بنیاد جس پر عدالتیں ایک پلک آفیسر کی طرف سے انتظامی صواب دید کے استعمال پر نظر ثانی کریں گی وہ اختیارات کا ناجائز استعمال ہے۔ اختیار کا ناجائز استعمال کئی طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ قانون کی غلطی سے، یعنی قانونی حدود جس کا تعین Statute نے کیا ہے کی غلط تشریح کر کے (یا قانون عامہ بانسبت مقدمہ بر اختیار قانون عامہ) اختیار کے دائرہ کار کے ذریعے،

ضابطہ جاتی بے ضابطگیوں کے ذریعے Wednesbury Sense کے تحت نامعقولیت کا اختیار کر کے، بذریعہ یقین بدیا اختیار کے استعمال میں نامناسب مقصد کے کافر ماما ہونے کے ذریعے سے۔

ان بنیادوں / اصولوں، جن پر عدالتی نظر ثانی بائبست انتظامی اختیار جو کہ ایک پلک آفیسرا استعمال کرتا ہے، پر عدالتی نظر ثانی کے بارے میں، ایک گراں قدر اور پہلے ہی سے مانا ہوا لیکن کم نتیجہ خیز تجزیہ اب مقدمہ بعنوان

Lord Diplock's speech in Council of Civil Service Unions v. Minister for the Civil Service [1984] 3 All ER 935, [1985] AC 374."

میں موجود ہے:

"اس سلسلہ میں کوئی تضاد نہ ہے جو کہ فضل اٹارنی جزل کی طرف Peter Cau's کے حوالہ سے نسبت کیا جا رہا ہے۔

"An Introduction to Administrative Law" کے مطابق عدالتی نظر ثانی کا اختیار استعمال کرتے ہوئے عدالت کو، ایسے متفرق معاملات کے بارے میں، جن کے بارے میں فنی ماہرین اور خالصتاً متعلقہ عملی ماہرین کی مشاورت درکار ہو، پرائے زنی نہ کرنا چاہیے۔ پس یہ قرار دیا گیا ہے کہ عدالتی نظر ثانی کا استعمال کرتے ہوئے عدالت کو خالصتاً حکمت عملی پر منی معاملات میں مداخلت نہ کرنی چاہیے۔

موجودہ مقدمہ میں، تاہم، ہم کسی متفرق معاملہ پر توجہ نہ دے رہے ہیں بلکہ منصوبہ کی نجکاری جو کہ اس وقت زیر غور ہے کے عمل میں اس کی قانونی حیثیت، معقولیت اور شفافیت کو بروئے کار لایا گیا ہے کہ نہیں یعنی PSMC یا ایک مسلمہ اصول ہے کہ عدالتی نظر ثانی کے اختیار کو بروئے کار لائے ہوئے، عدالتی خالص پالیسی معاملات میں دخل نہ دیں گی (جب تک پالیسی بظاہر بخود آئیں و قانون کے صریح خلاف نہ ہو) نہ ہی عدالت کو ایسے معاملے میں اپنی رائے تھوپنی چاہیے۔ تاہم عدالتی نظر ثانی کے مقررہ اعلیٰ اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی بھی عمل کا، عدالتی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔"

مندرجہ بالا اصول کی روشنی میں اس معاملہ میں کوئی تشنہ باقی نہ رہتا ہے کہ جہاں تک پالیسی کے نفاذ میں شفافیت کے بروئے کار لانے کا معاملہ ہے، اگر کوئی ہو، اور جہاں تک معاہدہ کرنے کا تعلق ہے تو یہ کمکمل طور پر اس عدالت کے دائرة کا رہ کار میں آتا ہے اور یہ اختیار آئین کے تحت اور نظر ثانی کے اختیار کے تحت حاصل ہے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل مقدمہ جات کا حوالہ دیا جاسکتا ہے:

Iqbal Haider v. Capital Development Authority (PLD 2006 SC 394),

Pakistan Steels (PLD 2010 SC 759), HRC No. 4688/06 (PLD 2001 SC

619), Ramana Dayaram Shetty v. International Airport Authority of India [(1979) 3 SCC 489]; Tata Cellular v. Union of India [(1994) 6 SCC 651] = (AIR 1996 SC 11); Raunaq International Ltd. v. I.V.R. Construction Ltd. (AIR 2004 SC 4299) = [(1999) 1 SCC 492]; Air India Ltd. v. Cochin International Airport Ltd. [(2000) 2 SCC 617]; Reliance Energy Ltd. v. Maharashtra State Road Development Corp. Ltd. [(2007) 8 SCC 1] and judgment dated 24.08.2009 of the Andhra Pradesh High Court in Nokia Siemens Networks Pvt. Ltd. v. Union of India.

17. اس بات کا ذکر اہم ہے۔ کہ تمام اعلیٰ احباب اختیار پابند ہیں کہ وہ سرکاری خزانہ سے کم خرچ معابدہ جات کریں، گورنمنٹ اداروں کا اہم اور لازمی نقطہ عوامی کی بہتر کفایتی ضرورتیں ہیں۔ مالی لین دین کے معابدے عوامی پالیسی کے خلاف قلعدم ہوتے ہیں۔ اس پر (TOOL COMPAY VS. NORRIS [69 U.S.(2 Wall) 45] (1864) کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ جس میں سپریم کورٹ آف امریکہ نے کہا ہے کہ ایسے تمام معابدے اُن سے اور صرف اُن سے کئے جائیں جو ان کو ایمانداری سے کم خرچ پر تکمیل کریں۔ لین دین میں سرکاری ادارے کا عمل شفاف اور عوامی ضرورت کفایتی طریقے کے مطابق ہو۔ جہاں تک حکومت کا کام ہے کہ کوئی دوسری چیز لین دین میں شامل نہیں ہو سکتی۔ یہ عوامی پالیسی کا قانون ہے کوئی دوسری چیز لین دین میں شامل کرنا۔ ان دلائل کا موجودہ صورت میں واضح رجحان ہے۔ وہ خریداری معابدوں میں زاتی مصلحت اثر و سوچ تعارف کرواتے ہیں جس سے عوامی خدمات میں نا اہلی اور غیر ضروری طور پر عوامی فنڈ استعمال ہوتا ہے۔

یہ عام مشاہدے کے لئے کافی ہے کہ تمام معابدے بابت مالی لین دین، حکومتی معاملات کو نہانے، باقاعدہ انصاف کی فراہمی یا عوامی یا عوامی عہدوں کی فراہمی تعیناتی روز مرہ، قانون سازی جو عوامی پالیسی کے خلاف ہوں باطل ہیں۔ بغیر سوال کہ ان کی تکمیل میں غیر مناسب ذرائع استعمال نہ ہوئے ہوں۔ قانون اس طرح کے معابدوں کو عمومی رجحان سے دیکھتا ہے اور ملکی عدالتیں ان کو شناخت کرتے ہوئے فتنے کا دروازہ روکتی ہیں۔ حکومت کا ہر عمل جو عوامی مفاد میں نہ ہو اور اس کا یہ عمل مضبوط و جوہات اور عوامی مفاد کی وجہ سے باطل قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر وہ کسی مرحلہ میں ناکام ہوتی ہے تو یہ عمل غیر آئینی اور باطل ہو گا۔ اس سلسلے میں مقدمہ عنوان Airport R.D. Shetty v. International Nagar Nigam، مزید Authority of India (AIR 1979 SC 1628).

Meerut v. Al Faheem Meat Exports (Pvt.) Ltd. [2007] 1 Supreme 704]

میں کہا گیا ہے۔ یہ قانون طے شدہ ہے کہ ریاست کی طرف سے معاہدہ جات یا اُسی کا روپیشنا، اشخاص اور جنسی عام طور پر عوامی بولی / ٹینڈر دیے جاتے ہیں۔ عوامی بولی طبی کا اعلان بذریعہ اشتہار و سیچ پیمانے پر متعلقہ تفصیلات تاریخ، وقت، جگہ بولی، عنوان، بولی تخمینہ لگت، تکنیکی مخصوصات، تخمینہ لگت، زربیعانہ کے ساتھ ہو گا۔ حکومتی خرید کے لئے شفاف عوامی بولی زیادہ سے زیادہ اچھی عوامی خرید ٹینڈروں میں مقابلہ بازی و برابر سلوک، باقاعدگیوں و بد عنوانیوں کے خاتمے کے لئے شفاف حکومتی ٹینڈر روز کو لیجنی ہونا چاہیے۔ یہ ارٹیکل 14 کا لازمی جز ہے۔ ہمارے خیال میں جمہوریت کے لئے لازم ہے جہاں عوام اعلیٰ ہیں اور تمام سرکاری کام عوامی مفاد اور عوامی اعتماد میں ہوں۔

Raman Dayaram Shetty vs. The International Airport Authority of India (AIR 1979 SC 1628) کیس میں عدالت نے یہ کہا ہے کہ عوامی معاملات میں چاہیے ملازمتیں دیتے ہوئے معاہدہ کرتے ہوئے، کوٹھے جاری کرتے ہوئے اور کوئی بڑے معاہدے کرتے ہوئے حکومت اپنے مرضی نہیں کر سکتی۔ اس کا عمل میعارض اور حصول مقاصد سے مطابقت رکھتا ہو یہ غیر معقول غیر متعلق اور غیر منطقی نہ ہو۔ حکومتی صواب دیدی اختیار فوائد کے معاملے میں پشمول ملازمتیں، معاہدے، کوٹھے، لائنس وغیرہ لازمی طور پر منطقی متعلقہ غیر امتیازی اور اصول کے مطابق ہو۔ اگر حکومت کسی بھی کیس یا کیسوں میں معیار اور اصول سے علیحدہ ہو تو یہ حکومتی عمل قابل مواد میں ہے جب تک حکومت از خود نہ بتائے کے معاملہ غیر اصولی، غیر امتیازی اور غیر منطقی نہیں تھا۔

Ram & Shyam Co. v. State of Haryana (AIR 1985 SC 1147)، عدالت عظمہ اندیانے کہا ہے کہ عوامی جائزیاد / اشیاء کو ٹھکانے لگانے کا کردار ایک اعتماد ہے اس کو ضائع کرنے میں کوئی بے ضابطگی نہ ہوا س کو بہترین قیمت پر جانا چاہیے تاکہ زیادہ آمدی حکومتی خزانے میں آئے اور انتظامیہ عوامی فلاح و بہبود اور عوامی خدمت میں خرچ کرے۔ حکومت مفید سرگرمیوں کو زیادہ فنڈ کی فراہمی پر وسعت دے سکتی ہے جہاں پر خاتمه آمدی بڑھانے کے سوا کچھ نہیں۔ ریاست کی زمداداری بہترین قیمت والی سستی قیمت والی مارکیٹین دستیاب کرے۔

Haji T.M. Hasan vs. Kerala Financial Corpn. (AIR 1988 SC 157) کس میں

عدالت نے کہا ہے کہ یہ کہنا بے جانہ ہو کہ حکومت اور عوامی اداروں کو عوامی جائزیاد کو ضائع کرتے وقت اچھی قیمت کی کوشش کرنی چاہیے انہیں عام طور پر اس معاملے میں زاتی طور داخل نہیں ہونا چاہیے۔

جیسا کہ اوپر ملاحظہ کیا گیا کہ سابقہ حکومت جس کے دور میں بن مانگے کرائے کے بجلی گھر ALSTOM AT BHAKKI اور جزل الیکٹرک پاور شرپور سے متعلق کوئی حقیقی مطالعہ نہ کیا گیا اسکے علاوہ کوئی مواد / دستاویزات ریکاڈ پر پیش نہیں کیے گئے جس سے یہ ظاہر ہے کہ دونوں حکومتوں نے کرائے کے بجلی گھروں کے معہمہ کے متعلق کوئی مناسب ا

حتیاط کا مظاہرہ کیا ہو۔ جنکو اور سابق وزیر پانی و بجلی کے جوابات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ انہوں کرانے کے بھلی گھروں قبول کیے۔ اس سلسلہ میں کابینہ کی ایک میٹنگ مورخہ 14.05.2008 میں فیصلہ کیا گیا کہ طلب اور رست کی کمی کو پورہ کرنے کے لئے پاورز جزیشن پروجیکٹس پرفی الفول عمل کیا جائے پیچ B پر موجودہ فیصلے کی روشنی میں 200/300 MW کرانے کے بھلی گھروں کی منظوری دی گئی اس فیصلے کی روشنی میں بذریعہ اشتہار کرانے کے بھلی گھر نسب کرنے کے لئے تباویز طلب کی گئیں۔ جن کی تفصیل اور پریان کی گئی ہے۔ اگر مندرجہ بالا پیچ کی منظوری کے وقت مناسب اختیاط کا مظاہرہ کیا جاتا تو اربوں روپیہ کی دوشواریاں اور 7% سے بڑھا کر 14% ایڈوانس ادائیگی کے متعلق بھی دیکھا جاتا۔ مندرجہ بالا اشتہار کے مطابق جنکو جسکے پاس بھی پیدوار اور فراہمی کا اجازت نامہ تھا تجویز کی طبی میں فریق نہ تھی۔

18. یمن الاقوامی طور پر مندرجہ زیل نکات پیک معاملہ دیتے وقت مذکور رکھنا چاہے۔

۱۔ فرموں کے درمیان بڑھتا ہوا مقابلہ۔

۲۔ رقم کی بڑھتی ہوئی قدر۔

۳۔ مزید فرموں کی تباویز کے لئے حوصلہ افزائی۔

۴۔ تباویز کے کھولنے کا شفاف طریقہ کار۔

۵۔ معاملوں کی جلد تکمیل۔

۶۔ اشیاء اور خدمات کی یقینی کوالٹی۔

۷۔ فیڈرل پرو کیور منٹ کے تحت دیگر زمہداریوں کا حصول۔

19۔ اس حوالے سے یہ بات قبل بیان ہے کہ پیک پرو کیور منٹ ریگولیٹری اتحاری آرڈیننس 2002 کے سیکشن پانچ میں اتحاری کے اختیارات اور دائرہ کار کو بیان کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق اتحاری ضرورتاً ایسے اقدامات کرنے کا اختیار رکھتی ہے جس سے عمومی سطح پر حصول اشیاء کا معیار، طریقہ کار، انتظامات شفافیت اور احتساب بہتر اور بلند ہو۔ اس سلسلے میں

شفاف تقسیم کار اور احتساب جیسے الفاظ نہایت اہمیت کے حامل ہیں اور اتحارٹی پر ذمہ داری عائد کرتے ہیں جو معاہدوں کی شفاف نیلامی کے لئے بولی دہندگان کو مدعو کرتی ہے۔ متعلقہ فریقین کے مابین شفاف مقابلے کا فروغ ہی دراصل آرڈیننس اور PEPRA کے اصول اور قوانین کا نصب العین ہے۔ بولی دہندگان کو اپنی انفرادی بولی کے لئے ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ کسی بھی شے کے حصول کے لئے جیسا کہ بھلی کا RPPs کے ذریعے حصول میں اتحارٹی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مجموعی کرایہ کے اخراجات، ریٹ اور ایندھن کی قیمت کے سلسلے میں ایک مخصوص قیمت طے کریں۔ اس طے شدہ قیمت کے تعین کے بغیر بولی دہندگان کے مابین شفاف اور احتسابی مقابلہ ناممکن ہے۔

McManus v. Fortescue [(1907) 2 KB 1] کے مقدمے میں عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ نیلامی کے ذریعے اشیاء کی فروخت میں طے شدہ قیمت کے تناسب سے ہر بولی دہندہ کی بولی کا اعتراف کا انحصار اس بات پر ہے کہ عوام کو اس حقیقت سے روشناس کروایا جائے کہ یہ فروخت ایک طے شدہ قیمت پر مختص ہے۔ نیلام کا صرف اس صورت میں کسی بھی شے کی فروخت پر راضی ہوتا ہے جب بولی دہندہ کی دی ہوئی بولی طے شدہ قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اور وہ اس سلسلے میں اس سے کم دی ہوئی قیمت کی بولی پر راضی نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اس کیس میں بولی دہندگان کے لئے نہ تو مقرر شدہ قیمت کا کسی اشتہار میں ذکر ہے اور نہ ہی مقرر کردہ قیمت RFP میں بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح PPIB کے اشتہار میں سوائے 200MW کی گنجائش والے کراءے کے بھلی گھروں کے پروجیکٹ کے ذکر کے علاوہ نہ تو جگہ کا بیان کیا گیا ہے اور نہ ہی ایندھن کی قسم اور اس سلسلے میں پلانٹ کو دی جانے والی ٹیکنالوجی کا کوئی ذکر موجود ہے۔ جہاں تک Unsolicited RPPS کا تعلق ہے۔ یہاں کوئی نیلامی کا طریقہ کار نہ تھا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل چارٹ solicited RPPS کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

**A. ICB conducted by PPIB**

Name of RPP	Site specification	Fuel type/Technology	Make & type of machinery	Reserved price
<b>Karkey</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided
<b>Gulf Rental Power</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided
<b>Independent Power (Pvt.) Ltd.</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided
<b>Sialkot Rental Power</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided
<b>Reshma Power</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided
<b>Premier Energy (Pvt.) Ltd.</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided
<b>Ruba Energy</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided
<b>Consortium of Tapal</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided
<b>Walters Power International</b>	Not provided	Not specified	Not specified	Not provided

**B. ICB conducted by PEPCO**

Name of RPP	Site specification	Fuel type/Technology	Make & type of machinery	Reserved price
<b>Techo E. Power, Sammundri Road, Faisalabad</b>	Yes, but changed later on	Yes	No	Not provided
<b>Techno Energy (Pvt.) Ltd. Sahuwal, Sialkot</b>	Yes	Yes	No	Not provided
<b>Guddu</b>	Yes	Yes	No	Not provided
<b>Young Gen</b>	Yes	Yes	No	Not provided

RPP کی ایڈ، اس، COD اور موجود Status کے سلسلے میں تفصیل درج ذیل ہے۔

<b>Name of RPP</b>	<b>Advance payment</b>	<b>COD</b>	<b>Advance returned or not</b>	<b>Present status of RPP</b>
--------------------	------------------------	------------	--------------------------------	------------------------------

**ICB CONDUCTED BY PPIB**

<b>Karkey</b>	Yes	<i>Not achieved within time</i>	No	<i>Functioning</i>
<b>Gulf Rental Power</b>	Yes	<i>Not achieved within time</i>	No	<i>Functioning</i>
<b>Independent Power (Pvt.) Ltd.</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>No Machinery at site</i>
<b>Sialkot Rental Power</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>Not functioning</i>
<b>Reshma Power</b>	Yes	<i>Not achieved within time</i>	Yes	<i>Functioning</i>
<b>Premier Energy (Pvt.) Ltd.</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>Not functioning</i>
<b>RUBA Energy</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>Not functioning</i>
<b>Consortium of Tapal</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>Not functioning</i>
<b>Walters Power International</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>Not functioning</i>

**ICB CONDUCTED BY PEPCO**

<b>Techo E. Power, Sammundri Road, Faisalabad</b>	yes	<i>Not achieved within time/ Partial COD</i>	No	<i>Not functioning</i>
<b>Techno Energy (Pvt.) Ltd. Sahuwal, Sialkot</b>	yes	<i>Not achieved within time</i>	yes	<i>Not functioning/ No Machinery at site</i>
<b>Guddu</b>	yes	<i>Not</i>	yes	<i>Not</i>

		<i>achieved within time</i>		<i>functioning</i>
<b>Young Gen</b>	yes	<i>Not achieved within time</i>	yes	<i>Not functioning</i>

### ***UNSOLICITED***

<b>Techo E. Power, Sammundri Road, Faisalabad (Extension)</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>Not functioning/ No Machinery at site</i>
<b>Karkey (Extension)</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>Not functioning/ No Machinery at site</i>
<b>Naudero-I</b>	yes	<i>Not achieved within time</i>	No	<i>Functioning</i>
<b>Naudero-II</b>	yes	<i>Not achieved within time</i>	yes	<i>Not functioning</i>
<b>Abbas Steel Group</b>	No	<i>Not achieved within time</i>	----	<i>Not functioning/ No Machinery at site</i>

چنانچہ یہ کہا جاتا ہے کہ مقرر شدہ قیمت مخصوص شدہ جگہ کا تعین اور ایڈوانس وغیرہ ایسے ضروری اور اہم عوامل ہیں جو ایک شفاف نیلامی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ چونکہ ان اشتہارات میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اس نیلامی کا طریقہ کار قابل سوال ہے۔ نتیجتاً تمام معاملات شفاف طریقہ کار سے محروم ہیں۔

### بن ماںگے ریٹائل پاور پر جیکلش

20۔ نپرا کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق، ابتدائی طور پر RPPs سے بھل کی خریداری کے لئے لائنس حاصل کرنے کے لئے نپرا سے رابطہ کیا۔ NTDC/CPPA نے NEPRA کی طاقت خریداری کے انتظام کی اجازت دی بذریعہ چھٹی نمبر 15-6213/ CPPA-2006/ NEPRA/R/PAR-11/ 09-10/ 2006-2007 تاریخ 09-10-2006 کا فیصلہ NEPRA/R/PAR-11/ CPPA-2006/ 6920-22 کیا۔ حصول اقتدار کی خریداری کے لئے اجازت سے CPPA کو مشورہ دیا کہ:

i- NEPRA's Application اپنے لائنس میں کسی حد تک تبدیلی کے لئے NPGCL کے تحت درخواست دائر کرے گا۔ Modification Regulations 1999

ii- موجودہ پیداوار کرانے کے بھلی گھر کے ذریعے اضافی پیداوار سے متعلق NPGCL اپنے PPA پر CPPA کے ساتھ عملدرآمد کروائے۔

iii- NPGCL کے اضافی پیداوار کے لئے ٹیرف پیش کرے۔ نیپرا کے مندرجہ بالامشاورات کی بنیاد پر NPGCL، NEPRA سے رابطہ کیا پیداوار کے لائنس میں ترمیم اور بشمول پر دستخط RPPS، RSCs کے ساتھ تفویض اگر کوئی ہے۔

21- GENCOs اور PEPCO کے طرف سے یہ بات تعلیم کی گئی ہے کہ بھلی کی شارٹچ کو کم کرنے کے لئے ریٹل پاور پروجیکٹ 2006 متعارف کئے گئے تھے۔ جس کو ایک مختصر مدت کے پروجیکٹ کے طور پر بنایا گیا تھا۔ دوغیر م موضوعوں معاہدے جو M/S General Ekut Power اور M/s Afstom کے مقام پر اور 136 میگا وات بھلی کے لئے کئے گئے تھے۔ بھلی کا معاہدہ M/S Afstom کو جو بعد میں پاکستان پاور ریسورسز کو 150 میگا وات بھلی کے لئے کئے گئے تھے۔ جس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

### "BHIKKI POWER PROJECT

Place:	Bhikki, District Sheikhupura
Capacity:	136MW (gas based)
Rental term:	36 months
Contract amount:	USD 103,015,476
Mobilization Advance:	USD 7,211,083
Agreement date:	18 September, 2006
Rental revenue received:	USD 68,024,477
Rental revenue loss:	USD 34,990990
Date of Assignment	17 January, 2007
Effective Date	23 February 2007
COD Scheduled	23 June 2007

Achieved	Unit III	19 December, 2007
Unit II		22 January 2008
[Unit I		02 April 2008]

Expiry of Agreement: 22 June 2010"

22۔ یہ کہا جاتا ہے کہ بھکی اور شرپور نیٹل پاور پروجیکٹس 16-08-2006 کو ECC نے منظور کیا تھا جو بات حقیقت پر میں نہیں ہے کیوں کہ کیس نمبر 16-08-2006 dated 16-08-2006 ECC-135/9/2006 میگاوات کے متعلق پیراں غائب ملتان کے لئے ECC نے زیر غور لا یا تھا جس کی تفصیلات اس طرح ہیں۔

Case No.ECC-135/9/2006	150 MW POWER PLANT AT PIRANGHAIB MULTAN ON RENTAL BASIS
Dated: 16.08.2006	

#### فیصلہ

اقتصادی کو آرڈیننس کمیٹی نے 12 اگست 2006 کی سمری کو زیر غور لا یا تھا جو وزارت پانی و بجلی نے 150 میگاوات بجلی پیدا کرنے کے لئے پیراں غائب ملتان کے واسطے Proposal کو منظور کیا تھا۔ مندرجہ بالا فیصلہ غور کے بعد 26-08-2006 کو کابینہ نے منظور کر کے کیا جو وزارت پانی و بجلی vide letter مطابق چیئرمین واپڈ اکوا اسٹلائیں کیا تھا۔

23۔ یہ کہا جاتا ہے کہ NGPCL نے نیپرا کے تین سال کے معابرے کے لئے جو معاہدہ دستخط ہونے کے بعد سومن کے اندر 150 میگاوات شرپور اور 130 میگاوات بھکی کے مقام پر لگانے کے لئے کہا تھا وہ مزید بجلی بیچنے کے ریٹ بھی متعین کیے تھے NEPRA نے 15-12-2006 کو کیس نمبر No.PL-9(3)/2006 کا فیصلہ کیا تھا جس کی تفصیلات یہ ہیں۔

NEPRA/TRF-63/NPGCL-2006/7951-53

Decision of the Authority w.r.t. Tariff Petition filed by "Subject:  
Northern Power Generation Company Ltd. (NPGCL) for Determination  
of Tariff for Power Plants on Rental Basis from GE Energy/Alstom  
Power (Case No.NEPRA/TRF-63/NPGCL-2006)- Intimation of Decision  
of Tariff pursuant to Section 31(4) of the Regulation of Generation,  
Transmission and Distribution of Electric Power Act (XL of 1997)

Dear Sir,

Please find enclosed the decision of the Authority (4 pages) in Case No.NEPRA/TRF-63/NPGCL-2006.

2. The determination is being intimated to the Federal Government for the purpose of notification of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power Act (XL of 1997) and Rule 16(11) of the National Electric Power Regulatory Authority Tariff (Standards and Procedure) Rules, 1998.

3. Please note that only Order of the Authority at para 9 of the determination relating to the Reference Tariff and allowed adjustments & indexation needs to be notified in the official gazette. The Order is reproduced for the purpose of clarity and is attached herewith.

DA/AS above.

Sd/- 15.12.2006

(Mahjoob Ahmad Mirza)"

یہ بات ذہن میں رکھی جائے ریٹائل پاور پروجیکٹ کے گا نئڈ لائز ایشونر نے سے پہلے نپیر اکو غیر موثر کیا گیا تھا جو کہ بجلی کے Charges کے فیصلے کے متعلق کیوں کہ یہ کہا گیا تھا کہ پیرا گراف 1.9 اور 1.10 وفاقی حکومت گا نئڈ لائز جو 2005 میں IPPs کے مطابق حل کیا جائے۔ جو سری 07-02-2008 کو ECC کو پہنچی گئے تھے۔ اس میں یہ کہا گیا تھا کہ RPPs کے موصولات، مطلب کہ Tarrif کے متعلق ہیں جو کہ پہلے دس سال میں اسے طرح کی ٹیکنالوجی پر رکھے گئے ہیں مگر یہ نظر آ رہا ہے کہ RPPs کا ٹیف IPPs سے کہیں زیادہ تھا جو مندرجہ بالا دیا جاتا ہے۔

”1.9 ٹیف تقاضی بنیادوں پر بولی کا طریقہ کار مندرجہ بالا دور طریقہ ہائے سے رکھا جائے۔

a - ٹیف کے لئے بولی دینا۔

b - ایک نئے، آپ کے سامنے معیار ٹیف کی پیشکش اور بولی دینے والوں کو اس معیار پر ایک ڈسکاؤنٹ قیمت 1.10 میں ایک تجویز ہے کہ ایک بار ٹیف مقابلہ bidding کے بعد مکمل ہو جانا ہے جس کی بنیاد مندرجہ بالا پیرا 1.9 میں سے کسی بھی ایک وجہ سے ہو۔ بولی کا طریقہ کار PPIB (وزارت پانی اور بجلی) پاور خریداری (واپڈ اور NTDC)، وزارت مالیات اور نپر اسے مشاورت کی روشنی میں مکمل کیا جائے۔ بولی کی دستاویزات (بشمل مختلف فارمولہ طریقہ کار وغیرہ) PPIB مندرجہ بالا ایجنسیز کی سفارشات روشنی میں کرے گا۔ کم سے کم Levelized ٹیف کی منظوری کے لئے

گورنمنٹ آف پاکستان سے منظوری کی سفارش کی جائے گی۔

24۔ نپرا کے ٹیرف تعین نہ کرنے کے احکامات کے باوجود جیسا کہ مندرجہ بالا ظاہر کیا گیا ہے، پیٹرولیم کی قیمت 2.7194/KWH آتیں کی گئیں۔ شرکپور اور بھی انٹرکوئیشن بس بارپ، اوپر دینے گئے حساب سے گورنمنٹ نے پہلے سے تقریباً 2.161 میلین امریکی ڈالر (18.63 billion) ان دور نیٹ پاور پراجیکٹس پر گنجائش اور فیول کی مدین ادا کر چکی ہے۔ اس طرح (GENCO-III) NPGCL نے بہت بڑا نقصان برداشت کیا دوران سال 2007-2008 اور 2009 میں۔ ریٹیل پاور پراجیکٹ بلاک اور II کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔

Annex-3			
<u>NORTHERN POWER GENERATION COMPANY LIMITED (GENCO-III)</u>			
<u>Financial Impact on Account of CCP Tariff Determined Vs CPP Tariff Demanded</u>			
<b>CALCULATION OF CAPACITY CHARGE</b>	<b>2007</b>	<b>2008</b>	<b>2009</b>
Dependable Capacity (MW)	261.46	261.46	261.46

#### Capacity Purchase Price

#### Escalable Component:

#### Fixed O&M Cost:

\_\_\_\_\_ Mln. Rs. \_\_\_\_\_

Rent for Rented Block-I	2,272.40	2,272.40	2,272.40
Rent for Rented Block-II	2,060.31	2,060.31	2,060.31
Guaranteed Heat Rate Bonus	261.54	261.54	261.54
Gas Pipelines Installations	83.12	-	-
General Establishment Cost	3.50	3.68	3.86
Administrative Cost	100.00	100.00	100.00
M&I/Overhauls	-	-	-
MEPRA Fees	8.50	2.30	2.30
Insurance	-	-	-
Depreciation (for ROA)	-	-	-
Duties etc.	442.00	-	-
Total Fixed O&M Cost	5,231.3670	4,700.2240	4,700.4078
CPP-FOM charge (Rs./kW/Month)	1,667.3318	1,498.0469	1,498.1055
CPP Determined By NEPRA (Rs./kW/Month)	1,283.4851	1,283.4851	1,283.4851
CPP Tariff Difference (Rs./kW/Month)	383.8467	214.5618	214.6204
Projected Loss per Month due to less CPP Tariff Determined (Mln Rs)	100.3621	56.1002	56.1155
Projected Loss per Year due to less CPP Tariff Determined (Mln Rs)	1,204.3452	673.2022	673.3860

25۔ یہ امر قبل ذکر ہے کہ ان دور نیٹ پاور پراجیکٹس میں قدرتی گیس کا استعمال ہونا تھا کیونکہ فیول اور موجودہ حالات

92% اور دونوں پراجیکٹس مثلاً GE شرکپور 150MW اور ALASTOM BIKKI 1515 MKWH 816 اخراج کیا پلانٹ فیکٹر اوسٹاً 39% اور 26% فیکٹر کی میں۔ اس طرح مندرجہ بالا حقائق اور اعداد مالی اثرات ظاہر کرتے ہیں۔ CCP ٹیف جو کہ نپرا کی طرف سے تعین کیا ہوا ہے وہ ہے:

CCP-FOM Charge (Rs/KW/Month) (Rs/KW/Month)

اس کی میسر موجودگی مندرجہ بالا دئے گئے چارٹ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ مختصر آنپر اکی طرف سے تعین کیا گیا ٹیف فارمولہ کے مطابق NGPCL کو بے حساب نقصانات ہوئے ہیں اس لئے مزید RPPs کی طرف بڑھنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا کیونکہ ان دو پراجیکٹس کی وجہ سے Public Exchequer کو نقصان ہوا ہے اس لئے زیادہ RPPs حاصل کرنا غیر مناسب ہو گا۔

- 26۔ راجہ پرویز اشرف نے ایک ECC کی سمری بتاریخ 17/08/2009 کی کاپی جمع کرائی ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزارتِ پانی و بجلی سے کچھ ایسی تجاویز موصول ہوئی ہیں جو مناسب ٹیف کے حوالے سے موجودہ RPPs سے بہتر تھے۔ ان تجاویز کی تفصیل بمطابق سمری نیچے دی گئی ہے۔

Sr. No.	Description of project	Fuel	Capacity (MW)	Rental Charges demanded by Sponsor Cents/kwh	Proposed Rental Charges Cents/kwh	Remarks
1	Naudero-I	Gas	50	4.46	4.46	<ul style="list-style-type: none"> <li>• Phase I financing arranged and project already inaugurated by the President.</li> <li>• Hard Area.</li> <li>• Medium size plant.</li> <li>• Overall Tariff lesser as compared to RFO plants in the ICB mode.</li> </ul>
2	Naudero-II	Gas	51	4.46	4.00	
3	Sammundri Road Extension	RFO	150	3.90	3.75	<ul style="list-style-type: none"> <li>• Phase I being completed on 30.9.2009.</li> <li>• Proximately to load centre and economy of size.</li> </ul>
4	Karkey upgradation	RFO	222	5.98	5.60	<ul style="list-style-type: none"> <li>• Higher Project cost being power ship/barge mounted and different technology.</li> <li>• Very relevant for Karachi</li> </ul>

منظر نے سیکریٹری (جناب شاہد رفیع) کو سمری جمع کرنے کی اجازت دی جس میں ECC سے یوں منظوری طلب ہوئی کہ  
 (i) IPP کے Sovereign Guarantee اور GOP کے تجویز کیا گیا کی روائی ( موجودہ کیس کے متعلق نہیں ) -  
 14% ادائیگی کی روائی ( موجودہ کیس کے متعلق نہیں ) -

(ii) 473MW کا Unsolicited Project کو لگانا جیسا کہ پیر انبر 5 مندرجہ بالا میں تجویز کیا گیا

ہے -

نوڈریو-II کے سلسلے میں CPGCL نے ایک پیشہ نپرا کے پاس فائل کی تاریخ 20/04/2010 کو۔ نپرا نے غور کیا کہ درخواست گزار اس کی ہدایات کا عدم تعمیل کا مجرم تھا اور پلانٹ مشینری اتھارٹی کی اجازت کے بغیر گذو سے نوڈریو منتقل کی گئی۔ جزیشن ٹیرف RPP گذو کم ریٹ پر تعین ہوئی جب کہ زیادہ ٹیرف مانگا گیا۔ اس مشینری کو نوڈریو میں لگانے کیلئے گذو کو ایڈوانس ادائیگی بھی کی گئی جو کہ واپس نہ ہوئی اور دوبارہ 14% ایڈوانس ادائیگی باتریخ 6/4/2010 کو مشینری کو نوڈریو-II میں منتقل کرنے کی میں کی گئی۔ اس لئے نپرا نے پیشہ رد کر دی۔

27۔ نوڈریو-II اولیفزر پاور انٹرنسٹیشن جب کہ گذو ریٹ پاور پراجیکٹ پاکستان پاور ریسورسز کی طرف سے سپانسر کی گئیں جو کہ اب تک دستخط نہیں ہوئیں۔ کیس کی سماعت کے دوران یہ نوٹ کیا گیا کہ گذو پلانٹ کی ٹوٹل ولیو 72.48 ملین امریکی ڈالر کے معین کی گئی جو کہ برابر ہے 10.15 ملین امریکی ڈالر کے جس کی 14% پیشہ ادائیگی ہوئی، 7% دوبارہ 14% ایڈوانس پیمنت باتریخ 6/04/2010 کو MS Welfare Power International کو کی تھی۔ با دی انظر میں یہ ایک مجرمانہ عمل ہے جو کہ ظاہر کرتا ہے کہ GENCOs سے کسی نہ کسی بہانے سے پیسے بٹورنا۔ دوسری صورت میں یہ جانتے ہوئے بھی کہ پاکستان پاور ریسورسز پہلے سے ہی 14% پیشہ ادائیگی حاصل کر چکا ہے۔ اس لئے GENCOs حکام کو واضح کرنا چاہئے تھا کہ پلانٹ گذو میں نہیں لگایا گیا اس وجہ سے پیشہ ادائیگی واپس ہونی چاہئے تھی۔ اس پہلو سے قطع نظر اس عدالت نے باتریخ 12/12/2010 کو نیچے دیا گیا آڑ رجاري کیا:

(i) ”اس عدالت کے حکم باتریخ 12/12/2010 کے جواب میں پاکستان ریسورسز (PPR) اولیفزر پاور انٹرنسٹیشن کے بیانات دیئے گئے ہیں۔ دستاویزات سمجھوتہ آلات جمع کرائے گئے جس میں واجب الادار قم کی واپسی کا کہا گیا۔ فاضل کو نسل نے کہا کہ اوپر دیئے گئے بیان کے مطابق رقم کا بندوبست ہو چکا ہے اور وہ رقم سنٹرل پاور جنرل کمپنی لمیڈیڈ کو دن کے دوران واپس کی جائے گی۔ یہ بات قبل بیان ہے کہ فاضل کو نسل کے مطابق اصل رقم بمع سود باتریخ 12/12/2010 تک موصول ہو چکی ہے۔

(ii) جناب عبدالملک میمن، ہی ای او GENCO موجود ہیں ان کو چاہئے کہ انکو ائمہ شروع کرے اور ذمہ داران کا تعین کر کے آنے والی تاریخ کو روپرٹ جمع کرائے۔ جن کی ہدایت پر کسی کو سامنے بغیر GENCO دونوں کمپنیوں کو رقم دینے کیلئے راضی ہوا۔ البتہ روپرٹ پیش نہ کی گئی جس میں ذمہ داران کا تعین ہونا چاہئے تھا۔

28۔ جہاں تک بے طلب آر۔ پی۔ پی آف ٹیکنولوگیز ای۔ پاور، سمندری روڈ فیصل آباد کا تعلق ہے۔ ADB's کی روپرٹ میں دی گئی سفارشات کی روشنی میں جاری رکھنے کی اجازت دی تھی۔ کیونکہ Karkay-II (توسیع) کی مشینری موقع پر نہ لائی گئی تھی۔ اور جب NEPRA نے COD میں حاصل کرنے کی وجہ سے کارروائی تجویز کی تو یہ کہا گیا تھا کہ بنیادی طور پر MW 222 کا منصوبہ کو رنگی کراچی پر لگانا تھا۔ اس کے ذمہ دار نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے تو LOA جاری ہوا اور نہ ہی کوئی RSC سائن ہوا۔ یہاں یہ بھی ذکر کیا جاسکتا ہے کہ ابھی ایک اور بھی بے طلب RPP عباس سٹیل گروپ کے نام سے تھا اور کیونکہ موقع پر اس کی بھی کوئی مشینری نہ تھی اور اس کے (مہیا کنندہ) ضامن GENCO نے کوئی جواب نہ دیا اس نے LOA جاری نہ ہوا تھا۔ نوڈ یرو ॥ جو کہ والٹر پا اور اسٹریٹشنس نے سپانسر کیا تھا کی پیشگی ادا یگی واپس لے لی گئی تھی۔ جبکہ Karkay-II اور عباس سٹیل گروپ کو پیشگی ادا یگی نہیں کی گئی تھی۔

29۔ جہاں تک Naudero Walter Power International کا تعلق ہے۔ یہ Walter Power International نے پانچ سال کے کرائے کی شرط پر سپانسر کیا ہے۔ اس منصوبے کی لگانے کی جگہ سندھ میں ہے۔ اس کی گنجائش MW 51 ہے۔ کرایہ \$ 80.42 US ملین اور 14 فیصد پیشگی ادا یگی جو کہ \$ 11.26 US ملین بنتی ہے۔ مورخہ 16 نومبر 2009 کو ادا کی تھی۔ یہ منصوبہ COD میں حاصل نہ کر سکا۔ اس نے GENCO (CPGCL) نے اپنی کارکردگی گارانٹی \$ US 255,000 کیش کرالی۔

30۔ خواجہ محمد اصف نے پر زور طریقہ سے بحث کی کہ بے طلب، PPRA، RPPS کے رولنگ کی پیروی کئے بغیر دے گئے۔

WAPDA کے انچارج وزیر اور سیکرٹری سال 2006 میں رولنگ کے پیروی کیے بغیر سپانسر کو بھلی کی پیداوار کی پیش کش کرنے کی منظوری دی اور بعد میں بغیر قانونی اختیار کے اس پر عمل کیا اور قومی خزانہ کو نقصان پہنچایا۔ چونکہ جس مقصد کے لئے RPPS کو لگانے کی اجازت دی گئی تھی وہ حاصل نہ ہوا۔ اس نے صرف متعلقہ حکام جنہوں نے شرائط پر اُن کے ساتھ دوبارہ گفت و شنید کیبلکہ اُسی وقت اہلکاروں بشمول وزیر و دیگر جنہوں نے پیشگی ادا یگی کی اجازت دی تھی کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنی چاہیے اور ان سے بمحض مارک اپ تمام رقم واپس لی جائے۔

31۔ سابقہ وزیر راجہ پرویز اشرف اور ان کے وکیل جناب وسیم سجاد، Sr. ASC نے مانا کہ ان کے عرصہ کے دوران

I-Naudero کی ایک بے طلب تجویز کے نتیجے میں ECC کے فیصلے کی روشنی میں لگایا گیا تھا تاہم اس نے وضاحت کی گو کہ ICB کا طریقہ کارکی پیروی نہ کی گئی تھی۔ لیکن منصوبے کی مکمل لائگت اور اس تکمیل کی اور مالی پہلوں Cost-plus کی بنیاد پر غور کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ NEPRA نے زیر دفعہ 7 ایکٹ 1997ء کا نزدیکی طے کر دیا تھا۔ خواجہ احمد طارق حیم فاضل وکیل نے سابقہ وزیر کے وکیل جناب وسیم سجاد فاضل Sr. ASC کی بحث کی تائید کی۔

32 - جناب شاہد حامد نے بحث کی کہ اتحاری نے گڈو پاور پروجیکٹ کو سائین کرنے کا فیصلہ تمہرے کے پہلے ہفتے میں کیا۔ اس اثناء میں مشینری درآمد کی گئی۔ اس نے WPI اور PPR کی درخواست پر یہ مشینری CPGCL کی اجازت سے Naudero-II WPIs میں لگانے کے لئے نوڈریو میں پیش کیا تھی۔ سپانسر نے کچھ معمول کرائے کی شرح کے تعین کی پیشکش کی۔ لیکن غیر قانونی طور پر یہ درخواست رد کر دی گئی تھی۔ WPI نے اچھی نیت سے COD حاصل ہونے تک بغیر کسی ادائیگی کے Naudero-II GENCOS (CPGCL) کی دائرہ نظر ثانی کی درخواست بذریعہ حکم مورخ 10.03.2011 مسٹر دردی اس گرونڈ پر کہ مشینری دس سال سے زیادہ پرانی ہے۔ تو WPI نے Naudero-II CPGCL پر جیکٹ پر بالکل نئی مشینری لگانے کی پیش کش کی اور ترمیم شدہ نظر ثانی معاہدہ COD کے ساتھ حاصل کرنے اور مشینری جو کہ Austria GEP سے خرید کرنی مشینری بغیر ایڈنس لگانے کی تجویز دی۔ جہاں بے طلب تجویز برائے WPI کی منظوری کا تعلق ہے۔ انہوں نے بحث کی کہ۔ ان عالات و واقعات کی روشنی میں PEPRA روں I-Naudero اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ بغیر ICB وغیرہ کے روں کی پیروی کرتے ہوئے براہ راست معاہدہ کر لیا 42(C) اس جائے۔

33 - ڈاکٹر پرویز حسن فاضل ASC پاکستان پاور رسورسز کی طرف سے پیش ہوئے اور بحث کی کہ برائے RPPs بھکی، شرقپور اور I-Naudero کی طرح کی تمام بے طلب تجویز برائے RPPs روں (3) 42 کے تحت آتی ہیں۔ خصوصاً اس نقطہ نظر سے NEPRA کوختی سے زیر دفعہ 7 کے تحت کرائے کی شرح معین کرنے کی اجازت تھی اور اس وجہ سے عام لوگوں کو نقصان پہنچنے کا اندریشہ نہیں تھا۔ اس طرح یہ قانونی طور پر تصور کیا جائے گا۔ کہ تمام بے طلب تجویز شفاف اور روونہ کے مطابق تھیں گڈو پاور پروجیکٹ PPR کو ICB کی بنیاد پر دیا گیا تھا۔ نیٹل سرسوںز کے معاہدے کے تحت CPGCL کی طرف سے کچھ کوتاہی ہوئی تھی۔ اس طرح COD کے حاصل کرنے کی ذمہ داری مکمل طرف پر CPGCL/NEPRA پر آتی ہے۔ چونکہ پروجیکٹ کے استعمال کے لئے یہ میں موجود نہ تھی اس نے یہ فیصلہ کیا گیا کہ پروجیکٹ کو ختم کر دیا جائے۔ گو کے پیشگی ادائیگی واپس کر دی گئی تھی لیکن دیگر حل طلب مسائل نبٹانے کے لئے ایک ثالث مقرر کیا گیا۔ انہوں نے قطعی طور پر الزامات سے انکار کیا کہ بے طلب RPPS حاصل کرنے کے لئے کرپشن اور

ناجائز اثر و سوچ استعمال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جناب فیصل صاحبِ حیات اور خواجہ آصف کی طرف سے لگائے گئے الزامات غلط، غیر سنجیدہ، رسوا کن، پریشان کن اور بد نیتی پر منی ہے۔

34۔ ہم نے فریقین کے فاضل وکلا کی بحث پر غور کیا۔ جیسا کہ یہ بار بار بتایا گیا کہ معاملہ کرنے یا حصول معاملہ کی شفافیت حاصل کرنے کے لئے PPRA روز کے تحت کھلا مقابلہ بنیادی شرط ہے۔ جناب و سید سجاد صاحب نے اپنی متذکرہ بالا بحث میں جو توجیہ پیش کی ہے کہ معاملہ کرنے کے قابلیت ECC نے بغیر PPRA روز کی پیروی کئے اس لئے بد نیتی یا کرپشن کا عنصر فریقین معاملہ اور سرکاری اہلکاروں پر نہیں آتا۔ یہ کہنا کافی ہے چونکہ ECC کو آئینی سٹیشن حاصل ہے۔ اسکا یہ فرضی منصبی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً توانائی کی ضرورت، اس کے اثرات، پیداوار اور اخراجات پر نظر ثانی کرے۔ لازمی طور پر ECC اس بات کی پابند ہے کہ ملکی قانون اور روز کے مطابق کام کرے۔ اس طرح PEPRA روز کی موجودگی میں وزیر اور سیکرٹری و دیگر اہلکاروں پر لازم تھا کہ PEPRA روز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسا کیس ECC کے سامنے نہ پیش کرتے۔ سمری مورخہ 17.03.2009 میں یہ ذکر کیا گیا تھا۔ کہ PEPRA روز کی پیروی کے بغیر بے طلب پروجیکٹس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ تا ہم جناب شاہد حامد نے کہا کہ ایسا حصول (Procurement) PPRA (C) 42 کے تحت آتا ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہے:-

"42. Alternative methods of procurements.- A procuring agency may utilize the following alternative methods of procurement of goods, services and works, namely:-

.....

(c) direct contracting.- A procuring agency shall only engage in direct contracting if the following conditions exist, namely:-

(i) the procurement concerns the acquisition of spare parts or supplementary services from original manufacturer or supplier:

Provided that the same are not available from alternative sources;

(ii) only one manufacturer or supplier exists for the required procurement:

Provided that the procuring agencies shall specify the appropriate fora, which may authorize procurement of proprietary object after due

diligence; and

(iii) where a change of supplier would oblige the procuring agency to acquire material having different technical specifications or characteristics and would result in incompatibility or disproportionate technical difficulties in operation and maintenance:

Provided that the contract or contracts do not exceed three years in duration;

(iv) repeat orders not exceeding fifteen per cent of the original procurement;

(v) in case of an emergency:

Provided that the procuring agencies shall specify appropriate fora vested with necessary authority to declare an emergency;

(vi) when the price of goods, services or works is fixed by the government or any other authority, agency or body duly authorized by the Government, on its behalf, and

(vii) for purchase of motor vehicle from local original manufacturers or their authorized agents at manufacturer's price."

35 - مندرجہ بالا کا مطالعہ تجویز کرتا ہے کہ براہ راست حصول درست مقابلہ کے طریقہ کارکی پیروی کے بغیر بے طلب RPPs کی تجویز پر لاگونہ تھا۔

جہاں تک فضل وکیل کی گذو سے نوڈریو مشینری لے جانے کے جواز کا تعلق ہے۔ کوئی دستاویز / مواد ریکارڈ پر نہیں لایا گیا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ اس کے لئے

اجازت دی گئی تھی۔ اسی طرح RPPs کے لئے دیگر بے طلب تجویز کے سلسلے میں بھی کوئی موادریکارڈ پر نہیں لایا گیا۔ جس سے یہ رائے قائم کی جاسکے کہ اس میں کو بد نیتی نہیں تھی۔ اس لئے مندوم سید فیصل صالح حیات اور خواجہ محمد آصف کی پیش کردہ بحث کے بے طلب تجویز کی وجہ سے PEPCO اور متعلقہ GENCOs کرپشن میں بتلا ہوئے پر یقین کرنے کے سوابے کوئی اور آپشن نہیں رہتا۔

36 - NEPRA کو متعارف کرنے کا مقصد اور مدعایہ تھا کہ الیکٹرک پاور سرویز کو باقاعدہ بنائے اور نرخنامے کی شرح چار جزا اور دیگر قواعد و ضوابط الیکٹرک پاور سرویز کی پیداوار و ترسیل اور تقسیم کا تعین زیر دفعہ 7 ایکٹ 1997 کے تحت کرے جو کہ پہلے پیر گراف میں نقل کردی گئی ہے۔ تاہم نہ تو اس کارروائی کو تندی سے کیا گیا تھا۔ نہ ہی سابقہ حکومت کی متعارف کردہ پالیسی جو کہ بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 2006 سے رائج تھی پیروی کی گئی۔

37 - یہاں یہ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ NEPRA نے RPPs کی کارروائی میں اپنا تعین کردہ رول ادا نہیں کیا۔ پہلا اس وجہ سے کہ فیول کے reference tariff کی بنیاد پر پیش کش مانگی گئی۔ دوسرا NEPRA کو ہدایت کی گئی تھی کہ IPPs کے متعلق پہلے سے جاری شدہ رہنماء صولوں کی پیروی کی جائے۔

37 - (گائیڈ لائن 1.9 اور 1.10) جو کہ پہلے ہی اوپر بیان کئے جا چکے ہیں لیکن ہمارے خیال میں نپرا جو کہ ایک آزاد انتظامی ادارہ ہے کو اپنے کام قانون کے مطابق کرنے چاہئے تھے۔ جیسا کہ طے شدہ اصول کے مطابق نپرا از خود 1997ء کے قانون کے مطابق ٹیرف مقرر نہیں کر سکتا تھا۔ 1997 کے قانون کی شق 7(3)(a) کے مطابق یہاں یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ نپرا کلی ذمہ دار ہے ٹیرف مقرر کرنے میں، قیمت، چار جزا اور دوسرے قواعد و ضوابط جو کہ بجلی کے پیداوار، ترسیل و تقسیم سے متعلق کمپنیوں کے بارے میں ہے، جو کہ وفاقی حکومت نے اپنے نوٹیفیکیشن کے ذریعے مقرر کیا ہے۔ مقدمہ کا ایک اہم نقطہ جو کہ دفعہ 7(6) 1997 کے قانون کے مطابق نپرا کی ذمہ داری ہے کہ وہ بجلی کی پیداواری کمپنیوں اور صارف کے حقوق کا دینے گئے طریقہ کار کے مطابق ان کے حقوق کا خیال رکھے، جو کہ وفاقی حکومت کے منضبط شدہ قانون کے طریقہ کار سے مطابقت نہیں رکھتے۔ تاہم، نپرا اپنی آنکھیں بند کر کے 1997ء کے قانون کی شقوں کے متضاد ٹیرف مقرر نہیں کر سکتی۔ نہ صرف یہ کہ 1997ء کی دفعہ 31 اور نپرا کے قوائد و ضوابط 2(17) کے تحت نپرا کے لئے ضروری ہے کہ وہ ٹیرف کے تقریبی قوائد و ضوابط بنائے۔ ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اتحاری مقابلہ کی پالیسی اپنائے کی بجائے اس کے وہ قوائد و ضوابط اور اختیار کی پالیسی ٹیرف مقرر کرنے کیلئے نپرا روزہ (2) 17 اور (6) کی روشنی میں بنائے۔ نپرا نے اوپر بیان کیا گیا طریقہ کار اور معیار RPPs کے معاملہ میں اختیار نہیں کیا۔ ان حالات میں، صرف یہی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ RPPs کے معاملے میں نپرا کا کردار بے جا اور غیر مستعد ہے۔ جب ہم نے معزز وکیل سے دریافت کیا کہ کیوں نپرا نے اپنے اختیارات کا استعمال نہیں کیا جو کہ اسے کام کرنے کے دوران حاصل ہیں۔ اس نے قبل ستائش جواب دینے کی بجائے کہا کہ کچھ مقدمات بشرطی بخش منفعت بخش منصوبے کے نپرا نے ٹیرف مقرر کرنے کے سلسلے میں مقرر شدہ طریقہ کار کو اپنایا ہے۔ ہم اس کی بحث سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ جو معلومات اور پر دی گئی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نوڑیرو-1 کے کیس میں جو کی غیر منفعت بخش منصوبہ تھا۔ بظاہر بجلی کی قیمت زیادہ مقرر کی گئی۔ تاہم یہ نپرا کیلئے کچھ حد تک ممکن نہیں تھا کہ وہ پانی و بجلی

کی ہدایات اور مداخلت کے بغیر اپنے فرائض انعام دیتی جو کہ وقاً فو قادی جاتی رہیں، لیکن کسی بھی کیس میں، بجائے اس کے کہ نیپر 1997ء کے قانون کے بنیادی قوانین و ضوابط کی پیروی کرتے ہوئے نیپر اکاپنی پوزیشن پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔

38۔ جناب کمال انور ایڈو وکیٹ سپریم کورٹ نے بطور عدالتی معاون، عدالت کی معاونت کی۔ اور اس نے بتایا کہ 9، RPPs کو پہلے ہی رقم کی ادائیگی کر دی گئی۔ جن کے نام یہ ہیں۔ کر کے، گلف رینٹل پاور، رشماں پاور، ٹیکوسمندری روڈ فیصل آباد، ٹینکو ساہووال، سیالکوٹ، گدو، یگ جن، نوڈیرو۔ اور نوڈیرو۔ جن کی تفصیلات اور پردی جاچکی ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی مقررہ وقت پر COD کے مقاصد حاصل نہیں کئے جن کی وجہ سے ان کے معاهدے ختم کئے گئے۔ بیان کیا کہ تمام بولی دہنده کی جمع شدہ ضمانتیں بھی نکال لی گئی ہیں۔ تمام RPPs میں سے صرف ریشمائ، ٹیکوسمندری روڈ فیصل آباد، ٹینکو ساہووال، سیالکوٹ، گدو، یگ جن، اور نوڈیرو۔ نے لی ہوئی ایڈوانس رقم واپس کی۔ تاہم صرف کر کے 201 MW (231.8 MW) گلف (62 MW)، نوڈیرو۔ اور ریشمائ (51 MW) اور ریشمائ (201 MW) جو ابھی بھی کام کر رہی ہیں۔ COD کے مقاصد کو تاخیر سے حاصل کیا۔ جناب محمد اکرم شیخ وکیل برائے کر کے نے کہا کہ کر کے برادر ملک ترکی کی واحد غیرملکی کمپنی ہے جس نے ملک میں سرمایہ کاری کی ہے لیکن جب ہم نے اس سے دریافت کیا کہ 7% ایڈوانس ادائیگی پر کابینہ کے فیصلے سے پہلے طرف دار کی گئی۔ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ ایسے ہی کر کے کے معزز وکیل کوئی جواب نہ دے سکے کہ COD کے مقاصد مقررہ وقت پر حاصل کیوں نہیں کئے گئے۔ اس نے کہا کہ ناگہانی و جوہات کی وجہ سے بڑا مال بردار بحری جہاز کراچی نہ پہنچ سکا۔ معزز وکیل نے مقدمہ کی قانونی حیثیت کو سمجھے بغیر کہا۔ ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہمیں بھی برادر ملک کا قدر و احترام ہے۔ لیکن جیسا کہ کوئی بھی منفعت بخش معاملہ، جو کہ کسی بھی بولی دہنده اور حکومتی کمپنیوں سے متعلق ہو کے معااملے کو آئین اور قانون کی متعلقہ شقوق کے ساتھ تختی سے جائزہ لیا جائیگا۔ اپنے موقف کو تختی سے ثابت کرنے کیلئے کوئی ٹھوس شہادت ریکارڈ پر نہیں لائی گئی۔ مزید یہ کہ کر کے کا مقدمہ بنیادی نقاصل اور غیر قانونی ہونے کی وجہ سے بھی زد میں آتا ہے۔ جیسا کہ باقی مقدمات کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

تاہم، ہم قرار دیتے ہیں کہ کر کے کے ساتھ کیا گیا معاہدہ شفافیت پر منی نہیں ہے۔

39۔ مجموعتا رینٹل پاور کے منصوبے تجویز کئے گئے جن کے نام یہ ہیں

Pakistan Power Resources, Guddu; Pakistan Power Resources, Piranghaib, Multan; Techno, Sammundri Road, Faisalabad; Techno

Project, Sahuwal, Sialkot; Young Gen, Faisalabad; Gulf Rental Power, Gujranwala; Independent Power Limited; Kamoki Energy Limited; Karkey Karadeniz, Karachi (Karakey-I); Premier Energy; Reshma Power Generation, Manga-Raiwind Road; Ruba Power Generation, Manga-Raiwind Road; Sialkot Rental Power, Eminabad; Walter Power International, Karachi; Abbas Steel; Karkey Karadeniz, Karachi (Karkey II); Techno-E-Power (Pvt.) Limited, Sammundri Road, Faisalabad-II; Walter Power International, Naudero-I; and Walters Power International, Naudero-II

### آڈیٹر جزل کی رپورٹ

40۔ آڈیٹر جزل آف پاکستان نے واٹر اینڈ پاؤر ڈولپمنٹ اتھارٹی کے اکاؤنٹ کی آڈٹ رپورٹ برائے 2009-2010 میں کئی بے قاعدگیاں اور خلاف قانون اقدامات کے بارے میں بتایا بشمول یہ واضح کیا کہ ECC نے اپنے فیصلہ نمبری 121/15/2009 میں مندرجہ ذیل چار Unsolicited منصوبوں کی منظوری دی۔

Sr.No.	Description of Project	Fuel	Capacity	Rental charges demanded by sponsor Cents/kwh	Proposed rental charges cents/kWh
1	Naudero-I	Gas	50 M.W	4.46	4.46
2	Naudero-II	Gas	51 M.W	4.46	4.00
3	Sammundri Road Extension	RFO	150 M.W	3.90	3.75
4	Karkey Up-gradation	RFO	222 M.W	5.98	5.80

41۔ ان منصوبوں کو نپر اسے ان کے تجویز کردہ ٹیرف کی منظوری نپر اسے کم از کم بیان کیتے گئے وقت میں لینے تھے۔

### THIRD PARTY EVALUATION BY ADB

ADB نے رپورٹ پیش کی جس میں فروخت کندگان کو بھلی مہیا کرنے کے معابرے کیے جانے کے عملکرو جزوی طور پر حقیقتاً غیر شفاف پایا گیا۔ اس لیے گورنمنٹ آف پاکستان نے وزارت پانی اور بجلی کے ذریعے اس رپورٹ کو قبول کیا جس کا مطلب بھول چوک، بیقاد عدگیاں، غیر قانونیت اور دونوں دیوانی اور فوجداری غفلت کا ارتکاب RPPs کے دینے کے عمل میں مختلف اوقات میں ہوا۔ اس طرح ADB جس کو خود حکومت غیر جانبدارانہ تجزیہ کے لیے مقرر کیا۔ اس کے اعتراضات کی روشنی میں 8 RPPs (1257mw) کو عمل کرنے کا حکم دیا گیا اور 6 پر قانونی شقتوں کی روشنی میں نظر ثانی

کرنے کا حکم دیا گیا۔ جبکہ RPPs 5 جن کی منظوری ابھی تک نہیں دی گئی تھی کو معطل کرنے کا حکم بتارخ 27.01.2010 دیا گیا۔ ADB کی رپورٹ کی روشنی میں ان 19 منصوبوں کو کم کر کے 9 منصوبے بنانے کا فیصلہ ECC اور کابینہ نے دیا۔ جس کی تفصیل ایشن ڈولپمنٹ بنس کی رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل ہیں۔

No.	RPP Name	Net Capacity (MW)	Fuel Type	Rental Period (Months)	Rental Tariff at 60% Plant Factor (Cents/kWh)	Estimated COD	Down Payment Disbursed	Contracts status
<b>PEPCO ICB Projects</b>								
1	Pakistan Power Resources, Guddu	110	Low BTU gas	36	8.44	10-Feb	14%	Effective
2	Techno Rental Power Project-I, Sammundri, Faisalabad	150	RFO	36	18.64	10-Jun	14%	Effective
3	Techno Rental Power Project-II, Sahuwal, Sialkot	150	RFO	48	18.7	10-Jun	7%	Effective
4	Young Gen Power, Faisalabad	200	RFO	36	15.59	10-Jun	14%	Effective
<b>PPIB ICB Projects</b>								
5	Gulf Rental Power, Gujranwala	62	RFO	60	17.82	10-Feb	14%	Effective
6	Karkey Karadeniz, Karachi (Karakey 1)	232	RFO	60	22.36	10-Apr	14.16%	Effective
7	Reshma Power Generation, Manga-Raiwind Road	201	RFO	60	20.26	10-Mar	14%	Effective
<b>Unsolicited Projects</b>								
8	Walter Power International, Naudero-I	51	Gas	60	9.5	10-Jun	14%	Effective
9	Walters Power International, Naudero-II	50	Gas	60		10-Jun	NIL	Under Process

درخواست گزارنے پر زور دلائل دیئے کے RPP کے معابردوں کا عمل نگین غیر قانونیت اور بے قاعدگیوں سے بھرا ہوا ہے جبکہ حکومت واپڈا، جینکو کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے عرض کیا کے جینکو (لوڈ شیدنگ) کو ختم کرنے کی خاطر حکومت (وفاقی کابینہ اور ECC کی منظوری سے بھلی کی لوڈ شیدنگ کو ترجیحی بنیادوں پر ختم کرنے کی حکومت کی پالیسی پر

عمل کر ہے تھے۔ اس ذمہ میں ایک تفصیلی مشاہدہ کچھ RPPs کے بارے میں نیچے دیا جاتا ہے۔

## SOLICITED RPPs

### DISCUSSION OF EFFECTIVE RPPs

#### GUDDU (1)

110 mw گڈور نیٹل پاور پلانٹ کے بارے میں 07.07.2007 کو اشتہار دیا گیا۔ اشتہار میں دیا گیا قابلیت کا معیار کم از کم تین جگہوں پر جس کی مجموعی لاگت 30 ملین US ڈالر کم از کم تین سال تک رہی ہو۔ M/s Pakistan M/s Progas Pakistan Ltd. (PPL) نے ٹینڈر اور Power Resources (PPR) and M/s Progas Pakistan Ltd. (PPL) بولیوں کی پیشکش کی دونوں بولی دہندرگان 30 ملین ڈالر کی مجموعی لاگت کے معیار پوری اترنے سے ناکام ہو گئے۔ اس لیے چیمکو نے بذریعہ خط بتاریخ 03.11.2007 اس کو مسترد کر دیا اور دوبارہ اشتہار دینے کا حکم دیا نیا اشتہار کو شائع ہوا جس میں مندرجہ ذیل چیزوں پر پہلے اشتہار سے انحراف کیا گیا۔

11.11.2007

- (1) Capacity of 100 MW was changed to 100-125 MW with minimum efficiency of 33%.
- (2) Period 2 years was changed to 2, 3 or more.
- (3) Eligibility condition of having similar experience for minimum of 3 locations was removed.
- (4) Condition of depositing Security of Rs. 10 M or \$ 0.17 M, was deleted.
- (5) Condition of Penalties for non-availability, delay in installation & commissioning or variation in heat rate, was deleted.
- (6) Condition of providing Operational Guarantee worth 10% of Base Load Operation Cost for 2 years by the bidder was deleted.
- (7) Process of price evaluation was changed.
- (8) Bidder's responsibility to the extent of Operation and Maintenance of equipment and Trouble free base load supply of electricity was eliminated.

(9) Bidder's responsibility to the extent of Transportation of equipment to and from the site was eliminated.

(10) Guarantee for providing 92% of gas fuel was provided.

اس کے تصریح اشتہار کے زریعے 10 ملین روپیہ یا 0.17 ملین ڈالر کی زر، ضمانت کی شرط کو 11.11.2007 کے اشتہار میں شامل کیا گیا ایک اور تصریح اشتہار 30.11.2007 کے زریعے بولی کھولنے کی تاریخ 01.12.2007 سے 10.12.2007 کر دی گئی۔ اس اشتہارات کے زمان میں 12 فریقین نے نمونہ معاملہ کیے جانے کی درخواست کی تاہم درجہ ذیل تین فریقین نے اپنی بولیاں پیش کی:

M/s Progas Pakistan Ltd., (a)

M/s Pakistan Power Resources, and (b)

M/s Pak Oman Investment Company Karachi. (c)

جانچ پڑتاں کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ بتاری 01.01.2010 کے زریعے مندرجہ ذیل سفارشات دیں:

"On the basis of evaluation criteria, the bid offered by M/s Progas Pakistan Ltd. as Option-I (125 MV) is lowest in tariff, on the basis of Lump sum Contract Price, Rental Charges and Fuel Cost Component.

"Only M/s Pak Oman Investment Company qualifies the minimum US\$ 30 million Net Worth, while others do not.

"M/s Progas has offered 125 MW at reduced load operation, with other option of 135 MW at full load offering an incentive in Rental Rates.

"Rental Service Contract may be awarded to M/s Progas Pakistan Ltd. for installation of 135 MW net capacity on three rental years against their guaranteed availability at 92% on gas fuel at proposed site of TPS Guddu at 132 KV level.

In this connection, it is proposed to relax minimum criteria of US\$ " 30 million Net Worth.

: کی مندرجہ ذیل بولی 03.02.2008 کو منظور کی گئی: M/s Pakistan Powe Resources

"Based on rental charges & guaranteed heat rates offered by the bidders, the overall cost (US Cents 7.640 per kWh) offered by M/s Pakistan Power Resources is lower as compared to the offer (US Cents 7.974 per kWh) of the next higher bidder.

"The rental value offered by M/s Pakistan Power Resources, at (US 2.717 per kWh) was 13%, which was lower than that of the rental (US Cents 3.133 per kWh) for units of GE at Sheikhupura and PPR at Bhikki, already in operation.

"A penalty clause be included in the contract agreement to penalize PPR for failing to achieve the specified/required COD.

"It was unanimously agreed that offer by M/s Pakistan Power Resources was the best offer and was accordingly approved. LOA may be issued and the matter submitted to PEPCO, BOD for ratification.

06.08.2008 کے خط کے ذریعے M/s PPR کی 150MW نیٹل پاور اسٹیشن قائم کرنے کی پیشکش کو منظور کیا گیا اور فروخت کنہ کو ایڈوانس Payment دی گئی۔ 11.03.2008 کے خط کے ذریعے M/s PPR کو اپنی لاہور کے براچ آفس میں کام جاری رکھنے اور بڑھانے کی اجازت دی گئی۔ 23.02.2008 جو

Power Resources, LLC and Central Power Generation Company Ltd. (CPGCL) کے درمیان ریٹنل معابرہ طبقاً 11.12.2008 میں اس طرح مندرجہ ذیل ایک ترمیم کی گئی:

"Changes were made in the mode of payment through LC.

"The CPGCL have no right to cancel the contract within initial 8 months.

"In case of termination of the agreement by CPGCL, the buyer shall be entitled to outstanding rent of 36 months.

"Maximum drawdown on SBLC during any one calendar month will not

exceed a sum of US\$ 1,872,466.

کو ریٹائل معابرہ میں مندرجہ ذیل قسم کی دوسری ترمیم کی گئی: 05.03.2009

"Requirement of confirmation of SBLC by a Financial Institution in UK or USA in terms of clause 4.5(d) was waived.

"The seller waived the right to call the SBLC on account of defaults of the Buyer, which had occurred prior to issuance of SBLC.

"Amount of SBLC as mentioned in section 4.5 was reduced from 93% (US\$ 67,408,766) to 86% (US\$ 62,334,988) of the contract price.

"Down payment was increased from 7% to 14 %.

"Some amendments were made in the capacity/operation of Units.

2۔ پیراں غائب ملتان اور ساہوال سیالکوٹ

43۔ پیرن گھبیب ملتان میں 250-300 میگا وات RPP دو سال میں لگانے کے لئے 11-10-07 کو اشتہار شائع کیا گیا۔ اہلیت کے حوالے سے اشتہار میں بتایا گیا کہ اسی طرز پر کم از کم تین سالہ تجربہ اور گزش تین سال میں کل سرمایہ تیس ملین ڈالر سے کم نہ ہو۔ 24-10-07 کو ایک اصلاحی خط کے ذریعے اسی طرز کے اہلیتی تجربہ کو جو کہ تین سال سے کم نہ تھا کو ختم کر دیا گیا۔ بعد ازاں 29-10-07 کو ایک اور اصلاحی خط جاری کیا گیا جس کے مطابق ٹینڈر کھلنے کی تاریخ میں 7-11-07 تک توسعی کر دی گئی۔ 22-11-07 کو ٹینڈر کھول دیئے گے جس کے مطابق تین پارٹیوں میسرز ٹیکنو انجینئرنگ پرائیویٹ لمبیڈ، میسرز پروگیس پاکستان لمبیڈ اور میسرز پاکستان پاور ریسورس نے اپنی تجاویز جمع کرائیں۔ ان ریٹائل پاور پرائیلیس کو RFO اور گیس ایندھن پر چلانا تھا۔ خریدار کی یہ ذمہ داری تھی کہ گیس جب موجود ہو تو مہیا کرے جب کہ بیچنے والے پر لازم تھا کہ وہ RFO ایندھن مہیا کرے۔ اس حوالے سے ٹیکنو انجینئرنگ سروسز پرائیویٹ لمبیڈ کے تفصیلی ڈیزائن W & S50MC-C7MN B & GE اور میسرز پاکستان پاور ریسورسز پیرن گھبیب ملتان (net) 192MW کے مطابق تھا جو کہ GE گیس ٹربائیں پر RFO اور گیس ایندھن پر چلتا ہو، اور خاص کمپنی کا بنانا ہو۔ اور یہ نمونہ خریدار کے لئے قابل قبول ہو۔ ان تجاویز کو ایک Evaluation Committee نے جانچا، جس نے 11-12-07 کی اپنی رپورٹ میں یہ ٹھیک آپشن نمبر (1) میسرز ٹیکنو انجینئرنگ سروسز پرائیویٹ لمبیڈ کو دینے کی منظوری دی۔ بولیوں کی جانچ پڑتاں کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے اپنی 08-01-04 کی رپورٹ میں بتایا کہ تینوں بولیاں معاشی طور پر غیر مستحکم تھیں کیونکہ یہ تیس ملین ڈالر مالیت کی شرط پر پورا نہ اترتی تھیں۔ دوبارہ بلانے پر میسرز ٹیکنو انجینئرنگ سروسز اور میسرز

پاکستان پاور لیسور سرز سے بھی تجاویزی گئیں۔ 08-03-17 کو پیپکو کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے یہ پراجیکٹ اس طرح دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز دی:-

سماں ہوال، سیالکوٹ 150MW RPP

پیراں غائب، ملتان 192 MW

24-03-08 کو میسرز انجینئرنگ سرویز پرائیویٹ لمبیڈ اور میسرز پاکستان پاور سرویز کو Award کے خط جاری کئے گے۔ فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان RSCs سائن کئے گے۔ بعد ازاں، 10-09-14 کو پیراں گھیپ پر RPP سائن کیا گیا۔ ان کااغذات میں سے کچھ اقتباس CMA 3992/11 میں بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے:-

”4۔ پراجیکٹ کی باقاعدہ منظوری

1۔ 14 ستمبر 2010 کو وزارت پانی و بجلی میں ہونے والے منٹس آف میٹنگ (vi) 5 کے مطابق ملتان پاور پلانٹ شروع کرنے کی باقاعدہ منظوری دی گئی۔ ”جس کا دار و مدار CPGCL اور سپانسر کے درمیان باہمی منظوری کی شرط پر تھا۔“

2۔ اس کی مکمل تکمیل میں، PPR نے ایڈوانس ادا شدہ گارنٹی کی واپسی، پرفارمنس گارنٹی اور -771، 1001 امریکی ڈالر کی رقم کی واپسی (a) پراجیکٹ انجینئرنگ پر 451,746 امریکی ڈالر کی قیمت (b) پرفارمنس گارنٹی چار جزو پر 15328 امریکی ڈالر (c) ایڈوانس پے منٹ گارنٹی پر -77143 امریکی ڈالر (d) ایڈوانس گارنٹی چار جزو کے زمرے میں 267,494 امریکی ڈالر پر سودا اور (e) بینک اسلامی کو 200,000 امریکی ڈالر کی ادا شدہ رقم اور انتظامی فیس کی تجاویز دیں۔

44۔ مزید براں اس ٹھیکی کو میسرز ٹھیکنونجینئرنگ سرویز (بولی کنندہ) اور NGPCL کے درمیان دستخط کیا گیا جو کہ بجلی بنانے کا انسنس رکھتے تھے۔ اگرچہ بجلی مہبیا کرنے کے لئے بولیاں نہ لی گئیں۔ جب کہ، ایک ٹھیکہ باہمی دستاویز ہونے کے طور پر، جس پر فریقین کے درمیان، جن میں سے ایک پیش کرنے اور دوسرا قبول کرنے والا ہو کو تحریر میں لانا چاہیئے تھا، تاکہ اس پر بعد ازاں قانون کے مطابق عمل کیا جاسکے، یا وہ جنہوں نے ایک خاص کام کرنے کی پیشکش کی اور قبول کر لی۔ اس حوالے سے Contract Act, 1872 کے سلکیشن (g) 2 کا حوالہ دیا جا سکتا ہے، جو بتانا ہے کہ ایسا معائدہ جس پر قانون کے مطابق عملدرآمد کرایا جاسکے۔ ”Contract“ کہلاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقت میں پیراں گھیپ کا پراجیکٹ بغیر منظوری کے بنایا گیا، لیکن بعد میں اس طرح کے اقدامات کئے گئے کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ ICB کی بنیاد پر ایک منظور شدہ پراجیکٹ تھا۔ یہاں لفظ ”Unsolicited“ استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کمپنیوں کے ساتھ Contract کرتے وقت PPR، 2004 پر عمل در آمد نہیں کیا گیا۔ اس طرح ICB کی شرائط مکمل نہ کی گئیں۔

ٹھیکہ دیتے وقت مندرجہ ذیل بے ضابطگیاں بھی کی گئیں:-

- 1- اشتہار پلک پر کیور منٹ رولز، 2004ء کے روپ 12 کے منافی تھا جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:-
- جیسا کہ اخراجی کے ریگو لیشن میں بتایا گیا ہے کہ اخراجی کی ویب سائٹ پر اشتہار وقتانہ دیا گیا۔
  - ii- PEPCO کی ویب سائٹ پر اشتہار نہ دیا گیا۔
- 2- بغیر کسی اشتہار اور بولی کے، اصل RPP، 250-300MV ملتان، دو مختلف سائٹوں میں تقسیم کیا گیا۔ جن میں ایک پیرن گھیب ملتان اور دوسرا ساہوال، سیالکوٹ میں واقع ہے۔
- 3- ریٹیل سروسز کنٹریکٹ (ساہوال، ملتان) کے سیکشن (a) 4.S کے مطابق، جو کہ NPGCL اور ٹینکو انجینئرنگ سروسز لمبیڈ کے درمیان کیا گیا، فروخت کنندہ، ٹھیکے کی کل رقم کا سات فیصد ایڈوانس لینے کا مجاز تھا، جب کہ 11-06-09 کو ایک ترمیم کے ذریعے ایک بڑی تبدیلی لائی گئی جس سے یہ رقم بڑھا کر چودہ فیصد کر دی گئی۔ اسی طرح اضافی سات فیصد ایڈوانس رقم میسرز پاکستان پاورسیورسز (پیرن گھیب، ملتان) کو ادا کی گئی۔
- 4- جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ سیکشن (a) 4.5 کے مطابق، فروخت کنندہ ٹھیکے کی کل رقم کا سات فیصد ایڈوانس لینے اور ریٹیل سروسز کنٹریکٹ کے تحت بینکنگ گارنٹی ادا کرنے کے تیس دن بعد سے جو کہ کرشل آپریشن کی تعین کردہ تاریخ کے بعد سے مجاز تھا۔ پوری ریٹیل ٹرم کے لئے صرف تیس دن کی بینک گارنٹی اسی لئے ناقابلی ہے کیونکہ فروخت کنندہ کی نادہندگی کی صورت میں خریدار صرف وہ سات فیصد رقم لے سکتا ہے جو کہ فروخت کنندہ نے بینک گارنٹی کی صورت میں جمع کرائی ہے۔ تعین شدہ آپریشنل تاریخ کے تیس دن بعد سے، خریدار کوئی رقم نہیں لے سکتا کیونکہ بینک گارنٹی موجود نہ ہے۔
- 5- سیکشن (C) 4.5 جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ مطابق خریدار ایک ناقابل تنسیخ Letter of Credit کے برابر ہو کو دینے کا پابند تھا، جب کہ 24-11-09 کی ترمیم نمبر دو کے تحت SBLC کو حکومت پاکستان کی گارنٹی سے اس مقصد کے لئے تبدیل کیا گیا تاکہ فروخت کنندہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔
- 6- LOA اور کنٹریکٹ کے مطابق، COD سے پہلے فروخت کنندہ کو سات فیصد پیشگی ادا بینگی کی گئی۔ ٹینکو ای سروسز لمبیڈ، ساہوال کے کیس میں، سات فیصد ایڈوانس رقم 11,550,000 امریکی ڈالر بنیتی ہے۔ اور PPR پیرن گھیب، ملتان کیس میں یہ رقم 14,584,990 امریکی ڈالر بنیتی ہے۔ بینک گارنٹیاں رقم کی ادا بینگی سے پہلے حاصل کر لی گئیں۔ یہ اشتہار کی شرائط پر پورا نہیں اترتی تھی۔ اسی طرح، فروخت کنندہ کے حق میں تیار "Letter of Credit" بھی اشتہار کے مطابق نہ تھا۔
- 7- 1997 کے ایکٹ کے مطابق، بولی دہنڈہ ٹینکو ای پاور اور PPRs بھلی بنانے کے لائنس حاصل کرنے کے پابند تھے، لیکن یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ لائنس خریدار حاصل کرے گا۔ یہ ذہن میں رکھا جائے کہ جہاں تک Capacity Charges کی بات ہے، تو ان کا تعین بولیوں کی بنیاد پر کیا گیا اور اگر

اس میں کوئی مقابلہ نہ تھا تو پھر مشین کی کارکردگی کو جانے بغیر اس کو خارج از امکان نہیں قرار دیا جا سکتا کہ غالباً Capacity Charges بلند ترین ہیں، اگرچہ، 09-04-13 کے NEPRA کے خط میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی زندگی دس سال سے زیادہ نہ ہو۔

45. پیران گھب کے ریٹل پاور معابرہ پر مستحکم کرنے کے علاوہ یہ حقیقت ہے کہ منصوبہ جات کے ساتھ متعلقہ حکام نے غفلت سے برتابہ کیا جس سے قومی خزانے کو بہت زیادہ نقصان ہوا، غیر ضروری کرائے کے بجائی گھروں کے منصوبہ جات کے بارے میں تفصیلی بحث بعد میں ہو گی لیکن ان کرائے کے بجائی گھروں کے منصوبہ جات کا معاملہ کرنے سے ظاہر ہوا ہے کہ کس طرح PEPCO اور NPGCL نے اپنی اختیارات اور دائرہ اختیار کو مذکور کے بغیر سلوک کیا جس سے نتیجتاً شہریوں پر انفرادی اور اجتماعی طور پر اخراجات کا بوجھ پڑا۔

### (3) نشاط آباد / سمندری روڈ فیصل آباد

46. نشاط آباد فیصل آباد میں 50 میگاوات ریٹل پاور پراجیکٹ لگانے کے لیے (NPGCL) نادران پاور جزیشن کمپنی لمیڈ نے شروع میں دو سال قبل توسعی مزید ایک سال کے لیے مورخہ 11.10.2007 کو اشتہار دیا اس میں الہیت کا معیار درج تھا کہ جس نے اسی طرح کے ریٹل پاور سہولیات کم از کم تین جگہوں پر جس کی مالیت 30 ملین امریکن ڈالر سے کم نہ ہو (پچھلے تین سالوں میں) مہیا کی ہوں اشتہار کے مطابق یہ ضمانت دی جانی تھی کہ 88% RFO ایندھن (اوسط مدت کے دوران) کی فراہمی ہوا اور اس کے آغاز کی تاریخ 15.05.2008 بھی درج کی گئی تھی۔

47. تصحیح اشتہار مورخہ 24.10.2007 کے ذریعے الہیت کے معیار میں درج "اسی طرح کے ریٹل پاور کی سہولیات کم از کم تین جگہوں" پر فراہمی کے تجربے کی شرط اشتہار مورخہ 11.10.2007 حذف کر دی گئی تھی۔ تصحیح اشتہار مورخہ 29.10.2007 بولی جمع کرنے / کھولنے کی تاریخ میں توسعی 07.11.2007 تک کی گئی۔ حکم نامہ اشتہار مورخہ 03.11.2007 اور تصحیح اشتہار مورخہ 04.11.2007 کے تحت بولی جمع کروانے اور کھولنے کی تاریخ میں توسعی 21.11.2007 تک کی گئی تھی۔ ان اشتہارات کے جواب میں 20 پارٹیوں نے (Supply of SSA sample) فراہم کرنے کے لیے درخواستیں دیں جو فراہم کی گئی۔ مگر درج زیل تین پارٹیوں نے اپنی بولیاں جمع کروائیں:-

(الف) میسرز ٹیکنوا جینینگ (پرائیویٹ) لمیڈ، اسلام آباد۔

- (ب) میسرز پروگاس پاکستان لمبیڈ، کراچی اور  
 (پ) میسرز پاکستان پاور، رسورسز لاہور۔

تجزیاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ مورخہ 01.01.2008 کو دی جس میں مندرجہ ذیل سفارشات دی گئی تھیں:-

- ☆ تجزیاتی معیار کی بنیاد پر میسرز ٹیکنونجینیر نگ سروسز (پرائیوٹ) لمبیڈ کی طرف سے دی گئی بولی جسے Option -I (MAN B&W) مجموعی محصولات RFO اینڈ چن، معہدہ کی کل قیمت کرایہ کے اخراجات اور Fuel cost component کی بنیاد پر کم تر ہے۔
- ☆ کل محصولات اور کرائے کے اخراجات تین اور چار سالوں کے لیے ایک ہی رہیں گے۔ اس لیے تین سال کرائے کی مدت کی جاتی ہے جسے PEPCO پاور کی ضرورت کے مطابق چوتھے سال تک توسعی دی جائے گی۔
- ☆ مندرجہ بالا محصولات کے اجزاء کا تعین ضمانت کی فرائی کی بنیاد پر کیا گیا ہے جبکہ RFO عمل پر پلانٹ کے عضراً یک سال تک 60% کی توقع ہے۔
- ☆ تمام بولی دہنڈاں کم از کم حد 30 ملین امریکن ڈالر کی شرط پر پورا نہیں اترتے۔
- ☆ بولی دہنڈہ کو کہا جائے کہ 15.05.2008 تک تجارتی عمل مکمل کرے بصورت دیگر کرائے کی مدت کم کی جائے گی۔
- ☆ بولی دہنڈہ کی نشاط آباد فیصل آباد سے ایمن آباد گوجرانوالہ جگہ کی تبدیلی کے بارے تجویز پر غور کیا جائے کیونکہ اس سے مجموعی معہدہ کی قیمت میں 1.93 فی صد بچت ہو گی کیونکہ گوجرانوالہ ایجن میں بھی بھلی کی ضرورت ہے۔
- ☆ تجویز شدہ جگہ ایمن آباد گوجرانوالہ پر 132 KV ولٹیج کی سطح کا جس کی وسعت 150 MW پیدوار کی گنجائش ہو مندرجہ بالا کیمشٹ معہدہ کی قیمت پر Rental Services Contract کے ایوارڈ کی سفارش کی جاتی ہے۔
- میسرز ٹیکنونجینیر نگ سروسز (پرائیوٹ) لمبیڈ کو مورخہ 22.01.2008 ایوارڈ کا خط (LOA) جاری کیا گیا اور ترمیم شدہ LOA 22.01.2008 کو جاری کیا گیا۔ فروخت کنندہ کو Advance ادائیگی کی ضمانتیں فرائیم کر دی گئیں، جن کو مزید مدت تک علیحدہ ترمیم کے ذریعے بڑھا دیا گیا Sample rent Agreement میں ترمیم اور معہدہ کو دستخط کرنے کے اختیار کی منظوری 14.02.2008 کو حاصل کی گئی، 14.02.2008 تک مختص جگہ نشاط آباد فیصل آباد درج کیا گیا تھا۔ جب کہ 14.02.2008 کو پہلی مرتبہ Sample rent agreement

اور معاهدہ کو دستخط کرنے کے اختیار کے بارے میں منظوری کے بعد سمندری روڈ فیصل آباد، درج کیا گیا، ADB آڈٹ رپورٹ کو زیر بحث لاتے ہوئے یہ منصوبہ کا کابینہ سے منظور ہوا تھا۔

#### KARKEY KARADENIZ ELEKTRIK (4)

48۔ کراچی کے نزدیک 200 MW مجموعی پیداوار کے کرائے کے بجائی گھر لگانے کے لیے PPIB کے جاری شدہ ICB لائعمل کے مطابق 17.05.2008 کو اشتہار جاری کیا گیا۔ دو بولی دہندگان جن کے نام

Walters Power International اور Karkey Karadeniz Elektrik Uretim A.S ہیں RFP کی شرائط پر پورے اترے۔ مخصوصات (Tariff) کا تین 21.10.2008 کو ہوا۔ RSC مورخہ 05.12.2008 کو دستخط ہوا اور US\$ 79.05 Million کی قبل از وقت ادائیگی 12.05.2009 کو کی گئی اصلی COD کی تاریخ 14.08.2009 مقرر کی گئی جو پہلے 08.12.2009 اور پھر 07.04.2010 بدل دی گئی مگر چونکہ RSC موثر نہیں ہوا تھا اس لیے کسی بھی پارٹی پر حقوق و فرائض عائد نہیں ہوتے تھے۔ پانچ سال کی مدت کے لیے RSC ترمیم شدہ 23.04.2010 کو دستخط کیا گیا تھا۔

49۔ PPIB کی طرف سے طبی بولی دہندگان بذریعہ اشتہارات کے مطابق بولی دہندگان کے لیے ضروری تھا کہ وہ کرائے کے اخراجات اور Fuel cost Component انجی کی حوالگی کے وقت ایندھن کی قیمت کے مطابق درج کریں۔ حوالے کے طور پر اشتہار مورخہ 20.05.2010 جس کے تحت Karkey Karadeniz کو معہدہ تقویظ کیا گیا اس کا متعلقہ حصہ ہو۔ ہوئے درج کیا گیا ہے۔

#### "Venture into Secure, Profitable & Promising Power Sector of Pakistan INVITATION FOR BIDS

#### 1200 MW Fast Track Private Power Projects

##### "Package B:

Rental Power Project(s) of 200 MW cumulative capacity near Karachi.

##### Capacity:

Rental power project(s) including barge-mounted plants of 200 MW cumulative power generation capacity can be offered by the bidder(s). One or more project proposals/bids will be considered, until the limit of 200 MW is attained.

**Fuel/Type:**

The bidders may offer projects of any multiple fuel (Residual Fuel Oil/Gas/Liquified Natural Gas/Liquified Petroleum Gas), technology and type.

**Near Karachi Site:**

**Project commissioning:**

Project(s) are required to be operational within six (06) months from issuance of Letter of Award (LOA).

**Term of Project(s):**

The term of the project(s) would be 3-5 years.

**Project Agreement:**

The project agreement/contract for these projects would be in accordance with those earlier executed by PEPCO for Rental Projects.

**Evaluation Criteria:**

For evaluation of bids and award under this package, similar approach as that for Package-A would be followed, until cumulative capacity of 200 MW is reached.

**Bidding Process Roadmap:**

"The interested party/parties will be registered with PPIB after paying US\$ 100 (or Pak Rs. 7000) for each Package and purchase Request for Proposal (RFP) after making a non-refundable payment of US\$ 2,000 (Pak Rs.140,000) for each Project. The registration process and sale of RFP will be completed from 20th May to 19th June 2008.

"The interested party/parties will submit complete bid in accordance with the RFP along with a refundable Bid Bond @ US\$ 1,000 per megawatt (MW) of proposed Gross (ISO) Capacity of the Project and

non-refundable bid evaluation fee of US\$ 20,000.

"Payments to be made through Demand Draft/Pay Order drawn in favour of PPIB, payable at a bank branch in Islamabad Pakistan or through wire transfer.

"PPIB reserves the right to reject any or all bids without assigning any reason thereof."

بولي دهنگان نے کرایہ کے اخراجات اور Fuel cost component کے بارے میں اپنی بولیاں فارمز XII/XIII پر دیں۔ اس سلسلے میں فارمز XII & XIII M/s Karkey کی طرف سے گئے حصوں کو نیچے ہو بہ درج کیا گیا ہے:-

#### "ANNEX - B

Attachment 12 to the Bid Letter

Proforma XII

Bidder's Offered Reference Tariff Table

Rental Power Project

Reference Tariff Table for Ranking Purpose

Fuel Year

Rental Rate      (¢ per kWh) x 1.2

Total      (¢ per kWh)

(¢ per kWh)

18,6288	6,3500	10,2323 x 1.2	1.
---------	--------	---------------	----

18,6288	6,3500	10,2323 x 1.2	2.
---------	--------	---------------	----

18,6288	6,3500	10,2323 x 1.2	3.
---------	--------	---------------	----

18,6288	6,3500	10,2323 x 1.2	4.
---------	--------	---------------	----

18,6288	6,3500	10,2323 x 1.2	5.
---------	--------	---------------	----

Note:

1. The calculation of Fuel Cost Component and Rental Rate will be

made according to the Proforma XIII

2. For conversion of Fuel Cost Component from Pak Rs. To US Cents,  
the conversion rate of 1 US\$ = 62 Pak Rs. Shall be used."

"Attachment 13 to the Bid Letter

### Proforma XIII

Pricing - Lump Sum Rental Charges, Rental Rate and Reference Fuel Cost Component

a) Pricing - Lump Sum Rental Charges for 60 Months Rental Term.

Year	Fuel (per kWh) x 1.2	Rental Rate ( per KWh)	Total (per kWh)
1.	$10,2323 \times 1.2$	6,3500	18,6288
2.	$10,2323 \times 1.2$	6,3500	18,6288
3.	$10,2323 \times 1.2$	6,3500	18,6288
4.	$10,2323 \times 1.2$	6,3500	18,6288
5.	$10,2323 \times 1.2$	6,3500	18,6288

نوت:

-1 Rental Rate اور Fuel Cost Component کا حساب پروفارما XIII کے تحت ہوگا۔

-2 Fuel Cost Compoenent کا امریکی سینٹ میں بدلنے کیلئے، ایک ڈالر کا ریٹ پاکستانی 62 روپے تک ہوگا۔

"Attachment 13 to the Bid Letter

### Proforma XIII

قیمت کی تعیناتی - یکمیشٹ کراہی جاتی اخراجات - شرح کراہی اور Reference Fuel Cost Component

یکمشت کرائے کی قیمت برائے 60 ماہ نیٹل ٹرم۔ (a)

<b>Description</b>	<b>Duration (Months)</b>	<b>Lump Sum Rental Charges (US\$)</b>
<i>Rental Services of the Equipment including but not limited to SELLERS'S responsibilities mentioned in the Rental Services Contract: Transport to/from Company Site Mobilization and demobilization Installation and commissioning Operation and maintenance.</i>	60 Months (as per applicable Rental Term)	\$ 599,575,966,20 (US Dollars Five Hundred Ninety-nine Million Five Hundred Seventy Five Thousand Nine Hundred Sixty-six and twenty cents only)

#### b) Rental Rate

The Rental Rate 6,3500 US Cents/kWh based on the Lump Sum Rental Charges given in the Table above is calculated using the following formula:

$$\text{Rental Rate (Cents/kWh)} =$$

$$\frac{\text{Lump Sum Rental Charges in US Dollars} \times 100}{\text{Net Capacity in MW} \times 1000 \times \text{Rental Term in years} \times \text{number of hours in year} \times \text{Guaranteed Availability}}$$

Where:

Net Capacity of Rental Plant: 231.8 MW (net) at Mean Site Conditions

Guaranteed Available of Equipment: 93%

No. of Hours in a year: 8760"

50۔ تو انلی Per kwh کی ترسیل کی قیمت ریفرنس value پر مخصوص ہے۔ یہاں یہ بیان کرنا بہت ضروری ہے کہ خریدار ہمیشہ ایسا پلانٹ حاصل کرنا چاہتا ہے جو زیادہ بھلی پیدا کر سکے۔ ظاہری طور پر یہاں قیمت کا انحصار خیالی طور پر لگایا گیا ہے کیونکہ بولی کے کاغذات جمع کرواتے وقت کوئی منصوبہ موجود نہیں تھا۔ چنانچہ بولی دینے والوں کے درمیان کوئی مقابلہ نہ تھا۔ کیونکہ مقابلہ تب ہی ممکن ہے جب خریدار ایک معین قیمت لگائے اور پلانٹ کی بناؤٹ، ماؤل اور اس کی زندگی کے

بارے میں بتائے۔ ان حالات میں، NEPRA نے خط مئورخہ 13/04/2009 کے ذریعے جو کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے مطلع کیا کہ ایسے تمام پلانٹس جو کہ 10 سالوں سے زیادہ پرانے ہیں یا 60,000 آپرینگ گھنٹے مکمل کرچکے ہیں قابل قبول نہیں ہوں گے۔

## 5۔ خلیج، گوجرانوالہ اور Independent Power (pvt.) LTD گوجرہ فیصل آباد

51۔ پاکستان میں کسی بھی جگہ IPP 100 MW RPP 50 سے زیادہ لگانے کیلئے PPIB نے ایک اشتہار مئورخہ 26/09/2008 جاری کیا۔ اس میں کسی جگہ پر بھی معین شرائط جیسا کہ قابلیت، ایندھن کی قسم، پلانٹ کی تیکنالوژی وغیرہ کا ذکر نہیں تھا۔ اس اشتہار کے جواب میں درج ذیل کمپنیوں نے بولیاں دیں:

### (a) Alstom Power Rentals for 200 MW project near 220 KV

Ludewala - Sargodha Grid Station

### (b) Gulf Rental Power for 80.5 MW project adjacent to 132 Kv

Eminabad - Gujranwala Grid Station

### (c) Independent Power Pvt. Ltd. for 220.97 MW project near 132 KV

Gojra - Faisalabad Grid Station

PPIB نے اپنی میئنگ جو کہ مئورخہ 20-12-2008 کو ہوئی خلیج کو (LOA) دیا۔ NEPRA نے خلیج کا ٹیرف مئورخہ 13/04/2009 کو منظور کیا۔ پیشگی ادائیگی ضمانت فروخت کرنے والے کو دی گئی اور پیشگی ادائیگی مئورخہ 19/09/2009 کو کی گئی۔ اصل Commercial Operation Date (COD) مئورخہ 31-12-2009 کو تھی جو کہ دوبارہ غور کے بعد 29-04-2010 کو رکھی گئی اور اسی دن منصوبہ شروع کرنے کا کہا گیا۔

52۔ منسٹری برائے پانی اور بجلی نے ایک خط مئورخہ 24-01-2009 کے تحت ایک سمری برائے خلیج، ICB کے ذریعے Fast Track Rental Power Project کے تحت تھی۔ نپرا نے اس کا جواب بذریعہ خط مئورخہ 18-02-2009 دیا۔ اس کے متعلقہ پیرا ہے درج ذیل ہیں:

”(iii) بہر حال، یہ محسوس کیا گیا ہے کہ IPPs کی طرف سے تسلی بخش جواب نہ دے ملنے کی وجہ سے، PPIB اور زیادہ کرائے کے بجلی گھروں کو قبول کر رہی ہے، جن کی خاصی کم پیداواری صلاحیتیں ہیں۔ چنانچہ NEPRA نے سفارشات دیں کہ:

(a) ایسے تمام بھلی کے کرائے گھر جو کہ خام تیل کے ذریعے کم بھلی کی پیداوار دیں ان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ موجودہ اجازت محدود وقت کیلئے ہونی چاہئے اور سسٹم میں مزید اجازت analysis of life-cycle investment the projects کے ذریعے ہونی چاہئے۔

(b) RFP کو مستقبل میں بڑھانے اور IPPs ICB کے ذریعے شامل کرنے کیلئے ریگولیٹر کو ساتھ رکھنا چاہئے۔

(c) بولیوں کو جانچنے کے دوران NEPRA کا پہلے سے طے شدہ ٹیف بنانے کا طریقہ ریفس کے طور پر دیکھنا چاہئے۔

53۔ PPIB نے بذریعہ خط مسورخہ 24-01-2009 RPPs کو مستحق بولی دہنگان قرار دیا جو کہ ICB کے ذریعے پہنچ اور یہ کہا کہ وہ NEPRA سے رابط کریں تاکہ منظور شدہ ٹیف تسلیم کیا جائے۔ وزارت برائے پانی اور بجلی نے بذریعہ خط مسورخہ 20-02-2009 کو NEPRA سے کہا کہ وہ منظور شدہ ٹیف منظور کرے۔ اتحاری نے یہ محسوس کیا کہ:

(i) ملک میں بھلی کی شدید کمی ہے اور Fast Track Projects کو منظور کیا جانا چاہئے اور وزارت برائے پانی اور بجلی کی کوششوں کی حمایت کی۔

(ii) IPPs کی طرف سے بولیوں کے عمل میں مناسب جواب نہ ملنے کی وجہ سے PPIB کو مزید کرائے کے بھلی گھروں کو منظور کرنا پڑا جن کی کارکردگی خاص نہ تھی۔

(iii) GOP کی طرف سے Rental Tarrif کو منظور کرنا لیکن موجود کیس میں انکار، بھلی کی زیادتی میں تاخیر کا سبب ہے اور نجی سرمایہ داروں کے لئے حوصلہ شکنی کا موجب ہے۔

ان کرائے کے گھروں کی منظوری دیتے ہوئے NEPRA نے مسورخہ 13-04-2009 کو یہ کہا کہ اگرچہ NEPRA ان ٹیف کو جو کہ بولی کے مقابلے میں آئے ہیں نظر ثانی نہیں کر سکتی، لیکن اتحاری کو مزید Section 31(2)(a),(c)&(d) of the NEPRA Act سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ

Consumers کو اجارہ داری کی قیمتوں سے بچائے، اور لائنسوں کے معاملات میں بہتری لائے اور اپنی سروں بہتر بنائے اور Electric Power Industry میں معاشری صلاحیت کی حوصلہ افزائی کرے۔ چنانچہ موجودہ ٹیرف کو منظور کرتے ہوئے NEPRA نے بذریعہ خط مئورخہ 13-04-2009 کو سفارشات دیں کہ مستقبل میں:

- (i) کرائے کے بھلی گھر جو کہ خام تیل پر کم پیداوار دیتے ہیں ان کی حوصلہ لشکنی کی جائے۔ یا ایندھن کی قیمت کی وجہ سے زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ٹیرف میں بہت اہم ہے۔
- (ii) ICB کو شروع کرنے سے پہلے، RFP کو NEPRA سے منظور کرایا جائے۔
- (iii) بولیوں کی جانچ پڑتاں کے دوران NEPRA کا پہلے سے منظور کیا گیا ٹیرف سامنے رکھا جائے۔
- (iv) ایسے کرائے کے بھلی گھر جو کہ 10 سال سے پرانے ہیں یا 60,000 آپریٹنگ آورز پورے کرچے ہیں کو منظور نہ کیا جائے۔

GENCO کے مطابق، IPL، RSC کے ساتھ منظور نہ کی گئی اور کیبینٹ کے فیصلے مئورخہ 27-01-2010 کے تحت یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا۔

54۔ مندرجہ بالا حقائق کے مطابعہ سے یہ واضح ہے کہ کثیریکٹ دینے میں مندرجہ ذیل سنگین بے قاعدگیاں کی گئیں:

- (i) اشتہار میں صلاحیت، ایندھن کی قسم، پلانٹ کی ٹیکنالوجی، جگہ / سائنس وغیرہ کے متعلق کوئی مخصوص شرائط مہیا نہیں کی گئیں۔ بولی دہنڈہ نے پیپکو کے تعاون سے جگہ / سائنس کوختی شکل دینی تھی، منصوبہ کو خط کے اجراء سے 6 سے 8 ماہ میں کمل کرنا تھا۔
- (ii) الہیت کا معیار، جیسا کہ PRPCO کے اشتہارات میں فراہم کیا جاتا ہے جیسے 3 ماہ کا اس طرح کا تجربہ اور 30 ملین امریکی ڈالر کی مالیت سے کم نہ ہو (پچھلے 3 سالوں سے) مہیا نہ کیا گیا۔
- (iii) فروخت کنندہ معابرے کی یکمشت قیمت کا 7% پیشگی لینے کا اہل تھا۔ تاہم ایک بڑی تبدیلی کی گئی اور اضافی 7% لگف ریٹائل پاؤر کو پیشگی میں دے دیا گیا۔
- (iv) مذکورہ بالا شق (a) کے مطابق، فروخت کنندہ بnk کی ضمانت فراہم کرنے پر جو کہ تجارتی ہدف کی تکمیل کے بعد 30 دنوں کے لئے لاگو ہے، ریٹائل کی خدمات کے معابرے کیلئے کم سے کم یکمشت کا 7% پیشگی لینے کا اہل تھا۔ صرف 30 دنوں کیلئے بینک ضمانت کی شرط پورے زرگان کی مدت کیلئے نامعقول ہے کیونکہ فروخت کنندہ سے کوتاہی کی صورت میں خریدار اس مالیت کے

7% حاصل کر سکتا تھا جو فروخت کننده نے بینک کی گارنٹی کے طور پر جمع کرائی ہے۔ حدف کی تیگیل کے 30 دن گزرنے کے بعد خریدار کچھ رقم وصول نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس کیلئے بینک ضمانت نہ تھی۔

(v) مذکورہ بالاشق 4.5 کی جزو (C) کے مطابق خریدار پابند تھا کہ وہ فروخت کننده کو 36 ماہانہ زرگان کی خدمات کی فیس کی ادائیگی کے برابر قسم کا ناقابل منسوب وصولی کا خط فراہم کرے تاہم ترمیم نمبر 2 مئورخہ 24-11-2009 کے ذریعے فروخت کننده کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچاے کیلئے SBLIC کو حکومت پاکستان کی ضمانت سے تبدیل کر دیا گیا۔

(vi) نرخ کا تعین مئورخہ 13-04-2009 کو ہوا اور 7% پیشگی ادائیگی 11.9 ملین امریکی ڈالر مئورخہ 19-02-2009 کو ہوئی تھی جو COD سے پہلے کی گئی۔

(vii) اصل کرشل آپریشن کی تاریخ مئورخہ 31-12-2009 تھی لیکن COD وہ حاصل نہ کر سکے جبکہ یہ مئورخہ 29-04-2009 کو دوبارہ نظر ثانی ہوا۔ جب COD یہ حاصل کر سکے۔

(viii) منصوبہ RFO پر جاری ہونا تھا اور NEPRA نے ہدایت کی کہ فرانس آئل پرینٹل پاور پراجیکٹ کی تنصیب جو کہ بہت کم تھرمل صلاحیت کی حامل ہو گئی کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔

(ix) رینٹل ٹیرف NEPRA کی جانب سے اس بنیاد پر منظور ہوا تھا کیونکہ نرخ ٹیرف پہلے ہی منظور کر لیا گیا تھا۔ اور منظوری سے انکار کی صورت میں اضافی بجلی کی مزید تاخیر کی صورت میں آئے گا اور نجی سرمایہ کاروں کو منفی اشارہ دے گا۔

## 6۔ رشمارائے ونڈ روڈ لاہور

55۔ درج بالا MW 50 لاگت کا رینٹل پاور پراجیکٹ کی کسی جگہ تنصیب کیلئے PEPCO کے ساتھ تعاون کے ذریعے ہوتی کیا جائے۔ PPAIB کی جانب سے ICB کے طریقہ کار کو مدد نظر رکھتے ہوئے اشتہار مئورخہ 23-12-2008 کو جاری کیا گیا۔ 10 بولی دہنده نے بولی میں حصہ لیا۔ جن میں سے 8 کے لئے ایو یلیو ایشن کمیٹی کی جانب سے سفارش کی گئی۔ کمیٹی نے یہ مشاہدہ کیا کہ وہاں ٹیرف ازrix کی کمی کیلئے خلاء موجود تھا۔ اس لئے پیش کئے گئے ٹیرف ازrix پر بولی دہنگان کے گفت و شنید ہو سکتی ہے۔ رشا پاور کی بولی مئورخہ 14-04-2009 کو منظور ہوئی۔ نرخ کا تعین مئورخہ 29-05-2009 کو ہوا۔ RSC نے مئورخہ 06-09-2009 کو مستخط کئے 55.27 ملین امریکی ڈالر کی پیشگی ادائیگی مئورخہ 03-10-2009 کو ہوئی۔ COD مئورخہ 31-12-2009 کو مقرر ہوا۔ جو کہ وصول نہ ہو سکا اس لئے پیشگی ادائیگی واپس ہو گئی۔ تاہم منصوبے نے جزوی COD وصولی کے بعد NEPRA سے اجازت حاصل کی لیکن متفقہ معابرے کی شرائط کے خلاف تھی۔

## RPPs کا دورانیہ ازندگی:

- 56۔ بقستی سے NEPRA کی طرف سے پاور پلانٹ کے دورانیہ کے ضمن میں ہدایات / شرائط پر سختی سے عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ مثال کے طور پر مشینری کی تنصیب نوڈ یو پر کی جائے۔ جسے گذو سے ہٹانے کی استدعا کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ طے شدہ تھا کہ یہ تسلیم کیا گیا کہ یہ 10 سال سے زائد پرانی ہے اسی طرح NEPRA نے ضروری اجازت دینے سے انکار کیا۔ بالکل اسی طرح کر کے پاور پلانٹ کے ضمن میں مسٹر محمد اکرم شخ Sr. ASC نے اندازہ لگایا کہ پلانٹ مشینری میں سے 60 فی صد مشینری بالکل نئی ہے۔ جبکہ 40 فیصد مشینری صرف 3 سال پرانی تھی۔ مزید برآں یہ کہ دلائل کے درمیان یہ نقطہ سامنے آیا کہ یہ مشینری 25 سال پرانی تھی۔ جبکہ مخدوم سید فیصل صالح حیات کی جانب سے یہ نقطہ عذر پیش کیا، جو درست ہے کہ تکنیکی قابلیت جو کہ درآمد شدہ پلانٹس کی خاصیت، معیار، کارکردگی اور مجموعی کارکردگی کا جائزہ / تعین کرے جو کہ عالمی معیار کے مطابق ہو۔

## Unit Cost PE KWH

- 57۔ یہ دیکھنے میں آیا کہ RPPs جو کہ RFO (Residual Fuel Oil) اور Gas کی بنیاد پر ہیں۔ جہاں تک RFO کا تعلق ہے اس کی قیمتیں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور بولی دہندگان کو یہ اجازت تھی کہ وہ PFO کیلئے ایندھن کی قیمت جو کہ Rs. 26,000 فی میٹر کٹ ٹن جو کہ کراچی کے باہر اور ملکی ذرائع آمد و رفت کی قیمت کے بغیر ہو، یہ کہ بولی دہندگان کو ملک میں ٹرانسپورٹ کے اخراجات کے بارے میں کام کرنا چاہئے۔ اور بولی میں اس غصر کی ایندھن کی قیمت پر حصہ لیں گے اور جگہ پر پہنچائیں گے۔ ایندھن کی قیمت Rs. 26,000 بعد (اندرونی نقل و حمل کے اخراجات) ہوگی۔ جبکہ اسی طرح ایندھن کی ایڈ جسٹمنٹ معاملہ کے مطابق ہوگی۔ اور تاہم اس کی وجہ سے پاور پلانٹ جو کہ RFO کی بنیاد ہوں گے۔ زیادہ قیمت پر بھلی پیدا کریں گے۔ مقدمے کے اس امر کا جائزہ لینے کیلئے ہم یہ بتاسکتے ہیں کہ مقدمے کی ساعت کے دوران موصول علیہاں کو طلب کیا گیا اور کہا گیا کہ وہ اس مقررہ وقت پر RPPs کو چلانے جانے کے ضمن میں تفصیل پیش کریں تاکہ یونٹ کاست فی KWH کا تعین ہو سکے۔ اس کے مطابق ہمارے دیکھنے کیلئے ایک نقشہ ریکارڈ میں رکھا گیا۔ جو کہ فی یونٹ کاست کو ظاہر کرتا ہے جو کہ حکومت کی طرف سے گلف، کر کے، رشما اور واٹر پاور (نوڈ یو-۱) کے ضمن میں وصول کی گئی، ہر ایک پاور یونٹ کی نقل درج ذیل ہے:

		Gulf Rental Power			Karkey Karadeniz				
		1	2						
i	<b>Contracted Capacity-MW</b>	<b>62</b>			<b>231.8</b>				
ii	<b>Contracted Availability-MW</b>		<b>92%</b>			<b>93%</b>			
iii	<b>Commercial Operation Date-COD</b>		<b>26.04.2010</b>			<b>13.4.2011</b>			
iv	<b>Guaranteed Net Electric Output-kWh, per Month of 30 Days</b>		<b>40,176,000</b>			<b>155,213,280</b>			
v	<b>Daily guaranteed Net Elect Output</b>		<b>1339,200</b>			<b>5,173,776</b>			
vi	<b>Total Rent for 5 Years-USD</b>		<b>85,000,000</b>			<b>564,640,043</b>			
vii	<b>Monthly Rent-USD</b>		<b>1,415,667</b>			<b>9,410,667</b>			
viii	<b>Daily Rent-USD (30.42 Days in Month)</b>		<b>46,570</b>			<b>309,358</b>			
ix	<b>Cents-Per kWh</b>		<b>3.4778 Rs- 3.03</b>			<b>5.98 Rs- 5.20</b>			
x	<b>RFO Price-Rs Per Kg (dated 11.10.11 applicable to nearest IPP and Genco) including transportation cost of each</b>		<b>68.00</b>			<b>61.66</b>			
xi	<b>xi RFO Consumption-per Kwh-grams</b>		<b>234.99</b>			<b>244.00</b>			
Days	Date	kWh	Rs	Rs	Rs	Rs	Rs		
		kWh	Rent-kWh	Fuel-kWh	Unit Cost-kWh	kWh	Rent-kWh	Fuel-kWh	Unit Cost-kWh
1	26.10.11	1,245,466	3.253	15.98	19.23	2,762,600	9.74	15.05	24.79
2	25.10.11	1,246,261	2.251	15.98	19.23	3,035,900	8.87	15.05	23.91
3	24.10.11	1,248,457	3.245	15.98	19.22	3625,000	7.42	15.05	22.47
4	23.10.11	1,105,938	3.664	15.98	19.64	<b>3,682,500</b>	<b>7.31</b>	<b>15.05</b>	<b>22.35</b>
5	22.10.11	<b>1,096,070</b>	<b>3.696</b>	<b>15.98</b>	<b>19.68</b>	3,398,800	7.92	15.05	22.96
6	21.10.11	1,197,786	3.383	15.98	19.36	2,102,400	12.80	15.05	27.85
7	20.10.11	1,229,730	3.295	15.98	19.27	1,698,600	15.84	15.05	30.89
8	19.10.11	1,1150,542	3.521	15.98	19.50	1,62,000	16.54	15.05	31.59
9	18.10.11	1,245,197	3.254	15.98	19.23	932,300	28.87	15.05	43.91
10	17.10.11	1,219,752	3.322	15.98	19.30	897,200	30.00	15.05	45.04
11	16.10.11	1,230,098	3.294	15.98	19.27	850,100	31.66	15.05	46.71
12	15.10.11	1,126,913	3.595	15.98	19.57	785,500	34.26	15.05	49.31
13	14.10.11	1,222,272	3.315	15.98	19.29	822,600	32.72	15.05	47.76
14	13.10.11	1,262,320	3.210	15.98	19.19	864,600	31.13	15.05	46.17
15	12.10.11	1,201,690	3.372	15.98	19.35	911,500	29.53	15.05	44.57
16	11.10.11	1,198,484	3.381	15.98	19.36	876,500	30.71	15.05	45.75
17	10.10.11	1,101,726	3.678	15.98	19.66	849,100	31.70	15.05	46.74
18	09.10.11	1,218,411	3.325	15.98	19.30	832,900	32.31	15.05	47.36
19	08.10.11	1,291,849	3.136	15.98	19.18	846,000	31.81	15.05	46.86
20	07.10.11	1,476,273	2.744	15.98	18.72	885,900	30.38	15.05	45.43
21	06.10.11	<b>1,479,693</b>	<b>2.738</b>	<b>15.98</b>	<b>18.72</b>	2,454,000	10.97	15.05	26.01

22	05.10.11	1,476,375	2.744	15.98	18.72	919,100	29.28	15.05	44.33
23	04.10.11	1,471,224	2.754	15.98	18.73	1,722,400	15.63	15.05	30.67
24	03.10.11	1,393,148	2.908	15.98	18.89	1,207,700	22.29	15.05	37.33
25	02.10.11	1,372,433	2.952	15.98	18.93	1,109,700	24.25	15.05	29.30
26	01.10.11	1,387,320	2.920	15.98	18.90	787,700	34.17	15.05	49.21
27	30.09.11	1,410,694	2.872	15.98	18.85	<b>714,300</b>	<b>37.68</b>	<b>15.05</b>	<b>52.72</b>
28	29.09.11	1,174,616	3.449	15.98	19.43	839,600	32.06	15.05	47.10
29	28.09.11	1,265,478	3.202	15.98	19.18	723,500	37.20	15.05	52.24
30	27.09.11	1,241,496	3.263	15.98	19.24	769,500	34.98	15.05	50.02

**37,987,712**

**43,534,500**

**Average- MW  
Produced**  
**Average-MW  
Required**

<b>52.76</b>
<b>52.76</b>

<b>60.45</b>
<b>215.57</b>

31	26.09.11	1,410,222	2.873	15.98	18.85	<b>793,700</b>	<b>33.91</b>	<b>15.05</b>	<b>48.95</b>
32	25.09.11	<b>1,473,520</b>	<b>2.750</b>	<b>15.98</b>	<b>18.73</b>	991,300	27.15	15.05	42.20
33	24.09.11	1,452,493	2.789	15.98	18.77	970,900	27.72	15.05	42.77
34	23.09.11	1,466,412	2.763	15.98	18.74	1,219,000	22.08	15.05	37.12
35	22.09.11	1,220,807	3.3188	15.98	19.30	918,600	29.30	15.05	44.34
36	21.09.11	1,278,875	3.168	15.98	19.15	907,900	29.64	15.05	44.69
37	20.09.11	1,270,950	3.188	15.98	19.17	1,244,100	21.63	15.05	36.68
38	19.09.11	1,263,907	3.206	15.98	19.18	1,153,200	23.34	15.05	38.38
39	18.09.11	1,332,039	3.042	15.98	19.02	1,328,200	20.26	15.05	35.31
40	17.09.11	1,266,455	3.199	15.98	19.18	1,354,700	19.87	15.05	34.91
41	16.09.11	1,131,801	3.580	15.98	19.56	,1,290,600	20.85	15.05	35.90
42	15.09.11	1,210,123	3.348	15.98	19.33	1,031,300	26.10	15.05	41.14
43	14.09.11	1,293,702	3.132	15.98	19.11	1,020,600	26.37	15.05	41.42
44	13.09.11	1,285,529	3.152	15.98	19.13	1,232,400	21.84	15.05	36.88
45	12.09.11	1,455,252	2.784	15.98	18.76	1,236,500	21.77	15.05	36.81
46	11.09.11	1,502,209	2.697	15.98	18.68	1,561,000	17.24	15.05	32.29
47	10.09.11	1,468,461	2.759	15.98	18.74	1,282,300	20.99	15.05	36.03
48	09.09.11	1,467,458	2.761	15.98	18.74	1,300,000	20.70	15.05	35.75
49	08.09.11	1,412,664	2.868	15.98	18.85	1,183,400	22.74	15.05	37.79
50	07.09.11	1,440,554	2.813	15.98	18.79	1,065,900	25.25	15.05	40.30
51	06.09.11	1,462,116	2.771	15.98	18.75	921,200	29.22	15.05	44.26
52	05.09.11	1,418,116	2.857	15.98	18.84	856,400	31.43	15.05	46.47
53	04.09.11	1,421,350	2.851	15.98	18.83	813,000	33.10	15.05	48.15
54	03.09.11	<b>1,146,095</b>	<b>3.535</b>	<b>15.98</b>	<b>19.51</b>	843,200	31.92	15.05	46.96
55	02.09.11	1,318,673	3.072	15.98	19.05	861,200	31.29	15.05	46.33
56	01.09.11	1,313,364	3.085	15.98	19.06	813,900	33.07	15.05	48.11
57	31.08.11	1,400,965	2.892	15.98	18.87	844,100	31.89	15.05	46.93
58	30.08.11	1,418,241	2.857	15.98	18.84	1329,800	20.24	15.05	35.28
59	29.08.11	1,375,102	2.946	15.98	18.93	1,684,800	15.97	15.05	31.02
60	26.09.11	1,457,481	2.780	15.98	18.76	<b>2,113,000</b>	<b>12.74</b>	<b>15.05</b>	<b>27.78</b>

**40,834,936**

**34,165,200**

**Average- MW  
Produced**  
**Average-MW  
Required**

<b>56.71</b>
<b>55.80</b>

<b>47.45</b>
<b>215.57</b>

**Assumption**

- 1- Exchange Rate **1USD=87**
- 2- **Average Days in a Month for the calculation of Rent in Cents** **30.42 Days**

	<b>Reshma Power</b>	<b>Water Power</b>
--	---------------------	--------------------

									<b>Naudero-I</b>
		<b>3</b>					<b>4</b>		
i.	Contracted Capacity-MW	201.3					51		
ii.	Contracted Availability-MW	90%					92%		
iii.	Commercial Operation Date-COD						14.7.2011		
iv.	Guaranteed Net Electric Output-kWh, Per Month of 30 Days	130442400					33782400		
v.	Daily Guaranteed Net Elect Output	4348080					1126080		
vi.	Total Rent for 5 Years-USD	394778489					80420000 NEPRA approved		
vii.	Monthly Rent-USD	6579641					1340333		
viii.	Daily Rent-USD (30.42 Days in Month)	216293					44061		
ix.	Cents-Per kWh	4.975 Rs-4.32					3.91 Rs-3.40 Vs RSA ~ 4.46/Rs-3.88		
x.	RFO Price-Rs Per Kg (Dated 11.10.11 applicable to nearest IPP and Genco) including transportation cost of each	65.86					447 Gas-SPS Faisalabad		
xi.	RFO Consumption-per kWh-grams	238.53					9949 BTU/kWh-Heat Rate		
Days	Date	kWh	Rs. kWh	Rs. kWh	Rs. kWh		Rs. kWh	Rs. kWh	Rs. kWh
1	26.10.11	1319664	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
2	25.10.11	501712	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
3	24.10.11	184657	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
4	23.10.11	478675	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
5	22.10.11	483842	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
6	21.10.11	414615	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
7	20.10.11	524012	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
8	19.10.11	608000	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
9	18.10.11	693000	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
10	17.10.11	618280	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
11	16.10.11	631310	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
12	15.10.11	852830	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
13	14.10.11	722340	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
14	13.10.11	677043	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305

15	12.10.11	780632	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
16	11.10.11	1032500	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
17	10.10.11	912000	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
18	09.10.11	519000	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
19	08.10.11	71000	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
20	07.10.11		0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
21	06.10.11	64190	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
22	05.10.11	25415	0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
23	04.10.11		0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
24	03.10.11		0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
25	02.10.11		0	15.71	15.71		383330 0	4.45	3833305
26	01.10.11		0	15.71	15.71	357585	10.72	4.45	15.17
27	30.09.11	88000	0	15.71	15.71	500451	7.66	4.45	12.11
28	29.09.11		0	15.71	15.71	427360	8.97	4.45	13.42
29	28.09.11	34812	0	15.71	15.71	475348	8.06	4.45	12.51
30	27.09.11		0	15.71	15.71	501588	7.64	4.45	12.09
		<b>122375</b>	<b>29</b>			<b>22623</b>			
	<b>Average MW-Produced</b>	<b>17.00</b>				<b>3.14</b>			
	<b>Average MW-Required</b>	<b>181.17</b>				<b>47</b>			
			Rs.	Rs.	Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
Days	Date	kWh	Rent-kWh	Fuel-kWh	Unit Cost-kWh	kWh	Rent-kWh	Fuel-kWh	Unit Cost-kWh
31	26.09.11		0	15.71	15.71	502584	7.63	4.45	12.07
32	25.09.11		0	15.71	15.71	329600	11.63	4.45	16.08
33	24.09.11		0	15.71	15.71	505900	7.58	4.45	12.02
34	23.09.11		0	15.71	15.71	505940	7.58	4.45	12.02
35	22.09.11		0	15.71	15.71	499614	7.67	4.45	12.12
36	21.09.11		0	15.71	15.71	505968	7.58	4.45	12.02
37	20.09.11		0	15.71	15.71	505604	7.58	4.45	12.03
38	19.09.11		0	15.71	15.71	500992	7.65	4.45	12.10
39	18.09.11	152000	0	15.71	15.71	500116	7.57	4.45	12.02
40	17.09.11		0	15.71	15.71	259308	14.78	4.45	12.23
41	16.09.11		0	15.71	15.71	506320	7.57	4.45	12.02
42	15.09.11	34000	0	15.71	15.71	382276	10.03	4.45	14.47
43	14.09.11		0	15.71	15.71	443744	8.64	4.45	13.09
44	13.09.11		0	15.71	15.71	506260	7.57	4.45	12.02
45	12.09.11		0	15.71	15.71	482388	7.95	4.45	12.39
46	11.09.11		0	15.71	15.71	484192	7.92	4.45	12.36
47	10.09.11		0	15.71	15.71	502372	7.63	4.45	12.08
48	09.09.11		0	15.71	15.71	323168	11.86	4.45	16.31
49	08.09.11		0	15.71	15.71	506080	7.57	4.45	12.02
50	07.09.11		0	15.71	15.71	506204	7.57	4.45	12.02
51	06.09.11		0	15.71	15.71	506094	7.57	4.45	12.02
52	05.09.11		0	15.71	15.71	412550	9.29	4.45	13.74
53	04.09.11		0	15.71	15.71	498544	7.69	4.45	12.14
54	03.09.11		0	15.71	15.71	505920	7.58	4.45	12.02
55	02.09.11		0	15.71	15.71	505920	7.58	4.45	12.02
56	01.09.11		0	15.71	15.71	505752	7.58	4.45	12.03

57	31.08.11		0	15.71	15.71	499174	7.68	4.45	12.13
58	30.08.11		0	15.71	15.71	331256	11.57	4.45	16.02
59	29.08.11		0	15.71	15.71		3833300	4.45	3833305
60	28.08.11		0	15.71	15.71		3833300	4.45	3833305
		<b>186000</b>				<b>13029 840</b>			
<b>Average MW-Produced</b>		<b>0.25</b>				<b>18</b>			
<b>Average MW-Required</b>		<b>181.17</b>				<b>47</b>			

**12423529 Saving      Rs.53.669 M**

درج بالا چارت / نقشہ کے ملاحظہ سے جو کہ بھلی کی یونٹ کا سٹ کاسٹ فنی Wh کو کہ RPPs سے خریدا، حاصل کی گئی، بہت زیادہ پائی گئی اور درج بالا RPPs سے جو بھلی پیدا ہوئی وہ NTDC کو منتقل کی گئی جو کہ اس کی آگے صارفین کو سپلائی کی ذمہ دار تھی۔ بعد ازاں لگت میں اضافہ کے ساتھ اور آگے منتقلی اور ڈسپیچ کر کے کی لگت کے ساتھ۔

58۔ رشمہ پروجیکٹ کی طرف سے وکیل نے کہا کہ پروجیکٹ دستخط کرنے کے بعد معاملہ کا بینہ کے سامنے زیر غور ہے کہ وہ سپانسرز کو اجازت دیں تاکہ پروجیکٹ کو شروع کیا جاسکے کیونکہ کمپنی نے اب تک اس میں بڑی انوسٹمنٹ کر رکھی ہے اور پلانٹ بغیر کسی ایندھن کی قیمت کے بھی پیدا کر رہا ہے۔

تاہم یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ ہمیں ریٹائل پاور پروجیکٹ کے کیس کا فیصلہ کرتے ہوئے بڑے اصولوں کو مدد نظر رکھنا ہو گا کہ رشمہ پروجیکٹ کے معاملے میں کچھ قانونی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں جس بنیاد پر یہ فیصلہ کرنا ممکن نہیں کہ معابدہ شفاف طریقہ سے ہوا ہے۔

59۔ جہاں تک کہ کرے اور رشمہ کی پیداوار کا تعلق ہے یہ PEPCO کے بنائے ہوئے چارت سے واضح ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ دونوں پلانٹ حالیہ طور پر 48.33 اور 14.57 میگاوات پیداوار دے رہے ہیں۔ بجائے 231 اور 201 میگاوات بھلی دینے کے جو کہ معابرے کے بر عکس ہے۔

60۔ یہ آور کیا جانا ہے کہ اصل میں ریٹائل ٹیرف NEPRA ہی دیتا ہے لیکن وہ ایک 1997 کی دفعہ 7 کے تحت اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہا ہے۔

جیسا کہ یہ واضح ہدایات ہیں کہ IPPS کا ٹیرف فکس ہونا چاہیے لیکن دونوں اقسام کے ٹیرف کی زیادہ مقرر کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔

## FAISLABAD

61۔ بھی نہیں بغیر کسی درخواست کے RPPS بلکہ کچھ اور معاون RPPs نے ایڈوانس رقم بھی لے لی ہے لیکن اس کے باوجود وہ COD کو حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس حوالے سے مختلف مقدمات خاص طور Techno-E Power Shauwal, Sialkot نئی بولی/ICB کے طریقے پر 150MW Sahuwal, Sialkot-RPP، 150MW جو کہ Techno E Power 250-300MW RPP کو چار سال کے لئے 165 ملین ڈالر اور ایڈوانس کی رقم 11.55 ملین ڈالر پر معابدہ کیا گیا۔ جب کہ یہ رپورٹ دی گئی ہے کہ موقع پر کوئی مشینری موجود نہیں تھی۔

تاہم بحوالہ letter No. CEO/MZG/Rental/13481-84 dated 24.12.2010 NEPRA نے NPGCL کو مطلع کیا کہ RSC مورث نہیں تھی، تاہم GENCO کو چاہئے تھا کہ وہ 7 فیصد ایڈوانس رقم بمع جرمانے کہ جو کہ RSC میں بیان کیا گیا ہے وہ وصول کرتی۔ اسی طرح ایک اور RPP جو کہ ICB کے طریقے کے مطابق PEPCO نے Techno E Power سمندری روڈ فیصل آباد کو تین سال کے لئے دیا۔ اور کرایہ کی رقم 135 ملین ڈالر، 14 فیصد کی ایڈوانس ادا گئی جو کہ 18.9 ملین ڈالر پر طے کی گئی جس کا 7 فیصد کی ادا گئی مورخہ 26-02-2008 اور سات فیصد مورخہ 01-04-09 کو دیئے گئے جب کہ Tarrif مورخہ 30-10-2009 کو مقرر کیا گیا اور COD صرف 135 دن کے LOA پر مورخہ 30-10-2009 کو دوبارہ COD کے مطابق کچھ بحال کر دیئے اور کامل COD مورخہ 30-07-2009 کو ہوا۔ اور صرف 60MW مورخہ 11-06-2010 تک حاصل کی گئی۔ لیکن NEPRA نے اس COD کو مانے سے انکار کر دیا۔ اور مزید یہ بیان کیا جاتا ہے کہ M/s Techno Power) Shomal Sialkot میں ناکامی پر اس عدالت نے مندرجہ ذیل حکم دیا۔

تاہم Techno Sahuwal RPPs جس کا مقدمہ بھی دیگر تین RPPs جیسا ہے لہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ایڈوانس رقم بمعہ سود کل تک جمع کروائے ورنہ اس کے خلاف FIA میں کیس درج کیا جائے گا۔ کیونکہ رقم وصول کرنے کے باوجود دو سال تک کوئی کارکردگی نہیں دکھائی گئی اور اس قسم کے طریقے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جو قومی مفاد کے خلاف ہو۔ اس مقصد کے لئے کیس کو چودہ جنوری 2011 تک ملتوي کیا جاتا ہے۔ جب کہ اس پروجیکٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ آئندہ تاریخ پر حاضر ہیں۔ میجر عسکری بنک بیوایا اسلام آباد کو بھی حکم دیا کہ وہ اپنے ریکارڈ کے ساتھ اگلی پیشی پر حاضر ہوں۔“

62۔ مورخہ 14-01-2011 کو راجہ انوار الحق ایڈ ووکیٹ سپریم کورٹ عدالت کے سامنے پیش ہوئے اور ایک بیان جمع کروایا کہ 17-01-2011 تک وصول کی گئی ایڈوانس رقم بمعہ سود Techno E Power Showal واپس کر دے گی۔ اگلی تاریخ پر وکیل نے یہ بیان دیا کہ رقم کی ادا گئی پے آرڈر کی صورت میں کی جائے گی جو کہ تکمیلی مرحل میں

ہے اس طرح کیس 18-01-2011 کے لئے ملتوی کر دیا گیا اور اس تاریخ پر راجہ انوار الحنفی، ایڈو و کیٹ سپریم کورٹ نے  
دو پے آرڈر نمبر 300892500 مبلغ 171838,500/- اور پے آرڈر نمبر 1701839 مبلغ 1718357,500/-  
روپے غلام مطصفیٰ توں چیف ایگزیکیٹو GENCO کے حوالے کیے۔

63۔ بعد میں راجہ انوار الحنفی نے دو متفرق درخواستیں نمبر 11/5002 اور 11/4781 اسی اتجاع کے ساتھ داخل کیں جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

"Under the circumstances it is most respectfully prayed that this August Court may graciously be pleased to pass appropriate orders based on facts mentioned in the body/grounds of instant petition and Site Status of the plant/machinery submitted by NPGCL and may pass direction to NPGCL/WAPDA to refund the Advance money with markup received 7% Additional amount as per facts beside payment of remained 7% Additional amount as per RSC/Amendment and also to comply with notice of default and to fulfill all terms and conditions of the contract in order to enable that petitioner company to generate and smooth functioning of the plant to produce and supply electricity in Public interest.

Further prayed to Declare that the submitting of false statement contrary to the facts regarding import of machinery and plant in the name of NPGCL and storage at WAPDA warehouse at site, is a case of abuse of official powers and exercise of authority arbitrarily and with ulterior motives and the concerned responsible of NEPRA succeeded in obtaining favorable order from this August Court on 13.01.2011 which caused heavy injury and loses to the Petitioner Company and resulted in heavy Miscarriage of justice and have been prima-facie guilty of abusing of the process of this Court and are liable to be

prosecuted."

64۔ ہم نے دونوں درخواستوں میں جو عذر RPPs معاہدہ میں بے قاعدگیوں کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے اس کو منظر رکھتے ہوئے ہم تو ہین عدالت کا نوٹس نہیں دینا چاہتے۔ اس عدالت کے مختلف تاریخوں پر مختلف حکم سے یہ واضح ہے کہ معاون نے ایڈوانس رقم کی واپسی میں کوئی رکاوٹ نہیں کی۔ مزید یہ کہ TECHNO E Power اور GENCOS کے مقدمہ سے متاثر ہوئے بغیر یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ تو ہین عدالت کی کارروائی تب شروع کی جائے گی جب کسی حکم کی تقلیل نہیں ہوگی یا عدالت کو کمتر اور اس کی تضییک وغیرہ کی جائے۔ چونکہ اس قسم کے اعتراضات کی غیر موجودگی میں ہم ان درخواستوں کو خارج کرتے ہیں۔

65۔ اس حوالے سے Techno E Power نے ایک اور مختلف درخواست دی جو یہ اشارہ دیتی ہے کہ عدالت عالیہ میں اس حوالے سے رٹ پیشن سماعت کے انتظار میں ہے۔ اس پروجیکٹ میں معاہدہ کے حوالے سے جو غیر قانونی ہے قاعدگیاں ہوئی ہیں ان کو دیکھا گیا اور ہماری یہ رائے ہے کہ یہ معاہدہ شفاف طریقے سے نہیں ہوا۔ لہذا درخواست دہندہ کے حق میں کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا۔

#### RECOVERY FROM M/S YOUNG GEN

66۔ خواجہ احمد طارق رحیم بیان کرتے ہیں کہ GUDDU اور II-Naudero سے ایڈوانس رقم کی واپسی اور Ms. Young Gen سے پیکو نے 1.26 بلین ڈالر کی رقم COD کو مقررہ مدت میں مکمل نہ کرنے کی صورت میں حاصل کی گئی۔

منصوبے کے قابل عمل ہونے کا مطالعہ:

67۔ ریٹائل پاور پروجیکٹ کے تصور کو سامنے لانے کی وجہ ان حقائق سے عیاں ہے کہ جب 2006ء میں اس وقت کی حکومت نے اس منصوبے پر عمل درآمد کا فیصلہ کیا تو کوئی ایسا مطالعہ نہ کیا گیا کہ کیا یہ منصوبہ قابل عمل ہے بھی یا نہیں حالانکہ ایسا مطالعہ لازمی تھا کیونکہ یہ متعلقہ ماہرین کی آراء پر مبنی ہوتا ہے کہ کیا اس منصوبہ پر عمل درآمد مفید بھی ہو گا یا نہیں۔ یہ بات سب کے علم میں ہے کہ منصوبے کے قابل عمل ہونے یا نہ ہونے کے مطالعہ کی بنیاد اس گہری تحقیق پر ہوتی ہے کہ اس منصوبے کے کیا مضمرات ہوں گے یعنی اس منصوبہ پر کتنی لگت آئے گی۔ اس کے کیا متانج ظاہر ہوں گے۔ کیا یہ مستقبل میں چل سکے گا۔ عمل درآمد کے دوران کیا مسائل درپیش ہوں گے اور یہ کہ بھلی کی مبینہ کمی کی صورت حال میں اس منصوبے کے کیا فوائد اور کیا نقصانات ہوں گے۔ 1994ء سے 2002ء کے سالوں میں حکومت نے تو انہی کے منصوبے بنائے تھے جن کی بنیاد پر IPPS یعنی بھلی کی پیداوار کے نجی اداروں کا قیام عمل میں آیا تھا۔ اس لئے اگر اس بار حکومت نے بھلی کی پیداوار کے ماہرین سے ریٹائل پاور پروجیکٹ کے منصوبے کو متعارف کرانے کے فوائد اور نقصانات کا تجزیہ کروایا ہوتا تو اس سے ریٹائل پاور پروجیکٹ کے منصوبے پر انتہائی شفاف طریقے پر عمل درآمد ممکن ہو سکتا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سابقہ دور حکومت میں

واپڈا کے مشورہ سے شرق پورا اور بھلی میں رینٹل پاور پراجیکٹس شروع کیے گئے تھے۔ اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ اخبارات میں ٹینڈرنوٹسز دیئے گئے تھے لیکن نہ ہی کسی نے رابطہ کیا اور نہ ہی ٹینڈرنوٹسز کی کاپیاں ریکارڈ پر لائی گئی ہیں۔ مزید برا آں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رینٹل پاور پراجیکٹس شروع کرنے کے فیصلہ کی بنیاد ECC کی 16 اگست 2006ء کی سفارش ہے جو اس نے کیس نمبر ECC-135/9/06 میں کی تھی۔ جس کے مندرجات قبل ازیں درج کیے جا چکے ہیں۔ تاہم یہ 150 میگاوات کے پیارا نائب ملتان کے منصوبے کے متعلق ہے۔ بعد ازاں اسی جگہ پر 192 میگاوات کا ایک اور منصوبہ منظور کیا گیا جو پیپر اکے قوانین کے خلاف تھا جس کی تفصیلی بحث پہلے درج کی جا چکی ہے۔ بعد ازاں یہ منصوبہ ترک کر دیا گیا جس نے سرکاری خزانے کو بھاری نقصان پہنچایا۔

68۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی تو 27 مارچ 2008ء کو وزیر اعظم سیکریٹریٹ میں ایک اجلاس ہوا جس میں مخلصہ دوسرا چیزوں کے یہ فیصلہ کیا گیا کہ PEPCO سرعت رفتاری سے 1067 میگاوات تک کے رینٹل پاور پراجیکٹس کے منصوبوں کی تکمیل کرے گی۔ بعد ازاں ان منصوبوں کو 2257 میگاوات تک بڑھادیا گیا لیکن ADB کی رپورٹ کے مطابق اسے پھر 1257 میگاوات تک کم کر دیا گیا۔ بظاہر یہ فیصلہ بغیر کسی ایسے مطالعہ کے کیا گیا کہ کیا یہ منصوبے قابل عمل ہیں بھی یا نہیں۔

69۔ جب ہم کسی منصوبے کے قابل عمل ہونے کے مطالعہ کی اہمیت کی بات کرتے ہیں تو اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ حکومت کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے تھا کہ جبکہ PEPCO دیگر موجود ذرائع سے بھلی پیدا کرنے کی ممکنہ طور پر بھر پور صلاحیت رکھتی تھی تو کیا حکومت کو رینٹل پاور پراجیکٹس کے ذریعہ سے بھلی کی پیداوار کو بڑھانے کی ضرورت تھی۔

70۔ مالی معاونت:

مندوم فیصل صالح حیات اور خواجہ محمد آصف، مدعیان نے رینٹل پاور پراجیکٹس کے معابر و ملکیت کے شفاف ہونے کے بارے میں شدید نوعیت کے سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے اس نقطے پر بہت زور دیا ہے کہ فاسٹ ٹریک رینٹل پاور پراجیکٹس کی Request of Proposal کی شق 2.3 کے مطابق ان منصوبوں کی بولی لگانے والے اور معاونت کرنے والے ہی ان منصوبوں کی مکمل مالی معاونت کرنے کے پابند تھے لیکن تاہم جب Letter of Award جاری کیا گیا تو ان کو پیشگی طور پر صرف ایک بینک گارنٹی کے عوض رینٹل پاور پراجیکٹ کی شق کے طور پر منصوبے کی مالیت کے سات فیصد کا امریکی ڈالر زکی صورت میں حاصل کرنے کا حقدار ٹھہر ادا گیا۔ پھر اس شرط کا ذکر رینٹل سرویس کنٹریکٹ کی شق نمبر(a) 4.5 میں بھی کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک اور سہولت Standby Letter of Credit کے ذریعہ دی گئی جس کے ذریعہ 36 تا 60 ماہ کی رینٹل سرویس کے مطابق رقم کی ادائیگی فروخت کنندہ کی مرضی کے مطابق کی جاسکتی تھی اور اس کی معیاد منصوبے کے معاشی عمل درآمد کی تاریخ سے تھی۔ اس وجہ سے ان منصوبوں کے اصل شرائط و ضوابط نے منصوبوں کی مالی صورتحال کو مکمل طور پر فروخت کنندہ کے حق میں کر دیا اور مطلوبہ نتائج کے حصول کے بغیر بھاری رقم ان پر نچاہو کر دی گئی۔

71۔ خواجہ احمد طارق رحیم سینئر، ایڈو و کیٹ سپریم کورٹ اور راجہ پرویز اشرف سابق وزیر پانی و بجلی اور ان کے وکیل و سیم سجاد صاحب اور دیگر وکلاء جناب محمد اکرم شیخ صاحب، علی ظفر صاحب اور راجہ انوار الحق صاحب نے کہا کہ ان منصوبوں کو دیتے وقت PEPRA کے قوانین پر مکمل عمل درآمد کیا گیا اور اسی لئے ایشین ڈولپمنٹ بینک نے کسی قانون کی خلاف ورزی کی نشاندہی نہیں کی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ جہاں تک پیشگی ادا یتگی سات فیصد سے بڑھا کر چودہ فیصد کرنے کا تعلق ہے تو یہ مین الاقوامی مالیاتی معاملہوں کا طریق کار اور روایت ہے۔ جیسا کہ ENAA، ICE، FIDIC وغیرہ میں ہوا۔ انہوں نے بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ سابقہ حکومت نے ایک فوری حکمت عملی کے طور پر بجلی کی پیداوار میں کمی پوری کرنے کے لئے ریٹائل پاور پروفیشنل کا تصور پیش کیا تھا اور موجودہ حکومت نے بھی عام لوگوں کی بجلی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اسے مفید خیال کیا۔

72۔ خواجہ احمد طارق رحیم، سینئر، ایڈو و کیٹ سپریم کورٹ اور سابقہ وزیر نے مزید کہا کہ ریٹائل سروس کنٹریکٹ کے مطابق بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں (GENCOs) نے فروخت کنندگان کو 36 سے 60 ماہ کی مدت کے لئے ناقابل تنفس Standby Letter of Credit (SBLC) دینا تھا۔ تاہم بعد ازاں یہ بات علم میں آئی کہ غیر ملکی بینک اس وقت تک SBLC دینے پر رضامند نہیں ہیں جب تک بینکوں کو پانچ سال کی مدت کے لئے مکمل ریٹائل ویلیو کی 35% تک رقم نہ دی جائے۔ اس لئے وزارت پانی و بجلی نے RSC کی رضامندی سے ایک سری مورخہ 11 اکتوبر 2008ء کو پیش کی جس میں حکومت پر زور دیا گیا تھا کہ ریٹائل پاور پروفیشنل کے لئے SBLC مہیا کرے۔ تاہم وزارت خزانہ نے اس تجویز کو حکومت کی معاشی حالت اور مین الاقوامی معاشری کساد بازاری کی وجہ سے ماننے سے انکار کر دیا۔ اس وجہ سے وزارت خزانہ نے شوکت ترین صاحب کی سربراہی میں SBLC کی فراہمی کی تجویز کو سات فیصد پیشگی ادا یتگیوں سے بدل دیا جو دستاویزات کی تکمیل (COD) کے بعد کرایہ جاتی اخراجات سے ہر ماہ منہا کی جانی تھی اور مشاورتی اداروں کو ادا کی جانی تھی۔ اس طرح ان حالات میں سات فیصد پیشگی ادا یتگی کا تحفظ اتنی ہی رقم کی اضافی ادا یتگیوں کی ضمانت کی شکل میں کیا گیا اور مزید سات فیصد رقم کی تقسیم وزارت خزانہ کے ذریعے قائم کردہ بینکنگ کنسورشیم کے ذریعہ تحفظاتی اور معاشی انتظامات کے لئے کی گئی۔ چونکہ ان پیشگی ادا یتگیوں کے لئے رقم ادھاری گئی تھیں جو سود کے ساتھ واپس کرنا تھا اس طرح ایک خطیر رقم واپس کرنا ہوگی۔ اس طرح حکومت کی یہ دلیل کہ اس طرح انہوں نے رقم کی بچت کی۔ جواب 26 ارب روپے کی واپسی بنتی ہے۔ اور یہ قومی مفاد میں ایک فیصلہ تھا قابل قبول نہیں ہے۔

73۔ متنزکرہ بالا بحث کی روشنی میں اب یہ دیکھنا ہے کہ بولی لگانے والوں کے لئے انتظامات کرنے اور اشتہار میں دیئے گئے شرائط و ضوابط میں تبدیل کئے بغیر ان کی کامیابی کا ذمہ داری کون ہے۔ پھر یہ کہ 36 سے 60 ماہ کے کرایہ جاتی مدت کی رقم میں سے سات فیصد پیشگی ادا یتگی کا سہولیات کی فراہمی کے نام پر بعد ازاں 14 فیصد ہو جانے سے ان منصوبوں پر کیا اثرات پڑے۔ یہ بات مدنظر رہے کہ یہ ذمہ داری تو فروخت کنندہ کی ہونی چاہئے تھی کہ وہ ان منصوبوں کی اپنے طور پر مالی

معاونت کرتے اور حکومت کو Withholding Tax اور مشینری وغیرہ کی درآمد پر کشم ڈیوٹی وغیرہ قانون کے مطابق ادا کرتے۔ تاہم مشینری حکومت/GENDOs کے نام پر درآمد کی گئی۔ مزید برآں Withholding Tax کی ادائیگی بھی موخر کی گئی اور اس طرح 14 فیصد + 6 فیصد = 20 فیصد کا فائدہ بولی دینے والوں کو بغیر کسی قانونی توجیح کے دیا گیا۔ اسی طرح مشینری کی بھی جزوی درآمد کی اجازت دی گئی تاکہ اس پر سے کشم ڈیوٹی کی ادائیگی کی چھوٹ مل سکے۔ اگر یہ تمام شرائط بولی کے اشتہار میں شامل ہوتیں تو یہ بہت سے اور بولی دینے والوں کو متوجہ کر سکتی تھیں جو آگے بولی کے عمل میں شامل ہوتے۔ اس طرح بولی لگانے والوں میں مقابلہ نہ ہونے کی وجہ سے، قومی خزانے کو بھاری نقصان پہنچا اور مستقبل میں بھی مزید نقصانات اٹھانے پڑ سکتے تھے اگر اصلاحی اقدامات نہیں اٹھائے جاتے۔

74۔ حیران کن طور پر (RFP) کے ساتھ PPIB (LOAs) کے ذریعے جاری کئے گئے تھے۔ RSCs کے ذریعے طے پائے تھے۔ جیسا کہ پیرا (2.3) کے مطابق Bidder/Sponsor کیلئے پراجیکٹ کو GENCO's کے ذمہ دار تھے۔ جیسا کہ پیرا (PPIB) نے پہلی دفعہ LOA کی مدت میں سات فیصد کی پیشگوئی ادائیگی کا اظہار کیا۔ اسی موضوع پر جس طرح کہ اوپر بیان کیا گیا ہے پیرا 5.4 اور 5.3 کے مطابق RSC نے بینچے والوں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی تھیں۔

#### **"4.5 Payment Terms and establishment of Letter of Credit-**

a. the SELLER is eligible to obtain in advance a Down Payment amounting to US\$ [\_\_\_\_\_] i.e. 7% of Lump Sum Contract Price for the Term of the Rental Services Contract (the "Down Payment"), on submission of a bank guarantee valid until 30 days after the Target Commercial Operations Date, in a form "A". the aforesaid Down Payment amount of US\$[\_\_\_\_\_] shall be deducted, in [36-60] equal installments of US\$ [\_\_\_\_\_] each, from the monthly rent payable to the SELLER by the Buyer. Buyer shall release 7% Down Payment to be paid within ten (10) Days after submission of Advance Payment Bank Guarantee by the SELLER within five (5) days from the date of signing of this

## **Contract.**

**b. The Lump Sum Contract Price as defined in Section 4.1 less the 7% Down Payment will be divided into [thirty six -sixty] (36-60) equal installments (the "Monthly Rental Services Fees") . From and after the occurrence of Commercial Operation Date, the SELLER shall submit an invoice to BUYER for Monthly Rental Service Fee payment, on the 15th Day of each Rental Month. Upon confirmation by BUYER of the amount payable against such invoice net of any disputed amount, if any, to the operating bank issuing the 'Letter of Credit' the SELLER shall draw on the 'Letter of Credit', for such confirmed amount as anytime on 30th Day or next business Day thereafter, following the Day the invoice is delivered to BUYER."**

75۔ ابتدائی طور پر معاہدہ کی اصل قیمت کی 7% پیشگی ادا یتگی معاہدہ کی مدت جو کہ 36 سے 60 مہینے ہے کے بینک گارنٹی پر دیتے تھے۔ ہم نے یہ مشاہدہ کرنا ہے کہ معاہدہ کتنی حد تک شفاف ہے۔ اور (PPR) قاعدے کے مطابق یہ اسی طرح نظر آ رہا ہے۔ کہ بغیر کسی وجہ کے بولی دہندگان کو اتنی غیر ضروری اور مالی فائدے اور رعایت دی ہے۔ جس کی وجہ سے معاہدے کی ساری شکل ہی بدل گئی۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ (PPIB) نے جو (LOA) جاری کئے تھے ان میں اس بات کی کوئی وضاحت نہیں کہ کونسی اچھسی 7% پیشگی ادا یتگی کرے گی جبکہ (GENCOS) نے یہ رقم بینکوں سے مختلف شرح سود کی بنیاد پر فراہم کرنی تھی۔ قانونی طور پر GENCOS کو 7% پیشگی ادا یتگی کیلئے پابند نہیں کیا جاسکتا جبکہ بولی GENCOs نے مدعونہیں کی تھی۔ GENCOs کی طرف سے کسی قسم کی رعایت کا وعدہ نہیں کیا گیا تھا جس طرح GENCOs، (LOA) کی طرف سے جاری نہیں کیا گیا تھا۔ اسی طرح (RFP) نے (GENCO) کی طرف سے ایسا کوئی یقین دہانی نہیں کرائی تھی۔ جبکہ، اسی طرح بولی دہندگان کو مستفید کرنے کیلئے GENCOs پر ایسی کوئی شرائط عائد کرنا معاہدے کی شفافیت کے خلاف ہو گا۔ جہاں تک (GENCO) کی حیثیت کا تعلق ہے یہ ایک سرکاری کمپنی ہے لیکن اس کی اپنی ایک شناخت ہے۔ اسی طرح بولی دہندگان کو مالی فوائد پہنچانا ان حالات کے پیش نظر سوائے اس کے کچھ نہیں کہ

ان کی مدد کی جائے جو کہ معابرے کے طریقہ کارکو غیر شفاف بنادے۔

76۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی رپورٹ کے مطابق وزارت پانی و بجلی نے پاور جزیشن پلانٹ کی درآمد پر کشمکشم ڈیوٹی کی چھوٹ کیلئے درخواست بھی کی تھی اور اسی طرح کی ایک درخواست واپڈا نے بھی کی تھی اور ان کی درخواست کیبنت نے منظور بھی کر لی۔ بعد میں اس چھوٹ کو 2008 Financial Bill, کا حصہ بنادیا گیا۔ اس کے مطابق 567(1)/2006 SRO No. 5-6-2006 میں انٹری نمبر 49 کا اضافہ کر کے پاور جزیشن پلانٹس کیلئے مشینری کو تمام کشمکشم ڈیوٹی سے مستثنی قرار دے دیا گیا۔ اس نوٹیفیکیشن کے مطابق واپڈا نے ٹسکسز اور ڈیوٹی میں چھوٹ حاصل کر کے درج ذیل پاور پلانٹس کلیسر کروالئے:

Sammundri Rental Power Project (RPP). (1)

Reshma Rental Power Project (RPP). (2)

Gulf Rental Power Project (RPP). (3)

Guddu Rental Power Project (RPP). (4)

Naudero-I Rental Power Project (RPP). (5)

Sahuwal Rental Power Project (RPP) (6)

Karkay Rental Power Project (RPP). (7)

Sheikhupura Rental Power Project (RPP) (Re-exported). (8)

Bhikki Rental Power Project (RPP) (Re-exported.) (9)

سمسری کے مطابق ان پلانٹس پر بشمول کشمکشم ڈیوٹی، CED/FED اور دیگر ٹسکسز کے کل رقم کا تخمینہ سمری کے مطابق ان پلانٹس پر بشمول کشمکشم ڈیوٹی، CED/FED اور دیگر ٹسکسز کے کل رقم کا تخمینہ 410,169,668/- بتتا ہے۔ یہ کبھی نہیں سنایا کہ موڑگاڑیاں / مشینری وغیرہ کے کرائے پر فراہمی کے وقت فراہم کرنے والوں کو اس طرح کی چھوٹ دی جاتی ہے جیسا کہ درج بالا معاملات میں دی گئی۔ نہ صرف کہ متذکرہ بالا چھوٹ دی گئی بلکہ مدعاعلیہاں کی طرف سے دیئے گئے جواب پر دلائل دیتے ہوئے یہ بھی کہا گیا کہ وزیر خزانہ نے Stand By Mobilization نہ ملنے کی وجہ سے اپنے ہی طور پر پیشگی ادا یگئی میں 17% اضافہ کر دیا اور یہ رقم Letter of Credit کے نام پر دے دی گئی۔ Advance

77۔ یہاں پر یہ بات بھی مدنظر ہے کہ جبکہ بولی دینے والے کو ہر قسم کے مالی معاونت کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہو تو بغیر کسی

وعدہ کے معاهدے کی مدت کے دوران کیا ضرورت تھی کہ کسی غیر ملکی بینک کے Stand by Letter of Credit جاری نہ کرنے کا بہانہ بننا کر ریٹنل ویلیو کے 7% رقم کی پیشگی ادا یتگی کر دی گئی۔ Stand by Letter of Credit دراصل ریٹنل سروں چار جز کی اضافی ادا یتگی ہوتی ہے جب تک معاهدہ پورا ہوتا ہے۔ یہ صاف طور پر واضح ہے اس کی طرح کی شقیں شامل کرنے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ بولی دہندگان کو زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ پہنچایا جاسکے۔ سابق وزیر پانی و بجلی راجہ پرویز اشرف نے یہ وضاحت کی تھی کہ غیر ملکی بینک اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ SBLC کو肯فرم کریں۔ جب تک کہ چار جز 35% کے حساب سے جو کہ ٹوٹل کرائے کے 5 سال کی ویلیو کے برابر ان کو ادا کر چکی تھی۔ مدعا علیہاں کی طرف سے دلائل دیتے ہوئے اور قوم کو فائدے کو مدد نظر رکھتے ہوئے معاهدے کی شرائط تبدیل کر دیئے گئے تھے اور وزیر خزانہ شوکت ترین کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے SBLC کے ساتھ اضافی 7% موبلازیشن ایڈ و انس قابل واپسی کراچی ہر مہینے لے لیا گیا تھا، نظر نہیں آ رہا تھا۔ جیسا کہ یہاں پر اور اس سے پہلے وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ یہاں پر بولی دہندگان نے بولی کو دیتے ہوئے RFP کے اجزاء کے مطابق ان کو چاہئے تھا کہ 13 پروفار می سر بھر لفافے اور اک اندر۔ اختیاطی تداہیر اختیار کرتے ہوئے یہ نظر آ رہا ہے کہ بولی دہندگان نے کبھی بھی رعایت کا مطالبہ نہیں کیا تھا جو کہ ان کو رضا کار نہ طور پر دیا گیا تھا۔

78۔ اگلا سوال جوز پر غور ہے وہ یہ ہے یہ کتنے پیسے سپانسر کو دیئے تھے  $7\% + 7\% = 14\%$  کی شرح سے۔ جہاں تک بد عنوانی کی مختلف شکایات پیدا ہوئی ہیں RPPs کے معاهدے میں تمام متعلقان، انفرادی اور اجتماعی، تاہم اسی طرح وزارت خزانہ ایک تیسری پارٹی کو آڈٹ کرنے کیلئے چلے گئے تاکہ وہ شفاف آڈٹ کا مقصد حاصل کریں، ADB کو اس لئے مقرر کیا گیا تھا تاکہ وہ متعلقہ کام کرے۔ ADB کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ شرح سود کو 7% سے 14% تک بڑھا کر اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ بغیر تازہ Invitation کے بولی دہندگان کے معاهدے کی شرائط کو تبدیل کرنے بغیر اس بات کو ensure کرے کہ یہ ایک شفاف مقابلہ ہے۔ ہم نے پہلے سے کیس کے اس پہلو کو مدد نظر رکھتے ہوئے اور کوئی وجہ دیکھے بغیر استدعا کرنے والوں کو رد نہیں کر سکتے جو کہ مدعا علیہاں نے کی ہیں۔ بلکہ جو غیر ذمہ داریاں، غیر قانونی طور پر حکومت نے کیں یا جو اس سے سرزد ہوئی ہیں اور 14% کی پیشگی ادا یتگی کرتے ہوئے شرح سے نیلامی والوں کو خاص طور پر جب کوئی معاهدہ وجود میں تھا ہی نہیں۔ مانتے ہوئے، یہ رپورٹ قبول کی گئی اور اسی سلسلے میں 9RFPs کو جاری رکھنے کیلئے اجازت دی گئی تھی۔

79۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ 14% رقم جو بولی دہندگان کو بطور (reference value) دی گئی ہے وہ کروڑوں میں بنتی ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

Name of RPP	Amount of advance payment	Date of advance payment
Techno, Sammundri Road Faisalabad	US\$ 18.96 M	26.02.2008 (7%) 01.04.2009 (7%)
PPR, Guddu, Sindh	US\$ 10.15 M	17.03.2008 (7%) 12.03.2009 (7%)
Techno, Sahuwal Sialkot	US\$ 11.5 M	04.06.2008 (7%)
Karkay Karadeniz	US\$ 79.05 M	12.05.2009 (14%)
Young Gen, Satiana Road, Faisalabad	US\$ 15.56 M	29.05.2009 (7%) 23.06.2009 (7%)
Gulf, Eminabad Gujranwala	US\$ 11.9 M	19.09.2009 (14%)
Reshma, Raiwind Road, Lahore	US\$ 55.27 M	03.10.2009 (14%)
Walters, Naudero-I	US\$ 11.26 M	16.11.2009 (14%)
Walters, Naudero-II	US\$ 9.93 M	06.04.2010 (14%)
<b>Total</b>	<b>US\$ 223.58 M</b>	

80۔ مدیا نے کہا کہ بہت ساری بھلی RPPs کے ذریعے پیدا کی جا رہی ہے اور ان منصوبوں پر کروڑوں روپے خرچ کر دے گئے لیکن اس کے جواب میں وکلاء حضرات جو گورنمنٹ، واپڈا، پیپکو، جینکو کی طرف سے پیش ہو رہے ان کے پاس اس بات کا کوئی رد نہیں تھا۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ 7% Dawn Payment اور 6% ٹیکس کی چھوٹ بانسبت 24 روپے فی یونٹ [Karkey: Rs.35/- to Rs.50/-; Gulf: Rs.18/- to kWh mw120 and Naudero-I: Rs.12/- to Rs.19/-, ] بھلی پیدا کی جا رہی ہے اس لاغت بہت بلند ہے جو کہ 1997 کے ایکٹ کی دفعہ 7 کے مطابق نہیں ہے جبکہ NEPRA صارفین کے حقوق تحفظ کا ذمہ دار ہے۔ حالانکہ NEPRA کو چاہیے کہ وہ Consumer کے مفاد کا خیال رکھے۔ لیکن NEPRA کا طریقہ پیداوار بھلی مکمل طور پرنا کام ہو چکا ہے اور اس قابل نہیں کہ وہ تھوڑے عرصے میں یہ ضرورت کو پورا کر سکے۔ مزید براں یہ لاغت حتیٰ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا دار و مدار تیل کی قیمت پر اور دوسرے اخراجات یعنی رسالہ رسائل جو NTDC کو مد نظر رکھ کر قابل ادائیگی ہونگے جبکہ آئین کے مطابق گورنمنٹ کے تمام عوامل سماجی اور معاشری بہتری کے لئے ہونے چاہیں۔

جبکہ اس ضمن میں ایک خاکہ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ کتنی بھلی پیدا ہو رہی کتنی زیادہ سے زیادہ پیدا کی جاسکتی ہے اور کتنی پیشگی ادائیگی ہو رہی ہے۔

Name of RPP	Total Rental Value / Rental Term (in Years)	Monthly Rental Value (M US\$) (in Pak Rs. @ 80)	Maximum Capacity	Average Price at Maximum Capacity US\$	Average Monthly Production MW	Monthly Price per MW (US\$)
<b>KARKEY 231.8 MW</b>	US\$ 564.64 /5	US\$ 9.41 M Rs.752.85 M	231 MW	US\$ 40,735 Rs.3.26 M	48.33	US\$ 2,173,210 Rs.173.85 M
<b>GULF Eminabad, Gujranwala</b>	US\$ 85.00 /5	US\$ 1.42 M Rs.113.6 M	62 MW	US\$ 22,903 Rs.1.83 M	50.08	US\$ 28,354 Rs.2.268 M
<b>NAUDERO-I 51 MW</b>	US\$ 80.42 /5	US\$ 1.34 M Rs.107.2 M	51 MW	US\$ 26,274 Rs.2.10 M	9.16	US\$ 146,288 Rs.11.70 M
<b>Reshma 201 MW</b>	US\$ 394.78 /5	US\$ 6.58 M Rs.526.37 M	201.3 MW	US\$ 32,687 Rs.2.61 M	14.57	US\$ 451,612 Rs.36.13 M
<b>Techno E-Power Sammundri Road, Faisalabad</b>	US\$ 135.00 /3	US\$ 3.75 M Rs.300.0 M	150 MW	US\$ 25,000 Rs.2.0 M	0	--
<b>Guddu 110 MW</b>	US\$ 72.48 /3	US\$ 2.01 M Rs.161.07 M	110 MW	US\$ 18,272 Rs.1.46 M	--	--
<b>Techno Energy (Pvt.) Ltd. Sahuwal, Sialkot</b>	US\$ 165 /4	US\$ 3.44 M Rs.275.0 M	150 MW	US\$ 22,933 Rs.1.83 M	--	--
<b>Naudero-II</b>	US\$ 70.96 /5	US\$ 1.18 M Rs.94.61 M	45 MW	US\$ 26,288 Rs.2.10 M	--	--
<b>Young Gen 200 MW</b>	US\$ 111.15 /		200 MW		--	--
<b>Independent Power (Pvt.) Ltd.</b>	US\$ 432.21 /5	US\$ 7.20 M Rs.576.28 M	200 MW	US\$ 36,000 Rs.2.88 M	--	--
<b>Sialkot Rental Power</b>	US\$ 112 /5	US\$ 1.87 M Rs.149.33 M	65 MW	US\$ 28,789 M Rs.2.30 M	--	--
<b>Premier Energy (Pvt.) Ltd.</b>	US\$ 111.86 /5	US\$ 1.86 M Rs.149.15 M	57.8 MW	US\$ 32,180 Rs.2.57 M	--	--
<b>Ruba Energy</b>	US\$ 305.7 /5	US\$ 5.09 M Rs.407.60 M	155.5 MW	US\$ 32,208 Rs.2.62 M	--	--
<b>Consortium of Tapal</b>	US\$ 143.90 /5	US\$ 1.87 M Rs.149.33 M	70 MW	US\$ 26,714 Rs.2.14 M	--	--
<b>Walters Power International</b>	US\$ 325.91 /5	US\$ 5.43 M Rs.434.55 M	325.9 MW	US\$ 16,667 Rs.1.33 M	--	--
<b>Techo E. Power, Sammundri Road, Faisalabad (Extension)</b>	US\$ 135 /3	US\$ 3.75 M Rs.300.0 M	150 MW	US\$ 25,000 Rs.2.0 M	--	--
<b>Karkey (Extension)</b>	US\$ 333 /5	US\$ 5.55 M Rs.444.0 M	222 MW	US\$ 25,000 Rs.2.0 M	--	--

81۔ پس گورنمنٹ کے تمام ادارے بشمول وزیریکلی و پانی جو 2006 سے 2008 تک انجام رہے اور اس عرصہ کے دوران جنہوں نے RPPs کی منظوری دی اس سے لگتا ہے کہ انہوں نے شفاف طریقہ کار سے روگردانی کی اس سے ظاہر

ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے مالی بے ضابطگی اور رشوت ستانی سے کام لیا ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھتاً ان کو نیب آرڈیننس 1999 کے تحت ڈیل کیا جانا چاہیں۔ اس طرح باقی تمام ادارے جن میں، PEPCO, JENCO, NEPRA بمعہ انکے سپانسر جنہوں نے RPPs سے معابر سے مالی فوائد اٹھائے ظاہر ہوتا ہے کہ وہی اس رشوت ستانی اور بدبانی میں شامل ہیں ان کے خلاف دیوانی اور فوجداری مقدمات چلائے جانے چاہیں۔

82۔ نتیجتاً یہ بات قابل ذکر ہے کہ Bhikki RPP کو 811.605mkWh کے بدے 46.46 ملین جبکہ Sharaqpur RPP کو 1520.420mkWh کے بدے 13,941.82 ملین ادا کئے گئے۔ جہاں تک RPPs منصوبہ جو 2008 سے قائم ہے 9 میں سے 6 ایسے RPP ہیں جنہوں نے پیشگی رقوم لی تھیں ہمارے وقتاً فوقاً احکامات کی تعییل میں۔ واپس کردی یہ ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ Techno Sahuwal, Guddu،

Reshma, YoungGen

Karkey, Gulf and Naudero-II and Techno Sammundri، Nadero-I کو جو رقم پیشگی ادا کی گئی تھی ابھی تک واپس نہیں کی گئی باوجود ادائیگی down payment جو کہ کروڑوں روپے ہیں 48.33mw Karkey پیدا کر رہا ہے جبکہ اُسکی

پیداواری صلاحیت 51MW 231MW ہے اور نوڈریو 1 9.16MW پیدا کر رہی ہے، جبکہ اس کی صلاحیت 51MW ہے۔ جبکہ گلف 50.08MW پیدا کر رہی ہے، جبکہ اس کی صلاحیت 62MW ہے۔ پاکستان کے بھلی پیدا کرنے والے ذرائع PIRANGHAB MULTAN نے کوئی بھلی پیدا نہیں کی، جبکہ اس کو 14.58 ملین امریکن ڈالر ادا کر دیئے گئے ہیں جو کہ ابھی تک واپس نہیں کئے گئے، جبکہ Reshma نے ڈاؤن پیمنٹ واپس کردی ہے اور اس کی پیداوار 15MW ہے اور اس کی صلاحیت 201.3MW ہے۔

بھلی کے ایک یونٹ کی قیمت جو RPPS مہیاء کر رہی ہے اس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ Karkery کی صلاحیت 35.50% ہے۔ گلف کی 18.19% ہے اور 1-Noudero کی

کی 12.18% ہے۔ جبکہ Ecc کے سورخ 10.9.08 کے فیصلے کے مطابق یہ کوشش ہونی چاہیئیں تھیں کہ RPPs کے بھلی کے نرخ IPPs سے کم ہوں۔ جن کی بنیادی ٹیکنالوژی ایک ہے۔ یہ نرخ پہلے 10 سال کے لئے ہونے چاہیئیں تھے۔ پس اس طرح Ecc کے فیصلے کو بڑی بیداری سے پامال کیا گیا۔ تمام RPPs 120MW کرمل کر رہے ہیں۔ بہت سی رقم KARKEY، گلف اور نوڈریو دون کو ادا کی ہے اور ان کو باقی ماندہ مدت کے لئے بھی کام کرنے کی اجازت دے دی جائے تو ان کو مزید بہت بڑی رقم ادا کرنی پڑے گی جو کہ قومی خزانے پر بوجھ ہو گا۔ اور بغیر کسی صارفین کے فائدہ کے ہو گا، جیسا کہ پہلے بھی اس پر تفصیلی بحث ہو چکی ہے کہ RPPs کے ساتھ معابرے کر کے وقت خاص طور پر گلف

Karkeh،

بہت سی شدید قانونی بے ضابطگیاں اور Sharagpn، Bhakki، Nedro-11، Nedro-1، Reshma غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اور ان میں غلط طریقہ کارا اور بنیادی قانونی ضروریات کو بھی مد نظر نہیں رکھا گیا اور غیر شفاف طریقہ کار اپنایا گیا۔

83۔ اس عدالت کے وقتاً فوتقاً فیصلوں کی روشنی میں -/- 8,689,224000 Rs. روپے (8 بلین 687 ملین) کی RPPs 224 سے واپس لئے گئے، جو کہ پیشگی ادا یگی اور سود کی مدد میں ہیں۔ جبکہ -/- Rs.445,496,000 کی ادا یگی کے لئے کارروائی جاری ہے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

S. No	Name of the RPP/capacity	Amount Advance payment and date	Amount recovered and date	Interest recovered
1.	TECHNO, SAHUWAL/ 150 MW	Rs.782000000/- on 04.06.2008	Rs.782000000/- on 18.01.2011	Rs.298000000/-
2.	GUDDU / 110 MW	Rs.301058000/- on 17.03.2008	Rs.301058000/- on 08.12.2010	Rs.120000000/-
		Rs.405902000/- on 12.03.2009	Rs.405902000/- on 04.12.2010	
3.	RESHMA/ 201.3 MW	Rs.4576272000/- on 03.10.2009	Rs.4576272000/ - on 18.11.2011	Notice served
4.	YOUNG GEN/ 200 MW	Rs.628686000/- on 01.06.2009	Rs.628686000/- on 29.12.2010	Notice for recovery of Rs.445496000/-
		Rs.630928000/- on 23.06.2009	Rs.630928000/- on	served on 08.01.2011
5.	NAUDERO-II/ 50 MW	Rs.930942000/- on 06.04.2010	Rs.930942000/- on 08.12.2010	Rs.15436000/-

**Total:** **Rs.8255788000/- Rs.433436000/-**

84۔ پس مندرجہ بالحقائق اور حالات کی روشنی میں ہم قرار دیتے ہیں:

ا۔ RPPs کے متعارف کرنے سے پہلے وازرٹ پانی اور بجلی کے تحت واپڈا، پیکو، GENCOs وغیرہ کی زیادہ بجلی پیدا کرنے کی کافی صلاحیت موجود تھی لیکن اسکی ترقی کیلئے درستگی کے اقدامات بشمل IPPs کے سرکلر قرض کی ادا یگی یا دیگر ذرائع سے بجلی حاصل کرنے کی بجائے بھکی اور شرپور IPPs پر اربوں روپے خرچ کئے گئے جو کہ مکمل ناکام ہوئے کیونکہ مقصد کا حصول نہ ہوا اور بجلی کی کمی برقرار رہی تھی کہ مزید IPPs لاگائے گئے۔

II۔ وفاقی حکومت، واپڈا، پیکو، GENCOs، سسٹم سے بجلی چوری پر قابو پانے میں مکمل طور پر ناکام رہے اور حکومتی عملداری کے نفاذ میں ناکام ہوئے اسلئے حکومت کو چاہیئے کہ موجودہ پیداواری اور ترسیلی نظام کو تمام ضروری اقدامات بشمل

سرکلر قرض وغیرہ کی ادائیگی کو بہتر بنائے تاکہ بھلی کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکے۔

III۔ بھکی اور شرپور سے لیکر پیران غائب، نوڈریو-1 اور نوڈریو-2 تک RPPs کے تمام معاملات جس میں قانونی رائے میں گئی ہو یا نہیں جو بند ہیں یا چل رہے ہیں سب قانون/ PPRA کے قواعد کے برخلاف کئے گئے جو دیگرے قاعدگیوں کے علاوہ شفافیت اور آزادانہ مقابلہ (open competition) کے اصول کے منافی ہیں اسلئے انکو غیر شفاف، غیر قانونی اور صریحًا غلط (void ab initio) قرار دیا جاتا ہے نتیجتاً RPPs کے معاملات کو فوری طور پر ختم کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور ان میں ملوث تمام افراد کے خلاف قانون کے مطابق دیوانی اور فوجداری کا روائی عمل میں لائی جائے۔

IV۔ ABD کی رپورٹ کی منظوری کے بعد 19 میں سے 9 RPPs جنکی تفصیلات پہلے بیان کی جا چکی ہیں کو کام کرنے کی اجازت دی گئی۔ بعد ازاں 9 میں سے 6 RPPs یا تو ختم ہوئے یا پھر COD کا ہدف حاصل کرنے میں ناکامی کی وجہ سے رک گئے جبکہ بقایا RPPs جیسا کہ Karki، نوڈریو-1، اور GULF کام کر رہے ہیں لیکن وہ اپنی پیداواری صلاحیت سے کہیں کم بھلی پیدا کر رہے ہیں مساواۓ GULF کے جو کہ طے شدہ صلاحیت کے قریب تر بھلی پیدا کر رہا ہے۔ PPR (پیران غیب، ملتان) نے بالکل بھلی پیدا ہی نہیں کی حالانکہ اسکو ڈاؤن پیمنٹ ادا کی گئی تھی جو کہ ابھی تک واپس بھی نہیں کی گئی جہاں تک رشمہ کا تعلق ہے اس نے جزوی COD حاصل کر لی تھی لیکن، نہ پرانے اسے قبول نہیں کیا بھکی اور شرپور کو اربوں روپے ادا کیے گئے لیکن بھلی پیداوار طے شدہ صلاحیت سے بہت کم تھی۔

V۔ مندرجہ بالا چارٹ سے واضح ہوتا ہے کہ RPPs کی قیمت پیداواری صلاحیت جو کہ فریقین نے RSCs کے معاملہ میں طے کی تھی سے بہت کم ہے اور اسکی فی یونٹ قیمت بھی بہت زیادہ ہے ان RPPs کے ہدف کو حاصل نہیں کیا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے ان RPPs کے معاملے شفاف نہیں ہیں اسلئے انکو منسوخ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

VI۔ وزارتِ خزانہ، واپڈا، پپکو، اور GENCOs قومی خزانے کو بڑا نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ہیں جو کہ 7 فیصد سے 14 فیصد ڈاؤن پیمنٹ اور RPPs سے زیادہ قیمت پر بھلی خریدنے سے اربوں روپے تک پہنچتا ہے اسلئے وہ RPPs جنکے معاملے یا تو ختم ہو چکے ہیں یا جو ضمانت میں طے شدہ مدت کے اندر COD حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں ان سے واجب الادار قسم سود سمیت وصولی کے اقدامات کیے جائیں۔

VII۔ RPPs سے بھلی پیدا کرنے کا طریقہ مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے اور بھلی کی فوری طلب کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہے اس طرح پیدا کی گئی بھلی کی قیمت بھی بہت زیادہ ہے جو کہ 1997 کے ایکٹ کی دفعہ 7 کی مطابقت میں نہ ہے تا زہ ترین رپورٹ کی مطابق Karki اور GULF صرف 31 سے 81 میگاوات اور 51 سے 61 میگاوات کی پیداوار دے رہے ہیں جنکی اوسط قیمت بالترتیب 1 یونٹ کلووات Rs.35-52 اور Rs.18-19، نومبر

NTDC اور fuel cost component کے مطابق ہے جو کہ 2011 میں فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق ہے کہ آئین کے overhead ٹرانسیشن چارجز سے مشروط ہیں جس کی وجہ سے قیمتیں مزید بڑھنے کا امکان ہے لہذا یہ آئین کے آرٹیکل 9 اور 24 اور Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Power Act, 1997, کے تحت شہریوں کو دیئے گئے حقوق کے منافی ہے۔

VIII۔ حکومت کے ہر ادارے کی یہ آئینی ذمہ داری ہے کہ اسکا ہر قدم ملک کی معاشرتی اور اقتصادی ترقی کیلئے ہوآئین اور ایکٹ 1997 کے تحت نیپر اکو یا اختیار حاصل ہے کہ صارفین کے مفادات کا تحفظ کرے لیکن نیپر اکے متعلقہ افسران اپنی ذمہ داری کو خوش اسلوبی سے نبھانے میں ناکام رہے ہیں۔

IX۔ 2006 سے لیکر 2008 اور اس کے بعد تمام حکومتی ادارے بشویں پانی، بجلی کے وزارء جن کے اداروں میں RPPs کی منظوری ہوئی یا قائم کئے گئے اور اس وقت کے وزیر کے ساتھ ساتھ سیکرٹری خزانہ جن کے دور میں Down Payment 7% سے بڑھا کر 14% کی گئی نے بظاہر شفافیت کے اصول اور آئین کے آرٹیکل 9، 24 اور 1997 کے ایکٹ کی دفعہ 7 کی خلاف ورزی کی لہذا مذکورہ بالا بحث کے پیش نظر ان افراد کے بعد عنوانی کے ذریعے مالی فوائد اٹھانے کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا نیتیجہ ان کے خلاف نیب آرڈیننس 1999 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جانی چاہیے۔

X۔ پپکو، GENCOs اور نیپر اکے تمام اہلکاران مع ان کے معاونین جنہوں نے RPPs کے معاملات سے مالی فائدہ اٹھایا بظاہر بعد عنوانی کے عمل میں ملوث رہے ہیں لہذا ان کے خلاف دیوانی، فوجداری قانون کے تحت کارروائی عمل میں لائی جانی چاہیے اور

XI۔ چیر میں نیب کو ہدایت کی جاتی ہے کہ sub-paragraph No.III, IX, X کے مطابق افراد کے خلاف قانون کے مطابق فوری کارروائی کرے اور ہر پندرہ دن بعد رپورٹ رجسٹر اکو چیمبر میں ہمارے ملاحظہ کیلئے بھیجا کرے۔

85۔ فیصلہ کے اختتام سے پہلے ہم Amicus Curiae اور فریقین کے فاضل وکلاء کی دوران سماحت قبیل معاونت پر ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیں گے درخواست گزاران و فاقی وزیر تعمیرات جناب فیصل صالح حیات اور خوبیہ محمد آصف MNA کا کردار بھی قابل ستائش ہے انہوں نے عوامی دفاتر کے عہدیدار ہونے کے ناطے سے بعد عنوانی کے موجودہ معاملے سے پرده اٹھایا اور آئین کے آرٹیکل 9 اور 24 میں درج عوام کے بنیادی حقوق کی پامالی کے سلسلے میں اپنی آئینی ذمہ داری نبھائی۔

چیف جسٹس

نج

رپورٹ کے لئے منظور

